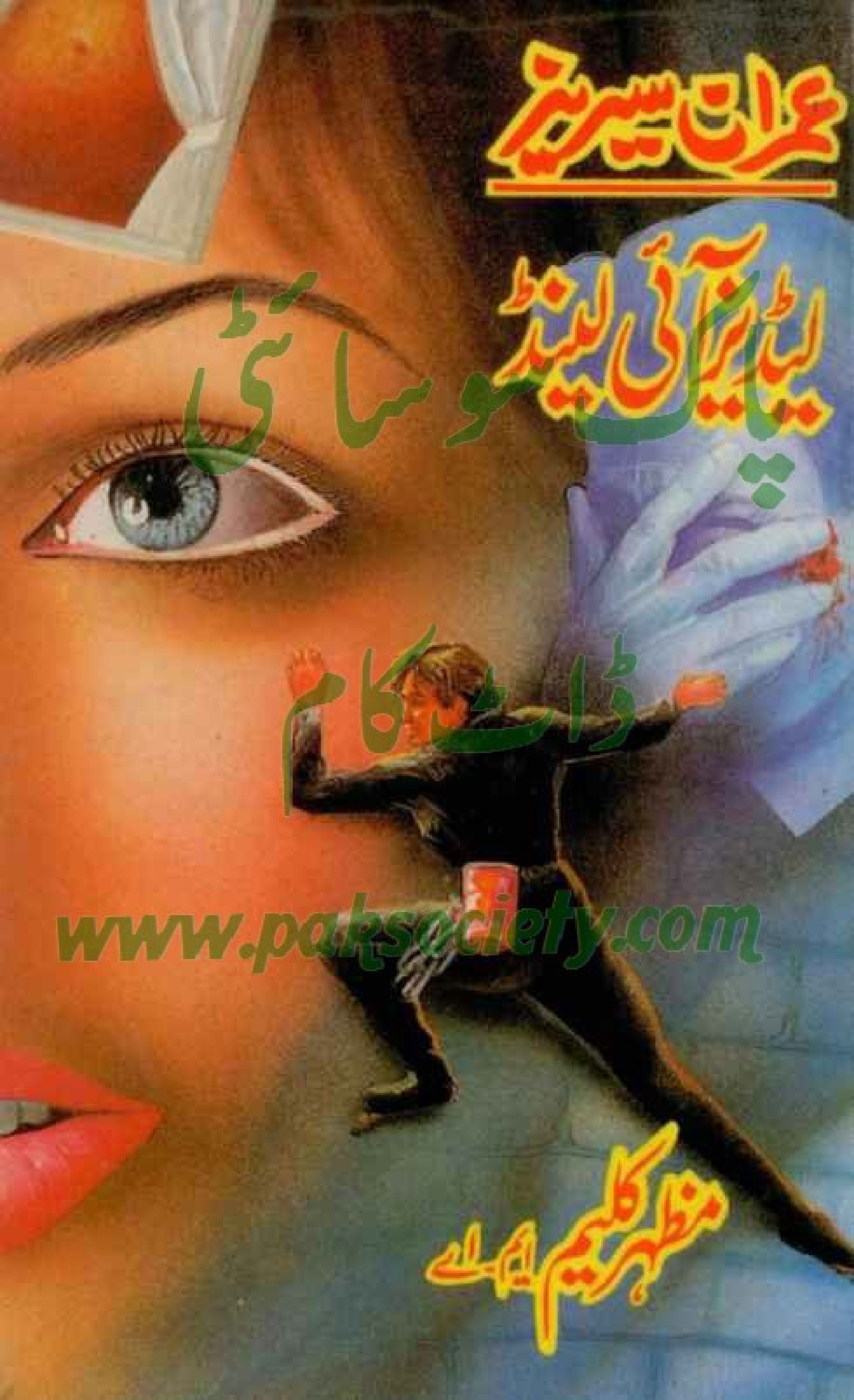


پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com

لیے اپنی جان لڑا دی۔ لیکن کیا وہ واقعی اس مشن میں کامیابی حاصل کر سکی یا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے موت کے اندھیروں میں اتار دی گئی۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول ہر طرح سے انتہائی دلچسپ سسپنس، ایکشن اور ہنگاموں سے بھرپور ثابت ہوگا اور آپ کے اعلیٰ معیار پر ہر طرح سے پورا اترے گا۔ اپنی آرا سے مجھے ضرور مطلع کیجئے گا اور اب اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

لاہور علامہ اقبال ٹاؤن سے سلیمان رضا صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول "بلاسٹرز" اور "سپیشل سیکشن" بے حد پسند آئے ہیں۔ دونوں ناول اپنی اپنی جگہ شاندار اور قابل تعریف ہیں۔ "بلاسٹرز" فور سٹارز" کا دوسرا ناول تھا اور اس ناول میں فور سٹارز نے واقعی دہشت گردوں کے خلاف جس طرح جدوجہد کی ہے وہ قابل تعریف ہے۔ اصل میں ہم عام لوگ ان دہشت گردوں کو دنیا سے علیحدہ کوئی مخلوق سمجھتے ہیں جبکہ یہ ناول پڑھنے کے بعد ہمیں احساس ہوا کہ دہشت گرد اور ا[illegible] قسم کے تمام مجرم دراصل ہماری طرح کے بظاہر عام لوگ ہی [illegible]۔ اگر ہم سب تھوڑے سے چوکنا رہیں اور اردگرد سے ہوشیار [illegible] مجرموں کو آسانی سے نہ صرف پہچانا جا سکتا ہے بلکہ انہیں کر کیفر کردار تک بھی پہنچایا جا سکتا ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا [illegible]ل بلاسٹرز ایسے مجرموں کو پہچاننے اور انہیں کیفر کردار تک [illegible] مشعل راہ ثابت ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ آئندہ بھی فور [illegible] خوبصورت سلسلے میں ایسے قومی مجرموں کو سامنے لاتے رہیں گے تاکہ ان کے وجود سے معاشرے کو پاک کیا جا سکے"۔

محترم سلیمان رضا صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ کی یہ بات درست ہے کہ عام آدمی ایسے دہشت گردوں اور مجرموں کے بارے میں یہی احساس رکھتا ہے کہ یہ لوگ عام لوگوں سے ہٹ کر کسی اور قسم کے لوگ ہوتے ہیں حالانکہ حقیقت یہی ہے کہ ایسے مجرم ہر وقت ہمارے اردگرد عام لوگوں کی طرح گھومتے پھرتے رہتے ہیں اگر ہم اپنے اردگرد موجود لوگوں کی سرگرمیوں کو جانچتے رہیں اپنے اردگرد سے ہوشیار رہیں تو ایسے مجرموں کی نشاندہی اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ذریعے ان کی سرکوبی آسانی سے کی جا سکتی ہے۔ اس طرح ہماری تھوڑی سی جدوجہد سے معاشرے کو ایسے مجرموں سے پاک کیا جا سکتا ہے اور یہ ہمارا فرض بھی ہے کہ ہم معاشرے کا سکون برباد کرنے والے اور معصوم اور بے گناہ لوگوں کی جانیں لینے والے ایسے مجرموں کی گرفتاری کے لئے قانون سے مکمل اور بھرپور تعاون کریں۔

[illegible]بورے والا سے شیخ رضوان احمد صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔ آپ جس خوبصورت انداز میں ناول لکھتے ہیں وہ واقعی آپ کا ہی کام ہے۔ آپ کے ناولوں سے متاثر ہو کر میں نے بھی ایک ناول لکھنا شروع کیا۔ اس وقت میرا خیال تھا کہ میں آسانی سے ناول لکھ لوں گا لیکن جب میں نے ناول شروع کیا تب مجھے حقیقتاً اندازہ ہوا کہ ناول لکھنا اتنا آسان بھی نہیں جتنا ہم قارئین اسے پڑھتے

www.paksociety.com

وقت سمجھ لیتے ہیں۔ خود ناول لکھتے وقت مجھے آپ کی تحریر کی خوبصورتی دلکشی اور اثرانگیزی کا صحیح معنوں میں ادراک ہوا۔ پھر آپ کا دنیا کے ہر موضوع پر وسیع معلومات کا بھی اندازہ ہوا۔ یہ سب کچھ واقعی آپ کا ہی حصہ ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عمر خضر عطا کرے تاکہ آپ ان ناولوں کے ذریعے ہم نوجوانوں کی مثبت تربیت کا فریضہ ادا کرتے رہیں"۔

محترم شیخ رضوان احمد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آپ کے ناول لکھتے ہوئے یہ احساس ہوا کہ ناول لکھنا آسان نہیں ہے۔ یہ واقعی ایک حقیقت ہے کہ کسی تحریر کو پڑھتے وقت یہ احساس نہیں ہوتا کہ اسے تحریر کرنے والے نے اس پر کس قدر محنت کی ہے۔ بقول علامہ اقبال۔ تخلیق کی نمود خون جگر سے ہی ممکن ہوتی ہے۔ یہ واقعی جگرداری کا کام ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی بخشی ہوئی توفیق اور خداداد صلاحیتوں اور خلوص اور جذبے کے بغیر کوئی تخلیق منصۂ شہود پر نہیں آسکتی اور نہ قبولیت عام کا شرف حاصل کر سکتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم۔ اے

www.paksociety.com
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com

عمران صبح کی نماز اور تلاوت سے فارغ ہو کر مسجد سے نکلا اور پھر فلیٹ پر پہنچ کر اس نے اپنا پسندیدہ بلیک سوٹ پہنا۔ یہ ٹریک سوٹ اس نے ابھی حال ہی میں خریدا تھا اس پر انتہائی شوخ سرخ اور زرد رنگ کی چوڑی دھاریاں بنی ہوئی تھیں ٹریک سوٹ پہننے کے بعد اس نے انہی رنگوں پر مشتمل جوگر پہنا اور پھر فلیٹ سے اتر کر وہ جوگنگ کے انداز میں دوڑتا ہوا فلیٹ سے کچھ دور واقع پارک کی طرف بڑھ گیا اس وقت صبح صادق کا وقت تھا اس لئے سڑکیں تقریباً سنسان تھیں۔ اکا دکا کاریں اور دوسری سواریاں البتہ گزر رہی تھیں۔ ابھی وہ ایک موڑ مڑا ہی تھا کہ اس نے اپنے سے آگے ایک خاتون کو تیز تیز قدموں سے چلتے ہوئے دیکھا۔ یہ محترمہ جسامت کے لحاظ سے خاصی پھیلی ہوئی تھیں اور قد خاصا چھوٹا ہونے کی وجہ سے ان کی جسامت اور بھی زیادہ پھیلی ہوئی دکھائی دیتی تھی لیکن تھیں وہ نوجوان۔ اپنے لباس اور

www.paksociety.com

بالوں کے ہیئر سٹائل سے وہ اعلیٰ سوسائٹی سے تعلق رکھنے والی خاتون ہی نظر آ رہی تھیں۔ ان کے جسم پر فیروزی رنگ کا چست لباس تھا۔ پیروں میں جوگر تھے اور وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اسی طرف کو بڑھی چلی جا رہی تھیں جس طرف عمران کا رخ تھا۔ عمران روزانہ ہی اس وقت ورزش کے لئے پارک جایا کرتا تھا لیکن یہ محترمہ اسے پہلے کبھی نظر نہ آئی تھیں۔ ان کے چلنے کا انداز بتا رہا تھا کہ ان کی خواہش تو بھاگنے کی ہے لیکن شاید ایک تو خاتون ہونے کی وجہ سے اور دوسرا جسامت کے پھیلاؤ کی وجہ سے وہ بھاگنے سے گریز کر رہی ہیں۔ عمران جاگنگ کرتے ہوئے جیسے ہی اس کے قریب سے گزر کر آگے بڑھا۔

"آپ علی عمران صاحب ہیں"...... اچانک اس خاتون کی آواز عمران کے کانوں میں پڑی تو عمران جاگنگ کرتا ہوا مڑا۔

"کیا میری پشت پر میرے نام کا کارڈ چسپاں ہے"...... عمران نے خاتون سے مخاطب ہو کر کہا تو خاتون بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"یہ بات نہیں۔ ایک ہفتہ ہوا۔ ہم نے اس بلڈنگ میں فلیٹ خریدا ہے جس میں آپ کا فلیٹ ہے۔ میں اپنے بھائی کے ساتھ آپ کے فلیٹ کے سامنے سے گزر رہی تھی۔ اس وقت آپ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر جا رہے تھے تو میرے بھائی نے بتایا تھا کہ آپ کا نام علی عمران ہے اور آپ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے ڈائریکٹر جنرل کے صاحبزادے ہیں"...... محترمہ نے تیز تیز انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

"اوہ اسی لئے آپ نے مجھے پشت سے پہچان لیا۔ کیونکہ ظاہر ہے

سیڑھیاں چڑھتے ہوئے بھی آپ نے میری پشت ہی دیکھی ہو گی"۔ عمران نے کہا تو خاتون ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"میرا نام شاکرہ ہے اور میں ریسرچ سکالر ہوں"...... خاتون نے ہنستے ہوئے اپنا تعارف کرایا۔

"آپ کے بھائی صاحب کسی میرج بیورو کے مالک تو نہیں ہیں"...... عمران نے کہا۔

"میرج بیورو کے مالک۔ کیا مطلب"...... شاکرہ نے چونک کر پوچھا۔

"اس لئے کہ مجھے یا تو وہ لوگ پہچانتے ہیں جنہوں نے مجھے دیا ہوا قرض وصول کرنا ہوتا ہے یا پھر میرج بیورو والے۔ جہاں میں اکثر رشتے کی تلاش میں جاتا رہتا ہوں"...... عمران نے جواب دیا تو شاکرہ ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"میرے بھائی کا نام نادر ہے اور وہ سنٹرل انٹیلی جنس میں سب انسپکٹر ہے"...... شاکرہ نے جواب دیا۔

"پھر تو اسے یقیناً سرکاری رہائش گاہ بھی ملی ہو گی۔ پھر آپ یہاں فلیٹ پر اکیلی کیوں رہتی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا اس دوران شاکرہ اسی طرح تیز تیز چلتی رہی جب کہ عمران جوگنگ کے انداز میں چل رہا تھا۔

"میں اکیلی نہیں رہتی۔ اپنی والدہ کے ساتھ رہتی ہوں۔ نادر اپنے بیوی بچوں کے ساتھ سرکاری رہائش گاہ پر رہتا ہے۔ ہم پہلے اس کے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

ساتھ رہتے تھے لیکن پھر والدہ نے علیحدہ رہنے کے لئے کہا تو ہم نے یہ فلیٹ خرید لیا"...... شاکرہ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن ڈیڈی تو سفارش کے قائل ہی نہیں ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو شاکرہ ایک بار پھر چونک پڑی۔

"سفارش کیسی سفارش ۔ یہ آپ الٹی سیدھی سی باتیں کیوں کرتے ہیں"...... شاکرہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو آپ مجھ سے یہ نہیں کہیں گی کہ میں اپنے ڈیڈی سے آپ کے بھائی نادر کی سفارش کر کے اسے ترقی دلوا دوں"...... عمران نے کہا تو شاکرہ نے بے اختیار منہ بنا لیا۔

"مجھے نادر نے بتا دیا ہے کہ آپ کے ڈیڈی آپ کو انتہائی نکما اور ناخلف بلکہ آوارہ سمجھتے ہیں وہ آپ کو اپنے دفتر میں ہی داخل نہیں ہونے دیتے اس لئے آپ سے سفارش کرا کر میں نے نادر کا کیریئر تو ختم نہیں کرانا۔ میں نے تو اس لئے آپ سے تعارف حاصل کیا ہے کہ آپ ہمسائے ہیں"...... شاکرہ نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہمسایہ ۔ لیکن یہ کیسے ممکن ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"کیا مطلب کیا ممکن نہیں ہے ۔ آپ بھی اسی بلڈنگ میں رہتے ہیں جس بلڈنگ میں میں رہتی ہوں ۔ اس لئے آپ ہمسائے تو ہوئے"...... شاکرہ نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا اس لحاظ سے تو شاید ٹھیک ہو ۔ کیونکہ میرا خیال ہے کہ اس بلڈنگ کے تمام فلیٹس ایک ہی ڈیزائن اور سائز کے ہوں گے ۔

میں سمجھا تھا کہ آپ کے ساتھ ساتھ چلنے کی وجہ سے آپ ہمسایہ کہہ رہی ہیں اور آپ کے فرانعدلاٹ سائز کا سایہ اور مجھ جیسے ناتواں کا سایہ ایک کیسے ہو سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو شاکرہ بجائے عمران کی بات کا برا منانے کے کہ اس نے اس کے موٹاپے پر طنز کی تھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"آپ نے شاید اس لئے گھما پھرا کر میری جسامت کے بارے میں بات کی ہے کہ میں برا منا جاؤں گی لیکن ایسی کوئی بات نہیں ۔ یہ جسامت مجھے ذاتی طور پر پسند ہے ۔ مجھے دبلے پتلے ۔ہڈیوں کے ڈھانچے پسند نہیں ہیں"...... شاکرہ نے کہا۔ تو اس بار عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کے اور ہماری زبان کے قدیم شاعروں کے خیالات بہت ملتے ہیں ۔ آپ کا تعلق کہیں کسی قدیم دور سے تو نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"قدیم شاعروں کے خیالات کیا مطلب"...... شاکرہ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہماری زبان کے قدیم شاعر جب اپنے شعروں میں حسن کا نقشہ کھینچتے ہیں تو وہ چال کو ہتھنی کی چال سے تشبیہہ دیتے ہیں"۔ عمران نے جواب دیا تو شاکرہ ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"آپ پھر گھما پھرا کر بات کر رہے ہیں ۔ کیا ضرورت ہے اس کی جب میں نے کہہ دیا کہ مجھے اپنی جسامت پسند ہے ۔ چاہے آپ مجھے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

ہتھنی کہیں یا بھینس میں برا نہیں مناؤں گی"...... شاکرہ نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے خیال کے مطابق شاکرہ پہلی خاتون تھی جو اپنے بارے میں ایسے خیالات رکھتی تھی اور یہ واقعی ایک انوکھی بات تھی اب وہ پارک میں داخل ہو چکے تھے جہاں کئی خواتین۔ مرد اور بچے مختلف ورزشوں میں مصروف تھے۔

"آپ کے خیالات بھی آپ کی جسامت کی طرح فراخدلانہ ہیں۔ لیکن آپ نے یہ نہیں بتایا کہ آپ کس موضوع پر ریسرچ کرتی ہیں"۔ عمران نے پارک میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔

"میرا تعلق ایک بین الاقوامی ادارے سے ہے اور یہ ادارہ پوری دنیا میں مختلف موضوعات پر ریسرچ کراتا رہتا ہے۔ آج کل میں اس موضوع پر ریسرچ کر رہی ہوں کہ پاکیشیا میں بدمزاج شوہروں کا تناسب کیا ہے"...... شاکرہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"گڈ خاصی دلچسپ ریسرچ ہے۔ یقیناً آپ اس ریسرچ کے لئے بالکل فٹ ہیں ورنہ عام خواتین بدمزاج مردوں کا سامنا اتنی آسانی سے نہیں کر سکتیں۔ ویسے اب تک آپ کی ریسرچ کے مطابق تناسب کیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فی الحال تو یہ تناسب تقریباً سو فیصد ہے"...... شاکرہ نے جواب دیا تو عمران ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"یعنی آپ کا مطلب ہے کہ سارے شوہر بدمزاج ہوتے ہیں"۔ عمران نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"ہاں وہ مرد بھی گھر میں داخل ہوتے ہی بدمزاج بن جاتے ہیں جو گھر سے باہر انتہائی خوش مزاج نظر آتے ہیں"...... شاکرہ نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران اس کے خوبصورت طنز پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"لیکن میرے خیال کے مطابق تو سو فیصد تناسب دوسری طرف ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے"...... شاکرہ نے چونک کر پوچھا۔

"بیویاں بدمزاج سے بدمزاج شوہر کو سیدھا کرنے کا فن جانتی ہیں میں نے تو یہی دیکھا ہے کہ بدمزاج سے بدمزاج اکھڑ اور خودسر مرد گھر میں داخل ہوتے ہی بھیڑ سے بھی زیادہ تابعدار اور فرمانبردار بن جاتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہ مردوں کا نقطہ نظر ہے۔ عورتوں کا نہیں"...... شاکرہ نے جواب دیا۔

"تو آپ عورتوں کے نقطہ نظر سے ریسرچ کر رہی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ظاہر ہے۔ اب کوئی شوہر تو خود اپنے آپ کو بدمزاج کہنے سے رہا اور پھر مجھ جیسی خوبصورت اور طرحدار لڑکی جب ان سے پوچھ رہی ہو"...... شاکرہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران واقعی کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ آپ سے باتیں کرتے ہوئے بدمزاج سے بدمزاج آدمی کو بھی مجبوراً خوش مزاج بننا پڑتا ہے اوکے پھر باتیں

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

ہوں گی ۔ میں ذرا اپنی مخصوص ورزش کر لوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اچھل کر قلا بازی کھائی اور دوسرے لمحے اس کا سر نیچے اور ٹانگیں اوپر ہو چکی تھیں جب کہ شاکرہ اسی طرح تیز تیز چلتی ہوئی آگے بڑھ گئی ۔ عمران کی عادت تھی کہ وہ گرمیوں میں پارک میں آکر کافی دیر تک اس طرح الٹا کھڑا رہتا تھا تھوڑی دیر بعد ایک بچہ دوڑتا ہوا عمران کے سامنے پہنچ کر رک گیا ۔ اس کی عمر آٹھ دس سال کے قریب تھی ۔ اس کے جسم پر بھی ٹریک سوٹ تھا ۔ اس کے چہرے پر البتہ معصومیت تھی لیکن اس کی آنکھوں میں ذہانت کی بے پناہ چمک موجود تھی ۔ وہ عمران کے سامنے کھڑا ہو کر بڑے غور سے عمران کو دیکھنے لگا ۔

"انکل آپ زیبرا ہیں یا انسان"...... اچانک بچے نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا ۔

"تو کیا زیبرے بھی آپ کے انکل ہوتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"ہمارے ڈیڈی تو یہی کہتے ہیں کہ اپنے سے بڑے کو انکل کہا جاتا ہے ۔ اب چاہے وہ زیبرا ہو یا انسان"...... لڑکے نے جواب دیا تو عمران اس کی معصومیت پر بے اختیار ہنس پڑا ۔

"اچھا آپ بتائیں کہ آپ مجھے کیا سمجھ رہے ہیں"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا ۔

"میرا خیال ہے کہ آپ انکل زیبرے ہیں"...... لڑکے نے اسی طرح

معصومیت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"آپ نے کیسے سمجھ لیا کہ میں زیبرا ہوں ۔ کیا میری دم ہے"۔ عمران نے لطف لیتے ہوئے کہا ۔

"انکل ہو سکتا ہے کہ آپ بغیر دم کے زیبرے ہوں ۔ اگر گدھے کے سر سے سینگ غائب ہو سکتے ہیں تو آپ کی دم بھی غائب ہو سکتی ہے"...... بچے نے اسی طرح معصوم لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا ۔

"تم نے تو مجھے بھی لاجواب کر دیا ہے ماسٹر ۔ واقعی بات تو تمہاری ٹھیک ہے ۔ اب تو مجھے بھی شک ہونے لگ گیا ہے کہ کہیں میں واقعی بغیر دم کے زیبرا تو نہیں ہوں"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا ۔

"انکل اگر آپ انسان ہیں تو پھر آپ الٹے کیوں کھڑے ہیں"۔ اس لڑکے نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا ۔

"آپ بتائیں کہ میں الٹا کیوں کھڑا ہوں"...... عمران اب بچے کی ذہانت سے پوری طرح لطف اندوز ہو رہا تھا ۔

"میرا خیال ہے انکل کہ آپ اپنا خالی دماغ بھر رہے ہیں اس لئے الٹے کھڑے ہیں"...... بچے نے اسی معصومیت سے جواب دیا تو عمران بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا ۔

"ماشاء اللہ تم نے تو واقعی مجھے لاجواب کر دیا ہے ۔ میں تو سمجھتا تھا کہ میں ہی لوگوں کو لاجواب کر سکتا ہوں لیکن آج پتہ چلا کہ تم تو مجھ سے بھی دو جوتے کیا دس جوتے آگے ہو"...... عمران نے ہنستے ہوئے

www.paksociety.com

کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دور سے کسی نے بچے کو آواز دی۔

"اچھا انکل زبیر۔ خدا حافظ"...... لڑکے نے تیزی سے کہا اور دوڑتا ہوا عمران کے عقب میں چلا گیا اور عمران کافی دیر تک اس بچے کی ذہانت بھری باتوں پر خود ہی ہنستا رہا۔

"آپ سیدھے ہو جائیں آسمان نہیں گرتا میری ذمہ داری"۔ اچانک شاکرہ کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران قلا بازی کھا کر سیدھا ہو گیا۔

"ارے آپ پہلے نہ آسکتی تھیں میں تو واقعی یہی سمجھ کر الٹا ہوا تھا کہ میں نے دونوں پیروں پر آسمان کو انحار کھا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو شاکرہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"آپ شاید کام کاج سے فارغ ہیں لیکن میں نے تو ڈیوٹی پر جانا ہے"...... شاکرہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ڈیوٹی۔ یعنی بدمزاج شوہروں کو تلاش کرنے والی ڈیوٹی"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"شوہروں کو نہیں ان کی مظلوم بیویوں کو تلاش کرنے کی ڈیوٹی کہیں"...... شاکرہ نے ہنستے ہوئے کہا وہ دونوں اب واپس فلیٹ کی طرف جا رہے تھے۔

"آپ کا کام تو بے حد دلچسپ ہو گا۔ قسم قسم کی بیویوں سے ملاقات"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں جہاں دلچسپ بھی ہے وہاں بعض اوقات انتہائی تلخ واقعات بھی پیش آجاتے ہیں"...... شاکرہ نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تلخ واقعات کیا مطلب"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ابھی کل کا ہی واقعہ ہے میں جارج ٹاؤن میں سروے کے سلسلے میں ایک کوٹھی میں داخل ہوئی۔ خاتون خانہ ایک غیر ملکی خاتون تھیں۔ یورپ کے کسی ملک کی تھیں۔ میں نے جب ان سے انٹرویو کی بات کی تو وہ رضامند ہو گئیں۔ انہوں نے مجھے ڈرائنگ روم میں بٹھایا ابھی بات چیت جاری تھی کہ اچانک قریبی کمرے سے کسی کے کراہنے کی آواز آئی تو وہ خاتون تیزی سے اٹھیں اور دوڑتی ہوئیں ڈرائینگ روم سے باہر چلی گئیں۔ تھوڑی دیر بعد ان کا ملازم واپس آیا اور اس نے مجھے کہا کہ میں فوراً وہاں سے چلی جاؤں۔ میرے حیرت ظاہر کرنے پر اس نے مجھے دھکے دینے شروع کر دیئے۔ مجھے اس بے مرتی پر شدید غصہ آیا۔ میں نے مزید احتجاج کیا تو اس ملازم نے ریوالور نکال کر مجھ پر تان لیا۔ جس پر مجھے مجبوراً کوٹھی سے باہر آنا پڑا۔ لیکن میں حیران تھی کہ آخر ہوا کیا ہے۔ خاتون بے حد بااخلاق تھیں پھر اچانک یہ سب کچھ کیسے ہو گیا کوٹھی سے کچھ دور ایک ریستوران تھا۔ چونکہ میرا موڈ سخت آف ہو چکا تھا۔ اس لئے میں اس ریستوران میں چلی گئی۔ میں وہاں بیٹھی ابھی چائے پی رہی تھی کہ میں نے اس ملازم کو جس نے مجھے اس طرح گھر سے نکالا تھا۔ اندر داخل ہوتے اور کاؤنٹر کی طرف جاتے ہوئے دیکھا۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

میری سیٹ کاؤنٹر سے تو قریب تھی لیکن اس طرح سائیڈ پر تھی کہ وہاں اندھیرا تھا۔ میں ویسے تو اس اندھیری سیٹ پر بیٹھنا پسند نہ کرتی لیکن چونکہ میرا موڈ سخت خراب تھا اس لئے مجھے وہاں سکون مل رہا تھا۔ اس ملازم نے کاؤنٹر پر موجود فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے پھر اس نے فون پر جو بات کی اس نے مجھے اور زیادہ حیران کر دیا۔ وہ میرے ہی متعلق کسی کو اطلاع دے رہا تھا کہ میں جا چکی ہوں اس نے چیک کر لیا ہے۔ اس لئے اب لاش کو لے جایا جا سکتا ہے۔ فون کر کے وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ریستوران سے باہر چلا گیا۔ اس نے مجھے جاتے ہوئے بھی نہ دیکھا تھا۔ اس ملازم کا فون پر بات کرتے ہوئے میرے متعلق انداز انتہائی ہتک آمیز تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے میں کوئی متعدی بیماری تھی جو اب وہاں سے دفعان ہو چکی ہوں۔ مجھے مزید کوفت ہوئی اور پھر میں کافی دیر وہاں بیٹھنے کے بعد وہاں سے واپس گھر چلی آئی۔ پھر میری ہمت ہی نہ ہوئی کہ میں دوبارہ کام کر دوں اور آج بھی میں وہاں نہیں جانا چاہتی"...... شاکرہ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ شاید لاش کا لفظ سن کر ڈر گئی تھیں۔ کیا اس نے واقعی لاش کہا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ میں واقعی لاش کا لفظ سن کر ہی خوفزدہ ہو گئی تھی۔ ویسے میں نے خود سنا تھا۔ اس نے ڈیڈ باڈی یعنی لاش ہی کہا تھا"...... شاکرہ نے جواب دیا۔

"پھر آپ نے پولیس میں رپورٹ درج کرائی۔ آخر لاش کا مسئلہ تھا"...... عمران نے کہا۔

"مجھے کیا ضرورت تھی ان چکروں میں پڑنے کی۔ مجھے پاگل کتے نے تو نہیں کاٹا تھا"...... شاکرہ نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے اگر آپ کو پاگل کتا کاٹ لیتا تب ہی آپ پولیس کو اطلاع کرتیں حالانکہ کہا تو یہی جاتا ہے کہ پولیس کو اطلاع دینا ہر سمجھدار شہری کا فرض ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو شاکرہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"کچھ بھی سمجھ لیں۔ ویسے مجھے وہ ملازم کسی جرائم پیشہ گروہ کا ہی آدمی لگ رہا تھا"...... شاکرہ نے کہا۔

"کس کی کونسی تھی۔ کوئی نمبر وغیرہ"...... عمران نے پوچھا۔

"ایسا نہ ہو کہ میں آپ کو نمبر بتا دوں تو بعد میں مجھ پر کوئی مصیبت ٹوٹ پڑے"...... شاکرہ نے کہا۔

"آپ کو شاید اپنے دل کی جسامت بڑھانے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو شاکرہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"میں بزدل نہیں ہوں میں صرف کسی مسئلے میں نہیں الجھنا چاہتی"...... شاکرہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ کو پھنسانے کے لئے اتنا بڑا مسئلہ کہاں سے آئے گا"۔ عمران نے کہا تو شاکرہ ایک بار پھر ہنس پڑی۔ ظاہر ہے وہ عمران کا طنز

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

سمجھ گئی تھی۔ لیکن چونکہ وہ اپنے مٹاپے پر خود ہی نازاں تھی اس لئے عمران ایسے فقرے کہہ بھی رہا تھا اور شاکرہ بھی بجائے ناراض ہونے کے مسلسل ان فقروں سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔

"جارج ٹاؤن اے بلاک۔ کوٹھی نمبر ایک سو بارہ۔ کوٹھی کے باہر نیم پلیٹ پر پروفیسر جلال لکھا ہوا تھا"...... شاکرہ نے جواب دیا۔

"اس ملازم کا حلیہ کیا تھا"...... عمران نے پوچھا تو شاکرہ نے اس ملازم کا تفصیل سے حلیہ بھی بتا دیا۔

"ٹھیک ہے واقعی اس حلیے کے ملازم رکھے ہی اس لئے جاتے ہیں کہ کسی کو فوراً بھگانے کے کام آ سکیں"...... عمران نے کہا اور شاکرہ ہنس پڑی۔

"آپ نے اب تک مجھے اپنے فلیٹ پر آنے کی دعوت نہیں دی۔ فکر نہ کریں میں زیادہ کھانا نہیں کھاتی"...... شاکرہ نے بلڈنگ کے قریب پہنچتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا۔

"زیادہ یا کم کا مسئلہ نہیں ہے مس شاکرہ۔ میرے ملازم کے پاس دراصل ریوالور نہیں۔ اس لئے پہلے مجھے اس کے لئے ریوالور خریدنا پڑے گا پھر ہی آپ کو دعوت دی جا سکتی ہے"...... عمران نے کہا تو شاکرہ ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس دی۔

"او کے جب ریوالور خرید لیا جائے تو مجھے دعوت دے دینا۔ میرا فلیٹ نمبر دو سو چار ہے۔ خدا حافظ"...... شاکرہ نے ہنستے ہوئے کہا اور تیزی سے ایک سائیڈ پر مڑ گئی۔ عمران مسکراتا ہوا آگے بڑھا اور پھر

سیڑھیاں چڑھتا ہوا اپنے فلیٹ میں پہنچ گیا۔ سلیمان باورچی خانے میں مصروف تھا۔ عمران غسل خانے میں داخل ہوا۔ پھر غسل کر کے اور لباس تبدیل کر کے وہ سٹنگ روم میں آ گیا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں ایک پتہ نوٹ کرو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"جارج ٹاؤن اے بلاک کوٹھی نمبر ایک سو بارہ۔ کوٹھی کے باہر نیم پلیٹ پر پروفیسر جلال کا نام درج ہے۔ نوٹ کر لیا"۔ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ جارج ٹاؤن اے بلاک کوٹھی نمبر ایک سو بارہ پروفیسر جلال"...... دوسری طرف سے ٹائیگر نے پتہ اور نام دوہراتے ہوئے کہا۔

"وہاں ایک ملازم ہے۔ اس کا حلیہ میں بتا دیتا ہوں اسے اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچانا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے شاکرہ کا بتایا ہوا حلیہ تفصیل سے بتا دیا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اسے رانا ہاؤس چھوڑ کر چلے جانا البتہ جوزف کو کہہ دینا کہ وہ

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

مجھے فون کرے اور ہاں اس ملازم کو اس انداز میں اغوا ہونا چاہئے کہ نہ ہی وہ ملازم تمہیں دیکھ سکے اور نہ کسی اور کو فوری طور پر اس کی عدم موجودگی کا احساس ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس میں خیال رکھوں گا"...... ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"سلیمان۔ جناب آغا سلیمان پاشا صاحب یہ ناشتہ کیا رات تک تیار ہو جائے گا"...... عمران نے رسیور رکھ کر اونچی آواز میں سلیمان کو آواز دیتے ہوئے کہا۔

"اگر رات تک کسی نے ناشتے کا سامان ادھار دے دیا تو ضرور تیار ہو جائے گا"...... باورچی خانے سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"تو پھر تم باورچی خانے میں کیا کر رہے ہو۔ جب سامان ہی نہیں ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں اپنا ناشتہ تیار کر رہا ہوں"...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ تیر گئی۔

"کیا مطلب۔ کیا میرے اور تمہارے ناشتے کا سامان علیحدہ علیحدہ آتا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں آپ کے ناشتے کا سامان بیکری سے آتا ہے اور پورے دارالحکومت کی بیکریوں نے اجلاس کر کے باقاعدہ قرارداد پاس کی ہے کہ آپ کے ناشتے کے لئے ادھار سامان نہ دیا جائے بلکہ اب تو ان بیکری والوں نے آپ کے نام کے باقاعدہ سائن بورڈ لگا دیئے ہیں اپنی

اپنی دکانوں پر جس پر اس طرح سرخ رنگ کا کراس لگا ہوا ہے جیسے سگریٹ نوشی کے خلاف اشتہارات پر سگریٹ کے اوپر لگا ہوا ہوتا ہے"...... سلیمان نے باقاعدہ تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور تمہارے ناشتے کا سامان کہاں سے آتا ہے کیا کسی اصطبل سے لے آتے ہو"...... عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں پنساری کی دکان سے آتا ہے"...... سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"پنساری کی دکان سے کیا مطلب۔ اب پنساریوں نے ناشتے کا سامان فروخت کرنا شروع کر دیا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بادام، پستہ، کھوپرا، مغز اخروٹ، خشخاش، مصری اور ایسے تمام آئٹیم پنساری کی دکان سے ہی ملتے ہیں باقی رہا دودھ تو وہ یہاں دودھ والا دے ہی جاتا ہے"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"لیکن ان آئٹموں کا ناشتے سے کیا تعلق"...... عمران نے جان بوجھ کر کہا۔

"حریرے، حلوے، یہ سب انہی چیزوں سے بنتے ہیں جناب"۔ سلیمان کا جواب سنائی دیا۔

"اچھا چلو دودھ تو آیا ہے دہی دے جاؤ"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جتنا دودھ آتا ہے اس میں سے پانی نکال دو تو باقی صرف اتنا ہی

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

بچتا ہے جتنا میرے ناشتے میں کام آجاتا ہے آپ اگر حکم دیں تو کل سے وہ پانی پھینکنے کی بجائے آپ کو پیش کر دیا کروں گا"...... سلیمان کی آواز سنائی دی تو عمران نے بے اختیار سر پکڑ لیا۔

"مطلب ہے اب پانی پی پی کر تمہیں کوسنا پڑے گا"...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"اگر دودھ میں ملا پانی پینے کے بعد آپ کوسنے کے قابل رہ جائیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن یہ سوچ لیں کہ ڈاکٹر ادھار نہیں کیا کرتے"...... سلیمان نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔

"اچھا بھائی تمہاری مرضی۔ بزرگ سچ ہی کہتے ہیں اپنا کیا بھگتنا ہی پڑتا ہے۔ باورچی رکھ لو تو ایسا تو ہونا ہی ہوتا ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مایوسی گناہ ہے"...... سلیمان کا اس بار راہداری سے جواب آیا اور چند لمحوں بعد وہ ٹرالی دھکیلتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔

"یہ لیجئے ناشتہ میں نے سوچا کہیں آپ مایوسی کی بنا پر خودکشی نہ کرلیں اس طرح آپ کا تو کچھ نہ جائے گا۔ میری بڑی بھاری رقم ماری جائے گی"...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا اور ناشتہ میز پر لگانا شروع کر دیا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ میرے ناشتہ کر لینے کے بعد تمہیں یہ رقم مل جائے گی منہ دھو رکھو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو منہ دھونے کی تو اجازت ہے اس کی رقم تو دیجئے باقی بعد میں

دیکھا جائے گا"...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب کیا اب منہ دھونے پر بھی رقم خرچ ہوتی ہے"۔ عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہاں پانی سرکاری ٹینکی سے آتا ہے جس کا باقاعدہ بل ادا کرنا پڑتا ہے صابن بازار سے ملتا ہے پھر منہ دھونے کے بعد چہرے کو تروتازہ رکھنے کے لے پاؤڈر کریمیں وغیرہ بھی لگانی پڑتی ہیں آپ کا کیا خیال ہے کہ یہ سب کچھ مفت میں مل جاتا ہے"...... سلیمان نے کہا۔

"اگر صرف منہ دھونے پر اتنا خرچ آتا ہے تو میری طرف سے اجازت ہے بے شک تم منہ نہ دھوو"...... عمران نے ناشتہ شروع کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ہاتھوں کے بارے میں بھی بتا دیں"...... سلیمان نے واپس مڑتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب کیا تم ہاتھ دھوئے بغیر ناشتہ اور دوسرے کھانے تیار کرتے ہو"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"اس پر بھی خرچ آتا ہے لیکن بہرحال منہ سے کم اب آپ کی مرضی ہے جیسے حکم کریں"...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"چلو ہاتھ دھونے کا خرچہ میں برداشت کر لیا کروں گا مجھ سے دو تین روپے روز علیحدہ لے لیا کرنا"...... عمران نے بڑے فیاضانہ لہجے میں کہا۔

"لیکن دو تین روپے آئیں گے کہاں سے کیا آسمان سے ٹپکیں گے یا

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

فرش سے نکلیں گے"...... سلیمان نے کہا۔

"کیا مطلب کیا تمہارا خیال ہے کہ اب میں تمہیں دو تین روپے بھی نہیں دے سکتا ٹھیک ہے جاؤ میرے بڑی الماری کے سب سے نچلے خانے میں ایک نیلے رنگ کا لفافہ رکھا ہوا ہے وہ لے لو تمہارے ایک سال کا ہاتھ دھونے کا خرچہ پورا ہو جائے گا سال بعد پھر دیکھ لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"آپ اس نیلے لفافے کی بات کر رہے ہیں جس میں اوپر نیچے کاغذ بھرے ہوئے ہیں صرف درمیان میں دس ہزار روپے رکھے ہوئے تھے اگر وہی لفافہ ہے تو وہ تو پچھلے ہفتے کے ہاتھ دھونے پر خرچ ہو چکا ہے"...... سلیمان نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب کیا اب تم میری خاص الماری میں رکھی ہوئی چیزوں کی بھی تلاشی لیتے رہتے ہو"...... عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے تلاشی لینے کی اب بھلا چیل کے گھونسلے کی تلاشی کوئی احمق ہی لے سکتا ہے کہ وہاں سے گوشت مل جائے گا میں تو اپنے گھر خط لکھنے کے لئے لفافہ تلاش کر رہا تھا لفافہ مجھے نظر آیا تو میں نے اس میں موجود فضول کاغذ تو وہیں رکھ دیئے البتہ وہ دس ہزار روپے جو ان کاغذوں میں چھپا کر رکھے تھے وہ ہاتھ دھونے پر خرچ ہو گئے"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

"توبہ ہے اس آدمی کی آنکھوں میں تو کرنسی نوٹوں کو تلاش کرنے والے کوئی طاقتور لیزر لگے ہوئے ہیں لاکھ چھپا کر رکھو اس کی نظریں وہیں پہنچتی ہیں"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گیا ناشتہ سے فارغ ہو کر اس نے میز پر موجود اخباروں کا بنڈل اٹھایا اور اخبارات پڑھنے شروع کر دیئے ایک اخبار کے اندرونی صفحات پر موجود ایک سرخی پر اس کی نظریں جیسے ہی پڑیں وہ بے اختیار چونک اٹھا پھر اس نے تیزی سے اس خبر کو تفصیلاً سے پڑھنا شروع کر دیا۔ خبر کے مطابق ایکریمیا کی ریاست فلور؛ تقریباً چار سو بحری میل کے فاصلے پر ایک ویران اور بے آبادی۔ کانڈا پر ایکریمیا کی عورتوں نے قبضہ کر کے اس کا نام لیڈیز آئی لینڈز ڈان دیا ہے۔ عورتیں وہاں مستقل طور پر آباد ہو گئی ہیں اور رنیں کہا۔ انہوں نے حکومت ایکریمیا سے اس جزیرے کو خرید بھی لیا۔ مطابق ایکریمیا سے بے شمار عورتیں وہاں پہنچ گئی ہیں ایک بھاری سی وہاں باقاعدہ حکومت قائم کر لی ہے جس کی سربراہ ایکر خاتون مادام روزی کو منتخب کیا گیا ہے وہاں انتہائی شاندار...... عمران کلب ہوٹل سیرگاہیں اور تفریح گاہیں بھی تیار کی گئی ہیں اس ساتھ وہاں پولیس اور فوج بھی تعینات کی گئی ہے اور اس چھا گیا۔ ایکریمیا کی فوج، پولیس اور کمانڈوز فورسز میں شامل خواتین کو نام ہے کیا گیا ہے اور انہیں انتہائی بھاری اور معقول معاوضے دے کر۔ گیا ہے۔ اس جزیرے میں چونکہ انتہائی قیمتی معدنیات دریافت ہوئے

www.paksociety.com
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

ہیں اس لئے ان معدنیات کو نکال کر صاف کرنے اور فروخت کرنے کا باقاعدہ کاروبار بھی شروع کر دیا گیا ہے۔ لیڈیز آئی لینڈ کو ایکریمیا نے ایک علیحدہ مملکت کے طور پر بھی تسلیم کر لیا ہے اور اب اسے اقوام متحدہ کا باقاعدہ ممبر بنانے کی کوششیں جاری ہیں۔ اس جزیرے کے قانون کے مطابق وہاں کسی بھی صورت کوئی مرد داخل نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی ایسا کرنے کی کوشش کرے تو اسے فوراً گولی مار دی جاتی ہے

ساری تفصیل خاصی دلچسپ تھی لیکن عمران جس بات پر چونکا تھا وہ جزیرے کے نیچے لکھی ہوئی ایک سطر کی وجہ سے تھا جس میں درج کیا گیا تھا کہ "اگر وہی یہ بات عام طور پر مشہور ہو رہی ہے کہ حکومت ایکریمیا لیڈیز آئی لینڈ میں کوئی خفیہ سائنسی پراجیکٹ مکمل کرا رہی ہے اور جسے خفیہ رکھنے کے لئے یہ سب اہتمام کیا گیا ہے۔ خبر کی تفصیل میں یہ چیزوں کی بھی کے ایک باخبر ذریعے کے حوالے سے لکھی گئی تھی۔ اس میں کہا۔ انکشاف کیا گیا تھا کہ یہ پراجیکٹ دراصل یہودیوں کا خفیہ ہے مجھے کیا اور اس کی دلیل یہ دی گئی تھی کہ اس جزیرے پر موجود تلاشی کوئی اکثریت یہودی مذہب کی ہے جب کہ انتہائی کم تعداد میں تو اپنے گھر والیں بھی ہیں لیکن ان دونوں کے علاوہ اور کسی مذہب کی نے اس میں یہاں داخل نہیں ہونے دیا جاتا۔ عمران نے اخبار رکھا اور روپے جو ساتھ ہی اٹھ کر وہ ایک چھوٹے سے کمرے کی طرف بڑھ گیا گئے جس نے ریڈی ریفرنس کے طور پر ایک چھوٹی سی لائبریری بنا رکھی تھی۔ اس لائبریری میں دنیا بھر سے شائع ہونے والے رسائل

بھی موجود تھے۔ چونکہ یہ خبر ایک بین الاقوامی شہرت کے حامل رسالے کے حوالے سے شائع کی گئی تھی اس لئے عمران نے لائبریری سے وہ رسالہ نکالا اور اسے لے کر وہ دوبارہ سٹنگ روم میں آ گیا۔ اس نے رسالے کو کھول کر پہلے تو اس کے صفحات پلٹ پلٹ کر دیکھے پھر اس میں درج اس کے ایکریمین دارالحکومت میں واقع آفس کا فون نمبر چیک کیا اور اس کے بعد اس نے رسیور اٹھایا اور پہلے ایکریمیا کے رابطہ نمبر ڈائل کیے پھر ایکریمیا کے دارالحکومت کے رابطہ نمبر ڈائل کرنے کے بعد اس نے رسالے کے آفس نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ اسسٹنٹ ایڈیٹر ڈان جانسن سے بات کرائیں" ...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ڈان جانسن بول رہا ہوں" ...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"ابھی تک ڈان جانسن ہی ہو یا ڈان جان بن چکے ہو" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون بول رہا ہے" ...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"تمہیں ٹیلی فون آپریٹر نے میرا نام نہیں بتایا بڑا آسان سا نام ہے علی عمران" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم۔ یہ تم اتنے طویل عرصے بعد کہاں سے ٹپک پڑے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

میں تو سمجھا تھا کہ تم اب تک کتابیں پڑھ پڑھ کر اور لوگوں سے باتیں کر کر کے مر مرا چکے ہو گے"...... دوسری طرف سے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"جو آدمی تم جیسے ذہین صحافی کا کلاس فیلو رہا ہو وہ کیسے اتنی آسانی سے مر سکتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ڈان جانسن بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"صحافی تو میں زبردستی بنا ہوں ورنہ تم نے تو مجھے آرسین لوپن جیسا جاسوس بنانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔ بہر حال اب بولو۔ کیسے اتنے عرصے بعد مجھے فون کیا ہے ضرور کوئی خاص ہی مطلب ہو گا۔ بہر حال بولو۔ اب یہ میری بد قسمتی ہے کہ میں تمہارا کلاس فیلو بھی رہا ہوں اس لئے مجھے تم سے چھٹکارا تو نہیں مل سکتا"...... ڈان جانسن جب بولنے پر آیا تو بولتا ہی چلا گیا۔

"میں نے سنا ہے کہ تم نے لیڈیز آئی لینڈ کے بارے میں اپنے رسالے میں کوئی مضمون شائع کیا ہے حالانکہ تمہارا رسالہ باقاعدگی سے میرے پاس آتا ہے اور اس میں مجھے مجبوراً تمہارے لکھے ہوئے گھٹیا قسم کے تحقیقاتی مضمون بھی پڑھنے پڑتے ہیں لیکن بہر حال پڑھتا ہوں کیونکہ تم میرے کلاس فیلو رہے ہو۔ لیکن میرے پاس جو رسالہ موجود ہے اس میں وہ مضمون سرے سے ہی موجود نہیں ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہو بھی نہیں سکتا کیونکہ یہ مضمون مقامی ایڈیشن میں شائع ہوا

تھا۔ بس پھر کیا حکومت حرکت میں آگئی۔ مقامی ایڈیشن کو فوری طور پر ضبط کر لیا گیا۔ تمام کاپیاں حتیٰ کہ ہماری فائل کاپیاں بھی حاصل کر لی گئیں۔ مارکیٹ سے بھی تمام کاپیاں اٹھا لی گئیں۔ حتیٰ کہ لائبریری سے بھی کاپیاں زبردستی حاصل کر لی گئیں اور ہمیں حکم دیا گیا کہ اس مضمون کے بغیر فوری طور پر مقامی ایڈیشن شائع کیا جائے چنانچہ ہم نے دوسرا ایڈیشن شائع کرایا۔ تمہارے پاس انٹرنیشنل ایڈیشن آتا ہو گا۔ ظاہر ہے جب مقامی ایڈیشن میں اسے شائع نہیں ہونے دیا گیا تو انٹرنیشنل ایڈیشن میں یہ کیسے شائع ہو سکتا تھا۔ لیکن تمہیں کہاں سے اس کے بارے میں علم ہو گیا"...... ڈان جانسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہمارے مقامی اخبار میں تمہارے رسالے کے حوالے سے اسے خبر کے طور پر شائع کیا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اچھا حیرت ہے مگر تمہارے اخبار والوں کو یہ ایڈیشن کہاں سے ہاتھ لگ گیا"...... ڈان جانسن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ بتاؤ کہ اس مضمون میں ایسی کیا بات تھی جس پر اس قدر سخت کارروائی کی گئی"...... عمران نے کہا۔

"معلوم نہیں صرف اتنا پتہ چلا ہے کہ حکومت ایکریمیا اس آئی لینڈ کے بارے میں کسی کو آگاہ نہیں کرنا چاہتی۔ ان کا خیال ہے کہ اس طرح وہاں رہنے والی عورتیں عدم تحفظ کا شکار ہو سکتی ہیں"...... ڈان جانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

www.paksociety.com
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

"یہ مضمون کس نے لکھا تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"ہماری ایک تحقیقاتی رپورٹر تھی مس ڈوری۔ اب وہ اخبار کی نوکری چھوڑ کر حکومت کے شعبہ اطلاعات میں بڑی افسر لگ گئی ہے"...... ڈان جانسن نے جواب دیا۔

"اس مس ڈوری سے کسی طرح رابطہ ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن یہ ضروری تو نہیں کہ وہ اب تک مس ہی ہو"...... دوسری طرف سے ڈان جانسن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اب تک کا کیا مطلب تمہاری ادارے میں موجودگی کے بعد تو مس کا لاحقہ صرف رسمی ہی رہ جاتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو ڈان جانسن بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"ایک تو تمہارے پاس نجانے مخبری کے کون سے ذرائع ہیں کہ تم سے کوئی بات چھپائی بھی نہیں جا سکتی تمہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ ڈوری اب میری بیوی ہے"...... ڈان جانسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تمہاری بیوی۔ کیا مطلب کیا واقعی"...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں لیکن تمہیں کیسے معلوم ہوا"...... ڈان جانسن نے کہا۔

"ارے میں نے تو تمہاری فطرت کے پیش نظر ویسے ہی ایک فقرہ کہہ دیا تھا اب مجھے کیا معلوم تھا کہ تم جس کے بارے میں اس لاتعلقی

سے بات کر رہے ہو وہ واقعی تمہاری بیوی بھی ہو سکتی ہے"۔ عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں وہ میری بیوی ہے اور اب حکومت کے محکمہ اطلاعات میں فرسٹ سیکرٹری ہے لیکن اب اس کا فون نمبر نہ پوچھ لینا وہ تمہیں ہرگز نہیں بتایا جا سکتا کیونکہ اب مجھ میں کسی نئے تجربے کی قطعی ہمت نہیں ہے"...... ڈان جانسن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو تمہارے اس پہلے تجربے سے ہی مجھے عقل آ گئی ہے"...... عمران نے جواب دیا اور ڈان جانسن ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا اور ساتھ ہی اس نے ڈوری کا فون نمبر بھی بتا دیا۔

"یہ تو تم نے اس کے آفس کا فون نمبر بتا دیا ہو گا اپنے گھر کا فون نمبر بھی بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"مطلب ہے کہ تم واقعی مجھے دوسرے تجربے پر آمادہ کرنا چاہتے ہو کچھ تو پرانی دوستی کا خیال کرو مجھے معلوم ہے کہ تم نے اس سے ایسی باتیں کرنی ہیں کہ اس کے بعد مجھے لامحالہ ایک بار پھر چرچ جانا پڑ جائے گا"...... ڈان جانسن نے کہا۔

"چلو وعدہ کہ تمہارا ماضی اسے نہیں بتاؤں گا ویسے بھی کچھ ایسا شاندار ماضی نہیں ہے تمہارا صرف آہیں بھرنا اور تصویریں بٹوے میں رکھنے کو تو شاندار ماضی نہیں کہا جا سکتا"...... عمران نے جواب دیا۔

"شکریہ شکریہ بس یہی کافی ہے اس کے بعد کے واقعات ڈوری کو نہیں معلوم ہونے چاہئیں"...... ڈان جانسن نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com

اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے گھر کا فون نمبر بھی بتا دیا۔

"بے حد شکریہ پہلے ڈورسی سے دو چار باتیں ہو جائیں پھر تم سے بات ہو گی گڈ بائی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہاں ضرور کوئی خاص کام ہو رہا ہے"۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے وہی اخبار اٹھایا اور اس پر شائع کردہ آفس کے فون نمبر دیکھ کر اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"چیف ایڈیٹر صاحب سے بات کرائیں میں ایکریمیا سے بول رہا ہوں"...... عمران نے ایکریمی لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو چیف ایڈیٹر خلیل بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"میں ڈان جانسن بول رہا ہوں ایڈیٹر نارا ک گراف"...... عمران نے ڈان جانسن کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"فرمایئے"...... ایڈیٹر نے کہا۔

"آپ کے اخبار میں لیڈیز آئی لینڈ کے بارے میں خبر ہمارے رسالے کے حوالے سے شائع ہوئی ہے حالانکہ ایسا کوئی مضمون

ہمارے رسالے میں شائع نہیں ہوا"...... عمران نے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے جناب یہ مضمون آپ کے رسالے سے لے کر شائع کیا گیا اور رسالہ ہمارے پاس موجود ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ رسالہ آپ کو کہاں سے ملا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ردی سے ملا ہے"...... دوسری طرف سے تلخ لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"واقعی ردی سے ہی ملا ہو گا"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جیسے ہی رسیور رکھا فون کی گھنٹی بج اٹھی عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی ڈی ایس سی (آکسن) سپیکنگ"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جوزف بول رہا ہوں باس ٹائیگر ابھی ایک بے ہوش مقامی آدمی کو رانا ہاؤس پہنچا گیا ہے اس نے کہا ہے کہ آپ کو فون کر کے اطلاع دے دوں"...... دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"اچھا میں آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"پہلے ان صاحب سے شاکرہ کو اس طرح کوٹھی سے نکالنے کی وجہ معلوم کر لوں پھر اس ڈان جانسن کی بیگم سے بھی بات ہو جائے گی"۔ عمران نے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے اونچی نشست کی کرسی پر بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر آدمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اس نے بڑے باوقار مگر قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"ڈورسی بول رہی ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... ادھیڑ عمر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"باس لیڈیز آئی لینڈ میں پاکیشیا کا مشہور ایجنٹ علی عمران دلچسپی لے رہا ہے"...... ڈورسی نے کہا تو ادھیڑ عمر باس بے اختیار چونک پڑا۔

"عمران دلچسپی لے رہا ہے کیا مطلب اس تک لیڈیز آئی لینڈ کی خبر کیسے پہنچ گئی اور تمہیں کیسے اطلاع ملی"...... باس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا کے ایک مقامی اخبار میں لیڈیز آئی لینڈ کے بارے میں خبر شائع ہوئی ہے جس پر عمران نے میرے شوہر ڈان جانسن کو فون کیا۔ ڈان جانسن نے اسے بتایا کہ ایسا کوئی مضمون نارا ک گراف میں کبھی شائع نہیں ہوا تو اس عمران نے اسے بتایا کہ پاکیشیا کے مقامی اخبار میں نارا ک گراف کے حوالے سے تفصیلی خبر شائع ہوئی ہے اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ یہ مضمون میں نے تحریر کیا تھا۔ اس نے میرے شوہر سے میرا نمبر لیا پھر اس نے مجھے فون کیا۔ میں نے بھی جب وہی بات کی جو ڈان جانسن نے کی تھی تو اس نے بتایا کہ اس نے خود وہ رسالہ دیکھا ہے جو اس کے ملک کے مقامی اخبار کے ایڈیٹر کو ردی سے ملا تھا۔ وہ مجھ سے پوچھنا چاہتا تھا کہ وہاں دراصل کیا ہو رہا ہے۔ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ وہاں اسرائیل اور ایکریمیا مل کر کسی ایسے پراجیکٹ پر کام کر رہے ہیں جسے خفیہ رکھا جا رہا ہے۔ گو میں نے اس بات سے انکار کر دیا لیکن مجھے محسوس ہوا کہ وہ اس میں انتہائی دلچسپی لے رہا ہے۔ چونکہ وہ میرے شوہر کا آکسفورڈ میں کلاس فیلو رہا ہے اس لئے میں نے اپنے شوہر سے بات کی تو اس نے بتایا کہ عمران پاکیشیا کا انتہائی مشہور سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ پھر مجھے یاد آ گیا کہ آپ نے بھی ایک بار اس کے بارے میں بتایا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے آپ کو فون کرنا ضروری سمجھا"...... ڈورسی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اس کا مطلب ہے کہ کوئی رسالہ کسی ایکریمی شہری کے پاس رہ گیا تھا جو ردی میں بکتا ہوا پاکیشیا پہنچ گیا اور وہاں اسے اخبار میں

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

شائع کر دیا گیا۔ ویری بیڈ"...... باس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس کیا یہ عمران اس قابل ہے کہ ایکریمیا اور اسرائیل سے ٹکرا سکے"...... ڈورسی نے کہا۔

"نہیں وہ اس قابل تو بہرحال نہیں ہے لیکن پھر بھی حکومت اس پراجیکٹ کو ہر صورت میں خفیہ رکھنا چاہتی ہے اسی لئے تو تمہیں اخبار کی بجائے یہاں ملازمت میں لے لیا گیا۔ بہرحال ٹھیک ہے میں اعلیٰ حکام کو اس کی اطلاع دے دیتا ہوں وہ خود ہی اس کا کوئی بندوبست کر لیں گے"...... باس نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ساتھ ہی پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور اس کا نمبر پریس کر دیا۔

"یس باس"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"سپیشل سیکرٹری صاحب جہاں کہیں بھی ہوں میری ان سے فوری بات کراؤ"...... باس نے کہا اور دوسری طرف سے یس سر کے الفاظ سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر گہری پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو باس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"سپیشل سیکرٹری صاحب لائن پر ہیں باس"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو جیمز چیف آف رائل گروپ سپیکنگ"...... باس نے کہا۔

"یس سپیشل سیکرٹری مارجرا اٹنڈنگ کیا بات ہے جیمز کیوں ایسی ایمرجنسی کال کی ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی باوقار لہجے میں کہا

گیا۔

"ایک اہم بات آپ کو بتانی ہے"...... جیمز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈورسی کی کال اور اس کی بتائی ہوئی ساری باتیں دوہرا دیں۔

"اوہ ویری بیڈ اس کا مطلب ہے کہ لیڈیز آئی لینڈ کا پراجیکٹ خطرے میں آگیا"...... سپیشل سیکرٹری کے لہجے میں انتہائی تشویش ابھر آئی تھی۔

"لیکن جناب لیڈیز آئی لینڈ میں کوئی مرد تو داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ پھر اس عمران سے کیا خطرہ ہو سکتا ہے"...... جیمز نے کہا۔

"اسی لئے تو یہ انوکھا آئیڈیا اپنایا گیا تھا تاکہ عمران تو کیا کسی بھی ملک کا ایجنٹ کسی بھی طرح جزیرے میں داخل نہ ہو سکے لیکن اس عمران کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ انتہائی شاطر ذہن کا آدمی ہے۔ بہرحال مجھے مادام روزی کو مطلع کرنا پڑے گا کہ وہ پوری طرح ہوشیار رہے"...... سپیشل سیکرٹری نے کہا۔

"ٹھیک ہے ایسا کرنا ضروری ہے"...... جیمز نے کہا۔

"جیمز تم خود مادام روزی سے بات کر لو۔ اسے تم زیادہ تفصیل سے سب کچھ بتا سکتے ہو۔ ویسے بھی وہ تمہارے سیکشن سے وابستہ رہی ہے"...... سپیشل سیکرٹری نے کہا۔

"ہاں اس سیکشن میں وہ میری ساتھی رہی ہے لیکن جب سے وہ لیڈیز آئی لینڈ گئی ہے اس سے رابطہ ہی نہیں ہو سکا اور نہ ہی میرے

www.paksociety.com
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

پاس اس کا نمبر ہے"...... جمیز نے کہا۔

"نمبر میں بتا دیتا ہوں اور میں اسے کال کر کے یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ وہ تمہاری بات کو دھیان سے سنے۔ تم دس منٹ بعد اسے فون کر لینا"...... سپیشل سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جزیرے کا خفیہ کوڈ نمبر اور مادام روزی کا فون نمبر بتا کر رابطہ ختم کر دیا جمیز نے رسیور رکھا اور سامنے دیوار پر موجود کلاک پر ایک نظر ڈال کر اس نے سامنے رکھی ہوئی فائل پر نظریں جما دیں۔ لیکن پھر اس نے فائل بند کی اور اسے میز کی دراز میں رکھ کر اس نے دراز مقفل کی اور ایک بار پھر کلاک کی طرف دیکھا لیکن ظاہر ہے اتنی جلدی دس منٹ نہ گزر سکتے تھے۔ اس کے چہرے پر اضطراب کی لہریں نمایاں تھیں۔ اچانک وہ ایک خیال کے تحت چونکا اور اس نے فون کا رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس رابرٹ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"جمیز بول رہا ہوں رابرٹ۔ پاکیشیا میں تمہارے ایجنٹ تو کام کر رہے ہوں گے"...... جمیز نے کہا۔

"ہاں کیوں۔ یہ اچانک تمہیں پاکیشیا کیسے یاد آگیا خیریت"۔ دوسری طرف سے رابرٹ نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"حکومت ایکریمیا کے ایک خفیہ پراجیکٹ میں عمران کی دلچسپی لینے کی اطلاع ملی ہے۔ مجھے اچانک تمہارا خیال آگیا کہ تم وہاں اپنے

ایجنٹوں کے ذریعے اس عمران کی نگرانی کرا سکتے ہو"۔ جمیز نے کہا۔

"کیا وہ پراجیکٹ ایکریمیا میں ہی مکمل ہو رہا ہے"...... رابرٹ نے کہا۔

"نہیں لیڈیز آئی لینڈ میں اسرائیل اور ایکریمیا کا مشترکہ پراجیکٹ ہے۔ تمہیں تو معلوم ہی ہے اس لئے تمہیں بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے"...... جمیز نے کہا۔

"اچھا مادام روزی والا جزیرہ۔ لیکن وہاں کے لئے تم کیوں فکر مند ہو۔ عمران تو وہاں داخل ہی نہیں ہو سکتا"...... رابرٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے وہ لیڈیز ایجنٹ وہاں بھیج دے"...... جمیز نے کہا۔

"ہاں بھیج تو سکتا ہے لیکن اصل آدمی تو عمران ہے۔ باقی ایجنٹوں کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہے اس لئے تمہیں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے"...... رابرٹ نے کہا۔

"لیکن کیا تم اس کی نگرانی نہیں کرا سکتے تاکہ اگر وہ اس سلسلے میں کوئی اقدام کرے تو حکومت ایکریمیا کو اس کی بروقت اطلاع مل جائے اور ساتھ ہی تفصیل بھی"...... جمیز نے کہا۔

"مسلسل نگرانی تو ناممکن ہے البتہ ایک کام ہو سکتا ہے کہ ایئر پورٹ پر تعینات میں اپنے ایجنٹوں کو الرٹ کر دوں کہ اگر عمران خود وہاں سے روانہ ہو یا کسی دوسرے کو سی آف کرنے ایئر پورٹ آئے تو اس بارے میں اطلاع مل سکتی ہے"...... رابرٹ نے کہا۔

www.paksociety.com
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

"ٹھیک ہے تم یہ کام شروع کر دو اور جیسے ہی کوئی اطلاع ملے تم نے فوراً مجھے اطلاع دینی ہے"...... جیمز نے کہا۔

"تحریری آرڈر بھجوا دو"...... رابرٹ نے کہا۔

"ابھی بھجوا دیتا ہوں"...... جیمز نے کہا اور دوسری طرف سے او کے کے الفاظ سن کر اس نے فون کا رسیور رکھا اور پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس باس"...... اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"گریسی کو فوراً میرے پاس بھیج دو"...... جیمز نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔

"آؤ بیٹھو گریسی ایک لیٹر رابرٹ کو بھجوانا ہے"...... جیمز نے کہا۔

"یس باس"...... گریسی نے کہا اور میز کی سائیڈ پر رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ کر اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کاپی کھول کر میز پر رکھ لی۔ جیمز نے اسے ڈکٹیشن دینا شروع کر دی۔

"اسے فوراً بھجوا دینا"...... جیمز نے ڈکٹیشن مکمل کراتے ہوئے کہا اور گریسی سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ گریسی کے کمرے سے باہر چلے جانے کے بعد جیمز نے سر اٹھا کر ایک بار پھر سامنے دیوار پر لگے ہوئے کلاک کی طرف دیکھا اور پھر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف آف رائل گروپ جیمز بول رہا ہوں مادام روزی سے بات کرائیں"...... جیمز نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

"ہیلو جیمز روزی بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک دلکش اور سریلی آواز سنائی دی۔ لہجے سے ہی معلوم ہو رہا تھا کہ بولنے والی نوجوان عورت ہے۔

"کیا ہوا روزی تم تو لیڈیز آئی لینڈ جا کر بھول ہی گئی ہو جب کہ ہم تو اب بھی تمہارے ہی خواب دیکھتے ہیں"...... جیمز نے بھی بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا تو روزی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"جھوٹ مت بولو جیمز مجھے معلوم ہے کہ تم صرف بھنورے ہو۔ تمہیں اس سے کوئی تعلق نہیں کہ تم نے کس پھول پر بیٹھنا ہے۔ تمہارے لئے بس اتنا ہی کافی ہے کہ پھول موجود ہو"...... دوسری طرف سے روزی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں روزی پھولوں میں بڑا فرق ہوتا ہے"...... جیمز نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"او کے پھر کبھی آجاؤں گی۔ وعدہ رہا"...... روزی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سپیشل سیکرٹری صاحب نے تمہیں کال کی ہوگی"...... جیمز نے کہا۔

www.paksociety.com
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

"ہاں لیکن مسئلہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ تم مجھے کوئی اہم خبر دو گے۔ کیا خبر ہے"...... روزی نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو جیمز نے اسے ڈورسی کی بتائی ہوئی تفصیل سنا دی۔

"میں اس عمران کو اچھی طرح جانتی ہوں۔ جب میں ایکریمین ایجنسی میں تھی تو دو کیسز میں اس سے ٹکراؤ بھی ہو چکا ہے۔ اس کے ساتھ ایک سوئس لڑکی جس کا نام شاید جولیا ہے کام کرتی ہے لیکن تم فکر مت کرو لیڈیز آئی لینڈ میں انتظامات اس قسم کے ہیں کہ عمران کا تو خیر یہاں داخل ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اگر جولیا یا کوئی اور عورت یہاں داخل ہوئی تو پہلے ہی قدم پر مارک کر لی جائے گی اور پھر اس کا خاتمہ یقینی ہے"...... روزی نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"پہلے قدم پر کیسے مارک کر لی جائے گی میں سمجھا نہیں"...... جیمز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہاں آئی لینڈ میں موجود تمام عورتیں مخصوص ہیں۔ ان سب کا مکمل ریکارڈ کمپیوٹر میں موجود ہے اس ریکارڈ میں ایسے نشانات بھی فیڈ ہیں کہ اگر کوئی یہاں کی کسی عورت کے میک اپ میں آئے تب بھی وہ فوری چیک ہو جائے گی"...... روزی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے اس قدر تعداد میں عورتوں کو چیک کرنے کا نظام تو شاید دنیا میں کہیں بھی موجود نہیں ہے"...... جیمز نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں واقعی ایسا نظام کہیں موجود بھی نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے

لیکن جو کچھ یہاں ہو رہا ہے اس کے پیش نظر ایسا انتظام انتہائی ضروری بھی ہے"...... روزی نے کہا۔

"اچھا کیا ہو رہا ہے کیا کوئی خاص بم بنایا جا رہا ہے"...... جیمز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہاں ایسے پراجیکٹ پر کام ہو رہا ہے جس کا تم تو کیا دنیا کا کوئی شخص بھی تصور نہیں کر سکتا"...... روزی نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"اچھا وہ کیا پراجیکٹ ہے مجھے تو بتاؤ"...... جیمز نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ پراجیکٹ ٹاپ سیکرٹ ہے لیکن ظاہر ہے تم حکومت کے ایک اہم سیکشن کے انچارج ہو۔ اس لئے تمہیں بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے اور پھر میں تمہاری طبیعت اور فطرت کو بھی اچھی طرح سمجھتی ہوں کہ تم اس راز کی حفاظت مجھ سے بھی بہتر انداز میں کرو گے۔ یہ پراجیکٹ سائنسی ہے اور یہاں آئی لینڈ پر ایک زیر زمین لیبارٹری میں اس پر تیزی سے کام ہو رہا ہے۔ اس پراجیکٹ میں ایسی مشینری تیار ہو رہی ہے جس سے دنیا کے مختلف خطوں پر مختلف اوقات میں موجود ہوا کے دباؤ میں یکلخت کمی یا زیادتی کی جا سکتی ہے"...... روزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اس سے کیا ہو گا"...... جیمز نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے روزی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہیں سائنس وغیرہ سے کوئی دلچسپی نہیں

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

ہے"۔ روزی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"دلچسپی تو ہے۔ لیکن ظاہر ہے تفصیل کا تو علم نہیں ہے"...... جیمز نے جواب دیا۔

"میں تمہیں مختصر طور پر بتا دیتی ہوں۔ ہوا کے دباؤ کے کم یا زیادہ ہونے سے ہی زمین پر موسم بدلتے ہیں۔ بارشیں ہوتی ہیں۔ ہوائیں چلتی ہیں۔ آندھیاں آتی ہیں وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب کچھ فطری طور پر اور مسلسل ہوتا رہتا ہے لیکن اگر کوئی ایسی مشین یا آلہ ایجاد ہو جاتا ہے جس سے ہم اپنی مرضی سے کسی بھی وسیع علاقے میں ہوا کے دباؤ کو کم یا زیادہ کر سکیں تو اس کا مطلب ہے کہ ہم نے دنیا پر کنٹرول کر لیا۔ اس پراجیکٹ کا بھی یہی مقصد ہے"...... روزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میری سمجھ میں تو اب بھی کچھ نہیں آیا۔ ہوا کے کم یا زیادہ دباؤ سے کیا مطلب ہے۔ ہوا تو ہر جگہ ہوتی ہے"...... جیمز نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کچھ تفصیل سے بات کرنی پڑے گی۔ تمہیں معلوم ہے کہ جو چیز وزن رکھتی ہے اور جگہ گھیرتی ہے اس کا دباؤ بھی ہوتا ہے۔ چونکہ ہوا بھی وزن رکھتی ہے اور جگہ گھیرتی ہے۔ اس لئے اس کا بھی دباؤ ہے۔ ہوا میں دیگر خصوصیات بھی ہیں۔ یہ کہ دبانے سے دب جاتی ہے اور گرمی سے پھیلتی اور سردی سے سکڑتی ہے۔ چونکہ زمین پر حرارت کی تقسیم ایک جیسی نہیں۔ اس لئے ہوا کا دباؤ بھی ہر جگہ مختلف ہوتا ہے۔ ہوائی کرہ زمین کے ارد گرد تقریباً دو سو میل کی

www.paksociety.com

بلندی تک پھیلا ہوا ہے۔ زمین کے قریب ہوا بھاری ہوتی ہے لیکن جیسے جیسے اوپر جائیں ہوا ہلکی ہوتی چلی جاتی ہے۔ ہوا گرم ہو کر جب پھیلتی ہے تو ہلکی ہو جاتی ہے جس سے اس کا دباؤ کم ہو جاتا ہے۔ گرم علاقوں میں ہوا کے کم دباؤ کی یہی وجہ ہے۔ سردیوں میں ہوا کا دباؤ زیادہ ہوتا ہے۔ سردی اور گرمی کے علاوہ بلندی اور بخارات بھی ہوا کے دباؤ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس دباؤ سے موسمی کیفیات بدلتی رہتی ہیں۔ ہوا کبھی ساکن نہیں ہوتی۔ اگر ایک جگہ گرمی سے ہوا ہلکی ہو کر اوپر اٹھتی ہے تو اس کی جگہ لینے کے لئے دوسری ہوا آ جاتی ہے۔ دنیا پر چلنے والی ہواؤں کی مختلف روئیں ہوتی ہیں جنہیں بری، بحری اور تجارتی ہوائیں کہا جاتا ہے اسی طرح آندھیاں بھی ہوا کی ہی ایک صورت ہے جب اچانک ہوا ہلکی ہو کر اوپر کو اٹھتی ہے اور اس کا دباؤ یکلخت کم ہو جاتا ہے تو ارد گرد کی ہوائیں اس جگہ کو پر کرنے کے لئے انتہائی تیزی سے حرکت کرتی ہیں اور اسے ہم آندھی کہتے ہیں"۔ روزی نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"حیرت انگیز...... یہ تو انتہائی دلچسپ موضوع ہے میں نے تو کبھی اس پر غور ہی نہیں کیا۔ ویسے تمہیں اس قدر تفصیل کا کیسے علم ہو گیا"۔ جیمز نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو روزی ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"مجھے جب اس پراجیکٹ کا علم ہوا تو میں نے خاص طور پر اس خصوصی سبجیکٹ کو پڑھا"...... روزی نے جواب دیا۔

"اوہ تو اس لئے تمہیں اس قدر تفصیل کا علم ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ اس پراجیکٹ میں جو آلہ تیار ہو رہا ہے وہ آندھیاں پیدا کرے گا"۔ جیمز نے کہا۔

"آندھی تو معمولی چیز ہے اس آلے سے ہری کین اور ٹائی فون پیدا کیے جائیں گے"...... روزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہری کین اور ٹائی فون۔ مطلب ہے ہوا کے زبردست طوفان، لیکن تم نے ہری کین اور ٹائی فون کے درمیان اور کا لفظ استعمال کیا ہے۔ کیا ان دونوں کا مطلب علیحدہ ہوتا ہے۔ میں تو انہیں ایک ہی چیز سمجھتا ہوں"۔ جیمز نے کہا۔

"مطلب تو ایک ہی ہوتا ہے۔ یعنی ہوا کا خوفناک طوفان لیکن مختلف علاقوں کی وجہ سے نام مختلف ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کے چکروں کا رخ بھی مختلف ہوتا ہے۔ یہ طوفان دنیا کے شمالی منطقوں میں گھڑی کے رخ سے الٹے اور جنوبی منطقوں میں گھڑی کے رخ سیدھے چلتے ہیں اس لئے جو طوفان غرب الہند میں چلتے ہیں انہیں ہری کین اور جو جزائر شرق الہند میں چلتے ہیں انہیں ٹائی فون کہا جاتا ہے اور یہ طوفان اس قدر شدید ہوتے ہیں کہ ان علاقوں میں موجود ہر چیز کو ایک لمحے میں فنا کر دیتے ہیں جب کہ اس پراجیکٹ سے جو طوفان پیدا کئے جائیں گے وہ ان طوفانوں سے ہزاروں گنا زیادہ طاقتور اور خوفناک ہوں گے۔ ان طوفانوں سے پورے ملک کو ایک لمحے میں مکمل طور پر تباہ و برباد کیا جا سکتا ہے"...... روزی نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

"یہ تو واقعی انتہائی خوفناک پراجیکٹ ہے۔ جو کچھ تم نے بتایا ہے اگر واقعی ایسا ہے تو پھر تو یہ مشین ایک لحاظ سے پوری دنیا کی کنٹرولر ہوئی لیکن ایک بات ہے کہ جہاں یہ طوفان لانے مقصود ہوں گے مشین کو وہاں لے جا کر نصب کرنا پڑے گا۔ اس طرح تو وہاں کی حکومت اور خفیہ ادارے اسے تباہ بھی کر سکتے ہیں"...... جیمز نے کہا۔

"یہی تو اس پراجیکٹ کی خوبی ہے کہ اسے اسرائیل میں نصب کیا جائے گا اور وہیں سے یہ پوری دنیا کو کنٹرول کر سکے گا۔ جہاں حکومت اسرائیل چاہے گی طوفان پیدا کر کے اس جگہ کو تباہ کر دیا جائے گا اس طرح پوری دنیا پر یہودیوں کا مکمل کنٹرول ہو جائے گا اور پھر پوری دنیا پر یہودی حکومت کریں گے صرف یہودی"...... روزی نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"لیکن حکومت ایکریمیا جب اس پر کام کر رہی ہے تو وہ کیسے برداشت کرے گی کہ یہ صرف اسرائیل میں نصب ہو۔ اس طرح تو اسرائیل ایکریمیا پر بھی قبضہ کر لے گا"...... جیمز نے کہا۔

"ایکریمیا کے صرف یہودی حکام کو اصل پراجیکٹ کا علم ہے جب کہ حکومت ایکریمیا کو یہی بتایا گیا ہے کہ یہاں ایک نئی قسم کا میزائل تیار کیا جا رہا ہے"...... روزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے گو تمہارا انتظام فول پروف ہو گا لیکن پھر بھی ہوشیار رہنا۔ ویسے میں نے ایسا انتظام کر دیا ہے کہ اگر عمران یا اس کے ساتھیوں

www.paksociety.com

نے تمہارے جزیرے کا رخ کیا تو مجھے اطلاع مل جائے گی اور میں تمہیں پیشگی اطلاع بھی دے دوں گا"...... جیمز نے کہا۔

"بے حد شکریہ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے روزی نے کہا اور جیمز نے بھی گڈ بائی کہتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

عمران نے کار رانا ہاؤس کے گیٹ پر روکی اور پھر تین بار مخصوص انداز میں ہارن بجایا تو چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک میکانکی انداز میں کھلتا چلا گیا۔ عمران کار اندر پورچ کی طرف لے گیا۔ برآمدے میں جوانا کھڑا تھا۔ جیسے ہی عمران کی کار رکی جوانا برآمدے کی سیڑھیاں اترتا ہوا پورچ کی طرف بڑھ آیا۔

"سلام ماسٹر۔ آپ تو اب رانا ہاؤس کا راستہ ہی بھول گئے ہیں"...... جوانا نے قریب آکر عمران کو سلام کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"کیا کروں رانا ہاؤس کے دیوؤں سے اب ڈر لگنے لگ گیا ہے"۔ عمران نے کہا اور جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔ اسی لمحے جوزف بھی پورچ میں پہنچ گیا۔

"باس یہ جوانا اب بے حد تنگ کرنے لگ گیا ہے"...... جوزف

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

نے آتے ہی جوانا کی شکایت کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا پھر تو اس کے لئے جوانی کا بندوبست کرنا ہی پڑے گا"۔ عمران نے کہا۔

"یہ بات نہیں باس جو آپ سمجھ رہے ہیں۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ بیکار رہ رہ کر تنگ آگیا ہے"...... جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اسے کوئی پاجامہ لا کر دے دو۔ ادھیڑ ادھیڑ کر سیتا رہے گا"...... عمران نے کہا۔

"ماسٹر کیا آپ نے کبھی محسوس کیا ہے کہ اگر آپ کو یہاں رانا ہاؤس میں یا آپ کے فلیٹ میں پابند کر کے بٹھا دیا جائے تو آپ کی کیا حالت ہوگی"...... جوانا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے تو لطف آئے گا۔ مجھے تو اطمینان سے کتابیں پڑھنے کا وقت مل جائے گا"...... عمران نے کہا اور جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کو تو کوئی مثال بھی نہیں دی جا سکتی۔ ویسے ماسٹر اصل بات یہی ہے کہ میں اب واقعی بیکاری اور فراغت سے تنگ آچکا ہوں"۔ جوانا نے کہا۔

"تو پھر جا کر ایکریمیا میں ماسٹر کلرز کو دوبارہ زندہ کر لو۔ خوب لوگوں کی گردنیں توڑو"...... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب یہی کام تو مجھ سے نہیں ہو سکتا۔ لیکن کیا آپ کوئی ایسا بندوبست نہیں کر سکتے کہ مصروفیت رہے"...... جوانا نے کہا۔

"سب سے بڑی مصروفیت تو شادی کے بعد ہی سامنے آتی ہے۔ اسی لئے تو میں جوزف کو کہہ رہا تھا کہ اب جوانا کے لئے جوانی تلاش کرنی پڑے گی۔ بہرحال تم فکر نہ کرو میں نے تم دونوں کی مصروفیت کے لئے ایک تجویز سوچی ہے ذرا اس کے خدوخال واضح ہو جائیں پھر بتاؤں گا وہ آدمی کہاں ہے جسے ٹائیگر چھوڑ گیا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ بلیک روم میں ہے"...... جوزف نے جواب دیا تو عمران سر ہلاتا ہوا بلیک روم کی طرف بڑھ گیا۔ بلیک روم میں ایک قوی ہیکل آدمی لوہے کی کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا بیٹھا تھا اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی سر پر ابھرا ہوا گومڑ صاف دکھائی دے رہا تھا جس کا مطلب تھا کہ ٹائیگر نے اس کے سر پر ضرب لگا کر اسے بے ہوش کیا ہے۔ اس کا حلیہ بالکل ویسا ہی تھا جیسا شاکرہ نے بتایا تھا۔ لباس سے وہ ملازم ہی لگتا تھا۔ عمران نے اس کی کرسی کے سامنے پڑی ہوئی کرسی کھسکائی اور پھر اس پر بیٹھ گیا۔

"اس کا ناک اور منہ بند کر کے اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے جوزف سے کہا اور جوزف نے آگے بڑھ کر اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جوزف پیچھے ہٹا اور پھر وہ جوانا کے ساتھ ہی عمران کی کرسی کے عقب میں آکر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے کراہ نکل گئی

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

لیکن اس کی ڈھلکی ہوئی گردن سیدھی ہو گئی تھی اور وہ اب انتہائی حیرت سے سامنے بیٹھے ہوئے عمران اور اس کے عقب میں دیوؤں کی طرح کھڑے ہوئے جوزف اور جوانا کو دیکھ رہا تھا۔

"یہ۔یہ۔میں کہاں ہوں۔تم۔تم کون ہو"..... اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے راڈز کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

"تمہارا نام کیا ہے"..... عمران نے نرم لہجے میں کہا۔

"مم۔میرا نام رشید ہے۔مگر۔مگر۔یہ سب کیا ہے"..... رشید کے لہجے میں بے پناہ بوکھلاہٹ تھی۔

"دیکھو رشید تم پروفیسر جلال کی کوٹھی میں ملازم ہو لیکن کل تم نے وہاں ایک شریف خاتون کے ساتھ بدتمیزی کی۔اسے دھکے دے کر کوٹھی سے نکال دیا اس پر ریوالور تان لیا۔ہم چاہتے ہیں کہ تم ہمیں تفصیل بتا دو کہ تم نے ایسا کیوں کیا اور یہ بھی سن لو کہ اگر تم نے ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا یا جھوٹ بولنے کی کوشش کی تو میری کرسی کے عقب میں کھڑے ہوئے دونوں دیو ایک لمحے میں تمہارے جسم کی تمام ہڈیاں توڑ دیں گے۔یہ ایسے کاموں کے ماہر ہیں"..... عمران نے سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مم۔مم مگر آپ کون ہیں۔مم۔مم میں تو ملازم ہوں۔حکم کا غلام ہوں۔مجھے تو جو حکم دیا گیا میں نے ویسے ہی کیا"..... رشید نے اور زیادہ بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔اس کے چہرے پر یکلخت شدید

گھبراہٹ کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"اس حکم کی وجہ۔پوری تفصیل بتاؤ اور یہ بھی سن لو کہ ہمیں معلوم ہے کہ تم نے کوٹھی سے قریبی ریستوران میں جا کر کاؤنٹر سے فون کیا اور کسی کو بتایا کہ وہ خاتون جا چکی ہیں اس لئے اب لاش کو منتقل کیا جا سکتا ہے اس لئے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے"۔ عمران نے کہا تو رشید بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ۔آپ کون ہیں کیا آپ کا تعلق پولیس سے ہے"..... رشید نے اور زیادہ پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں ہمارا پولیس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ہمارا ایک پرائیویٹ ادارہ ہے اور اس خاتون نے ہمیں اس کام پر مامور کیا ہے کہ ہم اسے تفصیل سے آگاہ کریں"..... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن میں نے تو نہ ہی فون کیا اور نہ کسی لاش کی بات کی ہے"..... رشید نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جوانا"..... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس ماسٹر"..... جوانا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"رشید کا ایک بازو توڑ دو"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ابھی لو ماسٹر"..... جوانا نے بڑے سرد مہرانہ لہجے میں کہا اور تیزی سے رشید کی طرف بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ رک جاؤ۔میں بتاتا ہوں رک جاؤ"..... جوانا جیسے دیو قامت آدمی کو اپنی طرف جارحانہ انداز میں بڑھتے دیکھ کر رشید خوف کی

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

شدت سے ہذیانی انداز میں بے اختیار چیخ پڑا۔

"رک جاؤ جوانا میں رشید کو آخری چانس دینا چاہتا ہوں۔ اب اگر اس نے جھوٹ بولا یا ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا تو پھر اس کی دونوں ٹانگوں اور بازوؤں کی ہڈیاں توڑ دینا۔ دونوں آنکھیں بھی نکال دینا اور زبان بھی کاٹ ڈالنا تا کہ یہ فٹ پاتھوں پر پڑا سسکتا رہے اور اس پر مکھیاں بھنبھناتی رہیں۔ پھر میں دیکھوں گا کہ یہ جس کا ملازم ہے وہ اس کے لئے کیا کرتا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس ماسٹر"...... جوانا نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں نہیں خدا کے لئے ایسا مت کرنا۔ اوہ یہ انتہائی بھیانک اور روح فرسا بات ہے۔ میں سب کچھ بتا دیتا ہوں سب کچھ۔ اب میں ایک لفظ بھی جھوٹ نہیں بولوں گا"...... رشید نے اور زیادہ خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تو پھر سب کچھ سچ سچ بتا دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں پروفیسر جلال کا ملازم ہوں۔ پروفیسر جلال کئی سال پہلے وفات پا چکے ہیں۔ ان کی بیگم کا بھی انتقال ہو چکا ہے۔ ان کا ایک لڑکا ہے جس کا نام نازش ہے۔ نازش ایکریمیا میں رہتا تھا۔ اس نے وہاں ایکریمی عورت سے شادی کی تھی۔ نازش سائنس دان تھا۔ جب پروفیسر جلال فوت ہوئے تو نازش ایکریمیا چھوڑ کر پاکیشیا مستقل طور پر آگیا۔ اس کے ساتھ اس کی بیوی جس کا نام کیلی ہے اور اس کا ایکریمی بھائی جس کا نام رابرٹ ہے یہاں آ گئے۔ اب یہ اس خاندان کی

بدقسمتی ہے کہ نازش بھی ایک روز بیمار ہو کر فوت ہو گیا۔ اس طرح کوٹھی اور یہاں کی جائیداد کیلی کے قبضے میں آ گئی اور کیلی اور رابرٹ دونوں اکیلے یہاں رہنے لگے۔ رابرٹ اور کیلی دونوں اکثر ایکریمیا آتے جاتے رہتے ہیں۔ ان کے گھر غیر ملکی بھی آتے رہتے ہیں۔ ایک روز ایک مقامی آدمی جس کا نام منصور تھا۔ کوٹھی میں لایا گیا وہ بقول کیلی کے کوئی سائنسدان تھا۔ کیلی اور رابرٹ پہلے تو اسے قائل کرتے رہے کہ وہ کسی جزیرے پر جائے اور وہاں کام کرے لیکن منصور مان نہیں رہا تھا۔ کیلی اور رابرٹ دونوں نے اسے بے حد لالچ بھی دیئے۔ دھمکیاں بھی دیں لیکن منصور کسی طرح بھی نہ مان رہا تھا۔ اس نے واپس جانے کی کوشش کی تو رابرٹ نے اسے کمرے میں بند کر دیا۔ وہ کئی روز تک وہاں بند رہا۔ پھر ایک روز جب اس کا کمرہ کھولا گیا تو وہ زخمی حالت میں پڑا ہوا ملا۔ اس نے کسی تیز دھار چیز سے اپنا گلا کاٹنے کی کوشش کی تھی لیکن گلا پوری طرح نہ کٹا تھا لیکن اس کا خون کافی ضائع ہو گیا تھا۔ رابرٹ اور کیلی نے خود ہی اس کی مرہم پٹی اور اس کا علاج کرنے کی کوشش کی لیکن کسی ڈاکٹر کو نہ بلایا اس طرح اس کا زخم بگڑتا چلا گیا اور وہ بے ہوش ہو گیا۔ کل ایک موٹی سی عورت کیلی سے ملنے آ گئی تو کیلی گھبرا گئی۔ اس نے سمجھا کہ اس سائنس دان کے بارے میں مخبری کرنے آئی ہے لیکن جب اس عورت نے اس سے بات چیت کی تو کیلی مطمئن ہو گئی کہ وہ عورت کوئی سروے کر رہی تھی اور اس کا تعلق کسی بین الاقوامی ادارے سے تھا کیلی ابھی اس سے باتیں کر

www.paksociety.com
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

رہی تھی کہ منصور کو اچانک ہوش آگیا کیلی اس کے کراہنے کی آواز سن کر اس کمرے میں گئی۔ رابرٹ جس کا کمرہ ساتھ ہی تھا وہ بھی اس کی آواز سن کر وہاں پہنچ گیا۔ لیکن منصور ہوش میں آنے کے بعد اچانک مر گیا۔ اس پر کیلی اور رابرٹ دونوں بری طرح گھبرا گئے۔ میں چونکہ ان کا راز دار تھا اس لئے انہوں نے مجھے بلایا اور مشورہ کیا۔ میں نے انہیں رائے دی کہ لاش کو یہاں سے نکال کر کسی ویران جگہ پر پھینک دیا جائے۔ اگر لاش یہاں سے برآمد ہو گئی تو پھر انہیں پھانسی کے پھندے سے کوئی نہ بچا سکے گا۔ انہوں نے میری بات مان لی۔ لیکن مسئلہ یہ تھا کہ وہ خاتون ڈرائینگ روم میں موجود تھی اور کیلی اب کسی طرح بھی اس کے سامنے نہ جانا چاہتی تھی چنانچہ یہ فرض بھی مجھے ادا کرنا پڑا چونکہ حالات بے حد ہنگامی نوعیت کے تھے اور میں بھی سخت پریشان تھا اس لئے میں نے جا کر پہلے تو اس خاتون کو کمرہ سے جانے کے لئے کہا لیکن وہ جرح پر اتر آئیں تو مجبوراً مجھے انہیں دھمکی دے کر باہر بھیجنا پڑا۔ لیکن کیلی اور رابرٹ دونوں کو خطرہ تھا کہ جس انداز میں اس خاتون کو نکالا گیا ہے کہیں وہ باہر نگرانی نہ کر رہی ہو اس لئے انہوں نے مجھے چیکنگ کے لئے بھیجا۔ میں نے باہر آکر دیکھا تو وہ خاتون جا چکی تھیں۔ میں ریستوران میں گیا وہاں بھی وہ مجھے نظر نہ آئیں تو میں نے وہیں سے فون کر کے رابرٹ کو اطلاع کر دی تاکہ وہ لاش کو فوری طور پر گاڑی کی ڈگی میں منتقل کر دیں۔ پھر میں واپس گیا اور میں نے وہ گاڑی نکالی اور نیشنل پارک کے ایک ویران کونے میں لاش کو

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

پھینک کر واپس آگیا۔ بس یہی بات ہے"...... رشید نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیلی اور رابرٹ اب بھی کوٹھی میں موجود ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں وہ کل رات کو ہی ایک چارٹرڈ طیارے سے ایکریمیا چلے گئے ہیں۔ آج میں کوٹھی میں اکیلا تھا کہ ایک نوجوان آیا۔ اس نے بجلی کا میٹر چیک کرنا تھا۔ میں اسے میٹر چیک کرا رہا تھا کہ اچانک میرے سر پر ضرب لگی اور میں بے ہوش ہو گیا۔ اب ہوش آیا ہے تو یہاں موجود ہوں"...... رشید نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران سمجھ گیا کہ یہ نوجوان ٹائیگر ہو گا۔

"ایکریمیا میں ان کا پتہ کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم انہوں نے کبھی نہیں بتایا"...... رشید نے جواب دیا اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"اوکے میں تصدیق کر لوں کہ تم نے سچ کہا ہے یا جھوٹ اس کے بعد کوئی فیصلہ ہو گا"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر بلیک روم سے باہر آکر وہ اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جس میں فون موجود تھا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"...... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"نیشنل پارک کے ساتھ کوئی پولیس اسٹیشن ہو گا اس کا فون نمبر چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"نیشنل پارک میں ہی ایک پولیس اسٹیشن قائم ہے وہاں کا نمبر دے دوں جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ یس تھینک یو"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے ایک بار پھر اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے وہی نمبر دوبارہ ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پولیس اسٹیشن نیشنل پارک"...... ایک کرخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"انچارج سے بات کراؤ میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر سنٹرل انٹیلی جنس بول رہا ہوں"...... عمران نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر ہولڈ آن کریں سر"...... دوسری طرف سے بولنے والے کی کرختگی یکلخت مؤدبانہ پن میں بدل گئی۔

"ہیلو میں شفقت حسین ایس ایچ او پولیس اسٹیشن نیشنل پارک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"انٹیلی جنس آفس کو اطلاع ملی ہے کہ کل نیشنل پارک سے کوئی لاش ملی ہے۔ کیا واقعی ایسا ہے"...... عمران نے اسی طرح باوقار لیکن قدرے سرد لہجے میں پوچھا۔

"یس سر ایک ادھیڑ عمر آدمی کی لاش پارک کے ایک ویران کونے سے ملی ہے لیکن اس لاش سے کوئی ایسی چیز نہیں مل سکی جس سے اس کی شناخت ہو سکتی اس لئے ہم نے لاش کو ہسپتال کے مردہ خانے میں رکھوا دیا ہے اور ہیڈ کوارٹر اطلاع کر دی ہے۔ کل اخبارات میں اس

کے فوٹو شائع ہوں گے پھر شاید اس کی شناخت ہو سکے"۔ ایس ایچ او نے جواب دیا۔

"لاش کے فوٹو آپ کے پاس تو ہوں گے"...... عمران نے پوچھا۔

"یس سر ایک کاپی موجود ہے"...... ایس ایچ او نے جواب دیا۔

"اوکے ہمارا نمائندہ آپ کے پاس پہنچ رہا ہے تم فوٹو یا اس کی کاپی اسے دے دینا"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"چوہان بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی چوہان کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں چوہان۔ تمہاری رہائشی بلڈنگ سے نیشنل پارک قریب ہے وہاں سے پولیس کو ایک لاش ملی ہے جو شناخت نہیں ہو رہی۔ میں نے ابھی نیشنل پارک تھانے کے ایس ایچ او کو سنٹرل انٹیلی جنس کا اسسٹنٹ ڈائریکٹر بن کر بات کی ہے۔ تم انٹیلی جنس کا نمائندہ بن کر اس کے پاس جاؤ اور لاش کا فوٹو یا اس کی کاپی لے کر رانا ہاؤس جوزف کو پہنچا دو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چوہان کی کوئی بات سنے بغیر رسیور رکھ دیا لیکن چند لمحے خاموش بیٹھنے کے بعد وہ اٹھا اور پھر کمرے سے باہر آ گیا۔

"اس رشید کا خیال رکھنا اور اگر چوہان یہاں آئے تو اس سے فوٹو لے لینا میں اس کوٹھی کی تلاشی لینے جا رہا ہوں جہاں رشید رہتا ہے"...... عمران نے باہر موجود جوزف اور جوانا سے کہا اور پورچ کی

www.paksociety.com
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

طرف بڑھ گیا۔

"ماسٹر کیا میں آپ کے ساتھ جا سکتا ہوں"...... جوانا نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"واقعی بے حد اکتا گئے ہو تم۔ بہرحال ٹھیک ہے آؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا بھی مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران کی کار اس کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جہاں وہ کوٹھی تھی۔ کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ کر عمران نے کار روک دی۔

"گیٹ تھوڑا سا کھلا ہوا ہے اسے نیچے اتر کر پورا کھول دو"۔ عمران نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے جوانا سے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا نیچے اترا اور گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے تھوڑے سے کھلے ہوئے گیٹ کو دھکیل کر پوری طرح کھول دیا اور عمران کار اندر لے گیا۔ پورچ میں جا کر اس نے کار روک دی۔ جوانا پھاٹک بند کر کے پورچ میں آ گیا۔

"تم گیٹ پر رک کر خیال رکھو میں اس دوران تلاشی لیتا ہوں"...... عمران نے جوانا سے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کوٹھی کی اندرونی سمت بڑھ گیا پہلے تو اس نے پوری کوٹھی کا تفصیلی راؤنڈ لگایا اسے کسی تہہ خانے کی تلاش تھی کیونکہ اس کے ذہن کے مطابق ایسی کوٹھیوں میں تہہ خانے لازماً بنائے جاتے ہیں اور یہ بھی انسانی نفسیات ہے کہ انتہائی اہم اور خفیہ چیزیں ہمیشہ انہی تہہ خانوں میں ہی رکھی جاتی ہیں اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک تہہ خانہ تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گیا تہہ خانہ خاصا بڑا اور صاف ستھرا تھا وہاں باقاعدہ ایک

کونے میں دفتر بنایا گیا تھا عمران نے تہہ خانے میں موجود الماریوں میزوں اور ایسی ہی دوسری چیزوں کی مکمل تلاشی لی لیکن کسی قسم کی کوئی مشکوک چیز اس کے سامنے نہ آئی تو اس نے دیواروں کو تھپک کر کسی خفیہ سیف یا الماری کی تلاش شروع کر دی اور پھر ایک تصویر کے عقب میں اسے سیف کا مخصوص ہک نظر آ گیا چند لمحوں بعد سیف ظاہر ہو چکا تھا سیف نمبروں والا تھا اور ظاہر ہے عمران کو اس کے نمبروں کا تو علم نہ تھا لیکن عمران ایسے سیفوں کے نمبر رکھنے کی تکنیک سے اچھی طرح واقف تھا اس لئے اس نے اس تکنیک کے مطابق مختلف نمبروں کو آزمانا شروع کر دیا اور پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ سیف کھولنے میں کامیاب ہو گیا سیف تین گہرے خانوں پر مشتمل تھا۔ دو خانوں میں اسرائیلی اور ایکریمی کرنسی بھری ہوئی تھی جبکہ نچلے خانے میں ایک سرخ رنگ کی فائل موجود تھی عمران نے وہ فائل اٹھائی اور اسے کھول کر پڑھنا شروع کر دیا فائل میں دس بارہ ٹائپ شدہ کاغذات تھے جیسے جیسے عمران کی نظریں اس فائل میں موجود کاغذوں پر درج تحریر پر پڑتی جا رہی تھیں اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ پریشانی کے تاثرات بڑھتے چلے جا رہے تھے اس نے سرسری طور پر سب کاغذوں کو پڑھا پھر فائل کو بند کر کے تہہ کیا اور کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈال کر اس نے سیف بند کیا اسے واپس دیوار میں غائب کر کے اس نے تصویر کو واپس اس کی پہلی جگہ پر ایڈجسٹ کیا اور پھر وہ تیزی سے تہہ خانے سے نکل کر اوپر والی عمارت میں آیا اور

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

چند لمحوں بعد وہ پورچ میں پہنچ چکا تھا جوانا پورچ میں موجود تھا۔

"کچھ ملا ماسٹر"...... جوانا نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں یہاں آنا بے کار ثابت نہیں ہوا"...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور کار کا دروازہ کھول کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا جب کہ جوانا نے آگے بڑھ کر پھاٹک کھول دیا۔ عمران نے کار بیک کی اور پھر اسے موڑ کر وہ پھاٹک سے باہر لے آیا۔ جوانا نے پھاٹک کو دوبارہ بند کیا اور کار کی طرف بڑھا۔

"تم کار چلاؤ میں ذرا فائل کو اچھی طرح پڑھ لوں"...... عمران نے کھسک کر سائیڈ سیٹ پر ہوتے ہوئے کہا تو جوانا ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"رانا ہاؤس جانا ہے یا کہیں اور"...... جوانا نے پوچھا۔

"رانا ہاؤس"...... عمران نے جیب سے فائل نکال کر اسے کھولتے ہوئے کہا اور جوانا نے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔ رانا ہاؤس پہنچنے تک عمران فائل ہی پڑھتا رہا۔ جب جوانا نے کار پورچ میں روکی تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کی اور پھر اسے ہاتھ میں پکڑے وہ کار سے نیچے اتر آیا۔ جوزف پھاٹک بند کر کے واپس آگیا تھا۔

"چوہان صاحب آئے تھے دو فوٹو دے گئے ہیں"...... جوزف نے قریب آکر کہا اور جیب سے دو فوٹو نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیئے۔ ان میں سے ایک تو دور سے کھینچا گیا تھا جس میں پوری لاش نظر آرہی

تھی جب کہ دوسرا چہرے کا کلوز اپ تھا۔ عمران غور سے اس چہرے کو دیکھتا رہا پھر اس نے دونوں فوٹو جیب میں رکھ لیے۔

"جوزف"...... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے چونک کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بلیک روم میں موجود اس آدمی کو بے ہوش کر کے کسی ویران جگہ چھوڑ آؤ۔ یہ خود ہی واپس کوٹھی پہنچ جائے گا اور جوانا تم میرے ساتھ آؤ"...... عمران نے جوزف سے بات کرتے ہوئے ساتھ کھڑے ہوئے جوانا سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے آگے بڑھ گیا جوانا اس کے پیچھے چل پڑا۔

"یہ بتاؤ کہ ایکریمیا کے کسی مارکوئیس کو جانتے ہو کسی گینگ کا سربراہ ہو یا کسی مجرم تنظیم کا کوئی بڑا عہدے دار"...... عمران نے ایک کمرے میں پہنچ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے اور جوانا کو سامنے رکھی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"مارکوئیس۔ اوہ سادہ سا ایک آدمی کو تو جانتا ہوں اسے زیر زمین دنیا میں سارجنٹ مارکوئیس کہا جاتا ہے وہ سارجنٹ نامی مجرم تنظیم کا سرغنہ تھا اور ہر قسم کا کام کر لیتا تھا"...... جوانا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"اس سے بات ہو سکتی ہے فون پر"...... عمران نے کہا۔

"جب میں وہاں تھا تو اس کا اڈہ ریجنٹ ہوٹل میں تھا اب کا معلوم نہیں بہرحال اگر وہ زندہ ہے تو اسے تلاش کیا جا سکتا ہے لیکن آپ اس

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہیں"...... جوانا نے کہا۔

"جو فائل اس کوٹھی سے ملی ہے اس میں ایک خط مارکوٹیس کی طرف سے بھی لکھا گیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ مال اس تک اگر پہنچا دیا جائے تو وہ اسے منزل مقصود پر بجھوا دے گا اور میرا خیال ہے کہ مال سے مطلب یہ آدمی ہے جو ہلاک ہو گیا بقول اس ملازم کے وہ آدمی جس کا نام منصور تھا کوئی سائنس دان ہے اور وہ لوگ اسے کسی جزیرے پر بجھوانا چاہتے تھے اگر مارکوٹیس مل جائے تو اس سے مزید معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اس کے لئے تو ایکریمیا جانا پڑے گا ماسٹر فون پر وہ شخص کچھ نہیں بتائے گا"...... جوانا نے کہا۔

"تم پہلے اپنے والے مارکوٹیس کو تو تلاش کرو اس کے بعد دیکھیں گے"...... عمران نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک عورت کی آواز سنائی دی زبان ایکریمی تھی اس لئے عمران سمجھ گیا کہ جوانا ایکریمیا کی انکوائری سے بات کر رہا ہے۔

"ریجنٹ ہوٹل کا نمبر دو"...... جوانا نے کرخت لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا جوانا نے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ریجنٹ ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ مگر کرخت

آواز سنائی دی۔

"رائس سے بات کراؤ میں ماسٹر کلرز کا جوانا بول رہا ہوں"۔ جوانا کا لہجہ بے حد کھردرا اور کرخت تھا۔

"اوہ باس رائس تو چار سال ہوئے فوت ہو چکے ہیں اب تو ان کا لڑکا چارلس ہوٹل کا مالک ہے"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"سارجنٹ مارکوٹیس یہاں بیٹھتا ہے کیا وہ یہاں موجود ہے"۔ جوانا نے کہا۔

"نہیں جناب سارجنٹ مارکوٹیس تو اب بہت بڑے آدمی بن چکے ہیں انہوں نے ہوٹل رین بو خرید لیا ہے۔ وہ وہیں ہوتے ہیں جناب"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اس ہوٹل کا نمبر دے دو"...... جوانا نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا اور جوانا نے کریڈل دبا دیا۔

"ماسٹر اس مارکوٹیس سے کیا بات کرنی ہے"...... جوانا نے کریڈل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"اس سے کہو کہ کیلی اور رابرٹ اس کے پاس پہنچ چکے ہیں یا نہیں۔ کوئی بھی بات بنا دینا۔ اگر وہ ان دونوں سے کوئی شناسائی ظاہر کر دے تو پھر یہ ہمارا مطلوبہ مارکوٹیس ہو گا ورنہ نہیں"...... عمران نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کریڈل سے ہاتھ اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

"رین بو ہوٹل"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔ چونکہ فون کالاؤڈر آن تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز عمران بھی سن رہا تھا۔

"سارجنٹ مارکومیس سے بات کراؤ۔ میں ماسٹر کلرز کا جوانا بول رہا ہوں"...... جوانا کا لہجہ پہلے کی طرح کھردرا اور سخت تھا۔

"چیف باس تو ایکریمیا سے باہر گئے ہوئے ہیں آپ مینجر مارکونی سے بات کر لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور جوانا مارکونی کا نام سن کر نمایاں طور پر چونک پڑا۔

"ہیلو مارکونی بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور کرخت مگر بھاری آواز سنائی دی اور جوانا کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

"جوانا بول رہا ہوں ماسٹر کلرز کا جوانا"...... جوانا نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر کلرز کا جوانا۔ اوہ اوہ کیا واقعی۔ کیا تم واقعی جوانا بول رہے ہو۔ میرے دوست میرے بھائی۔ اوہ کیا واقعی"...... دوسری طرف سے مارکونی کی حیرت کی شدت میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی اور جوانا مسکرا دیا۔

"اچھے دوست اور بھائی ہو کہ آواز ہی نہیں پہچان رہے۔ جب کہ میں نے تمہاری آواز فوراً ہی پہچان لی تھی"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ دراصل اتنے طویل عرصے بعد تمہاری آواز سن کر اپنے

کانوں پر شک پڑنے لگ گیا ہے۔ کہاں سے بول رہے ہو۔ کیا پاکیشیا سے یا یہاں ایکریمیا سے"...... مارکونی نے کہا۔

"پاکیشیا سے بول رہا ہوں۔ یہ تم نے سارجنٹ مارکومیس کی نوکری کر لی ہے۔ وہ تو تمہارے برابر کا آدمی تھا"...... جوانا نے کہا۔

"ہاں تمہارے زمانے میں تھا۔ لیکن اب وہ ایکریمیا کا بہت بڑا گینگسٹر ہو چکا ہے۔ اب اس کے تعلقات انتہائی اعلیٰ سطح پر ہیں۔ اب وہ بہت بڑا آدمی ہے۔ بہرحال بتاؤ کیسے فون کیا کوئی حکم کرو"۔ مارکونی نے اسی طرح شدت جذبات سے بھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مارکومیس سے ہی بات کرنی تھی۔ یہاں پاکیشیا سے ایک عورت کیلی اور اس کا بھائی رابرٹ ایکریمیا گئے ہیں۔ ان سے مجھے کام تھا۔ انہوں نے بتایا تھا کہ ان کا پتہ مارکومیس سے مل جائے گا"۔ جوانا نے کہا۔

"مجھے تو ان کے بارے میں علم نہیں ہے۔ البتہ مارکومیس تو خود آج صبح پاکیشیا گیا ہے۔ وہ وہاں اب تک پہنچ بھی چکا ہوگا تم وہیں اس سے مل لو"...... مارکونی نے کہا۔

"یہاں وہ کس جگہ ملے گا"...... جوانا نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے جاتے ہوئے اس نے کہا تھا کہ وہ کسی فائل کے حصول کے سلسلے میں جا رہا ہے اگر کوئی کام ہو تو ریڈ سٹار ہوٹل فون کر لوں وہ وہیں ٹھہرے گا۔ اس کے کہنے کے مطابق ریڈ سٹار ہوٹل اس کے کسی دوست کا ہوٹل ہے"...... مارکونی نے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے شکریہ۔ میں اسے تلاش کر لوں گا۔ میں جلد ہی ایکریمیا آؤں گا پھر ملاقات ہو گی گڈ بائی"...... جوانا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"مارکوئیس کسی فائل کے چکر میں آیا ہے۔ ایسے آدمی کسی عام سی فائل کے سلسلے میں خود تو اتنی دور نہیں آتے۔ اس کا مطلب ہے کوئی خاص ہی فائل ہے۔ بہرحال اب اسے تلاش کرنا ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن یہ ریڈ سٹار ہوٹل کہاں ہو گا۔ میں نے تو اس کا نام پہلی بار سنا ہے"...... جوانا نے کہا۔

"انکوائری سے معلوم کرنا پڑے گا"...... عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کئے۔

"یس انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"اسسٹنٹ ڈائریکٹر انٹیلی جنس بیورو"...... عمران نے لہجے کو بھاری بناتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ریڈ سٹار ہوٹل کا فون نمبر بھی بتاؤ اور اس کا ایڈریس بھی"۔ عمران نے کہا۔

"ریڈ سٹار نام کا کوئی ہوٹل دارالحکومت میں تو نہیں ہے جناب"۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد آپریٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"ٹرانسمیٹر لے آؤ جوانا۔ اب ٹائیگر سے بات کرنی پڑے گی"۔ عمران نے رسیور رکھ کر جوانا سے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر تھا۔ عمران نے اس سے ٹرانسمیٹر لیا اور اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو علی عمران کالنگ اوور"...... عمران نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"ٹائیگر اٹنڈنگ باس اوور"...... چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر یہاں دارالحکومت میں کوئی ریڈ سٹار نامی ہوٹل بھی ہے اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"یس باس اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"لیکن مجھے فون انکوائری آپریٹر نے تو کہا ہے کہ ریڈ سٹار نام کا کوئی ہوٹل دارالحکومت میں نہیں ہے اوور"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کی بات بھی درست ہے باس۔ ریڈ سٹار تو زیر زمین دنیا کے لئے نام ہے۔ ویسے اس کا نام الپائن ہوٹل ہے۔ اس کے نیچے ایک خفیہ بار اور جوا خانہ ہے۔ دراصل اس بار اور جوئے خانے کا نام ریڈ

www.paksociety.com
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

سنار ہے اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کہاں ہے یہ ہوٹل اوور"...... عمران نے کہا۔

"ایپل روڈ پر باس اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اس کا مالک کون ہے اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"جاکی ہے باس۔ زیر زمین دنیا کا بڑا معروف آدمی ہے۔ شراب کی سمگلنگ کرتا ہے لیکن باس آپ یہ سب کچھ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ مجھے بتائیں کہ کیا مسئلہ ہے اوور"...... ٹائیگر نے کہا۔

"جس کوٹھی سے تم اس ملازم کو اغوا کر کے لائے تھے۔ وہاں سے ایک فائل ملی ہے جس میں ایکریمیا کے ایک زیر زمین دنیا کے آدمی مارکوئیس کا نام سامنے آیا ہے۔ وہاں ایکریمیا سے پتہ چلا ہے کہ مارکوئیس آج صبح ہی پاکیشیا روانہ ہوا ہے اور وہ ریڈ سنار ہوٹل میں ٹھہرے گا۔ ہوٹل کا مالک اس کا دوست ہے۔ میں نے اس مارکوئیس سے پوچھ گچھ کرنی ہے اوور"...... عمران نے کہا۔

"آپ کہاں سے کال کر رہے ہیں اوور"...... ٹائیگر نے پوچھا۔

"رانا ہاؤس سے اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"باس میں ابھی معلوم کر کے رانا ہاؤس فون کرتا ہوں کہ کیا واقعی کوئی مارکوئیس جاکی کے پاس پہنچا بھی ہے یا نہیں اوور"...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"معلوم کر کے بتاؤ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اس مارکوئیس کو یہاں رانا ہاؤس میں نہ لایا جائے ماسٹر"۔ جوانا نے کہا۔

"دیکھو پہلے معلوم تو ہو کہ تمہارے دوست مارکونی نے درست بھی بتایا ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا کیونکہ اسے یقین تھا کہ فون ٹائیگر نے کیا ہو گا۔

"ٹائیگر بول رہا ہوں باس ایک ایکریمی مارکوئیس جاکی کے پاس پہنچا ہے اور اس کے دفتر میں موجود ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اس مارکوئیس سے تھوڑی سی پوچھ گچھ کرنی ہے۔ اب تم بتاؤ کہ کہاں کی جائے وہیں ہوٹل میں یا اسے یہاں رانا ہاؤس لایا جائے"۔ عمران نے کہا۔

"جیسے آپ حکم کریں باس"...... ٹائیگر نے کہا۔

"میرا مطلب تھا کہ جاکی سے تمہارے تعلقات کیسے ہیں۔ اگر تو تمہارے تعلقات اس سے دوستانہ ہیں تو پھر اس مارکوئیس کو میں تمہارے علاوہ کسی اور سے اغوا کرا کر یہاں رانا ہاؤس لے آؤں اور اگر نہیں تو پھر اتنا لمبا بکھیڑا پالنے کی ضرورت نہیں میں وہیں جاکی کے دفتر میں ہی اس سے پوچھ گچھ کر لوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جیسے آپ مناسب سمجھیں باس کریں۔ جاکی وغیرہ مجھے جانتے ضرور

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

ہیں لیکن میری اس سے دوستی وغیرہ نہیں ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"او کے پھر تم وہیں الپائن ہوٹل پہنچ جاؤ میں جوانا کے ساتھ آرہا ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ جوانا وہیں اس سے دو باتیں کر لیں"...... عمران نے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار رانا ہاؤس سے نکل کر الپائن ہوٹل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جب کہ سائیڈ سیٹ پر جوانا موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد کار الپائن ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو گئی۔ خاصی پرانی عمارت تھی۔ عمران نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر وہ دونوں نیچے اترے۔ اسی لمحے ایک سائیڈ سے ٹائیگر نکل کر ان کی طرف آیا۔

"مارکونیس ابھی تک جاکی کے دفتر میں ہے باس میں نے معلوم کر لیا ہے"...... ٹائیگر نے قریب آکر کہا۔

"تو آؤ چلو کہاں ہے وہ دفتر"...... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ دونوں ٹائیگر کی رہنمائی میں چلتے ہوئے ایک سائیڈ پر موجود سیڑھیوں کے قریب پہنچ گئے جہاں دو مسلح آدمی کھڑے ہوئے تھے۔ وہ دونوں ٹائیگر کو دیکھ کر چونک پڑے۔

"جاکی اوپر دفتر میں ہے"...... ٹائیگر نے ان میں سے ایک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہے تو سہی مگر باس کا مہمان آیا ہوا ہے اور باس کا حکم ہے کہ جب تک وہ اجازت نہ دے کسی کو اوپر نہ آنے دیا جائے"...... اس آدمی نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مجھے بھی تم اوپر نہ جانے دو گے"...... ٹائیگر کے لہجے میں تلخی تھی۔

"مجبوری ہے باس کا حکم ہے"...... اس آدمی نے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا ٹائیگر کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر دو قدم دور جا گرا۔ دوسرے نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن سیدھی کرنی چاہی لیکن اسی لمحے وہ بھی چیختا ہوا فضا میں اٹھتا چلا گیا جوانا نے ہاتھ بڑھا کر اسے گردن سے پکڑ کر اوپر اٹھا لیا تھا۔ دوسرے لمحے وہ بھی اچھل کر اٹھتے ہوئے اپنے ساتھی سے ٹکرایا۔

"اب اگر حرکت بھی کی تو ہڈیاں توڑ دوں گا"...... جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔ اس دوران ٹائیگر اور عمران سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر کی طرف بڑھ گئے۔ جوانا نے ان دونوں کے ہاتھوں سے نکلی ہوئی مشین گنیں اٹھائیں اور انہیں ایک جھٹکے سے دور پھینک دیا اور پھر وہ دو دو سیڑھیاں پھلانگتا ہوا عمران اور ٹائیگر کے پیچھے اوپر برآمدے میں پہنچ گیا برآمدے کے اختتام پر ایک بند دروازہ نظر آ رہا تھا جس کے باہر آفس کی نیم پلیٹ بھی موجود تھی۔

"تم باہر رکو ٹائیگر میں اور جوانا بات کر لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"مگر باس"...... ٹائیگر نے کچھ کہنا چاہا۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com

"میں اپنا آرڈر دوہرانے کا عادی نہیں ہوں سمجھے"...... عمران نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... ٹائیگر نے فوراً ہی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ایک طرف ہٹ گیا۔ عمران دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جوانا بھی اس کے پیچھے چل پڑا۔ عمران نے دروازے پر ہاتھ کا دباؤ ڈالا تو وہ کھلتا چلا گیا عمران اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا اور اسے انتہائی شاندار اور جدید فرنیچر سے سجایا گیا تھا انداز دفتر جیسا ہی تھا۔ ایک سائیڈ پر صوفوں پر دو غیر ملکی بیٹھے ہوئے تھے جن میں سے ایک ادھیڑ عمر جبکہ دوسرا نوجوان تھا۔ عمران کے پیچھے جوانا بھی اندر آ گیا تھا۔

"کون ہو تم اور کیسے اندر آئے ہو"...... اس نوجوان نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا جب کہ دوسرا ادھیڑ عمر صوفے پر بیٹھا رہا لیکن پھر اس کی نظریں جیسے ہی عمران کے پیچھے اندر داخل ہوتے ہوئے جوانا پر پڑیں وہ بھی بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تمہارا نام جاکی ہے اور یہ مارکوئیس ہے۔ ایکریمیا سے آیا ہے"...... عمران نے جاکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں مگر تم کون ہو اور تم اندر کیسے آئے کیا تمہیں نیچے میرے آدمیوں نے"...... جاکی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہنا شروع کیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا عمران کا ہاتھ گھوما اور دوسرے لمحے جاکی چیختا ہوا اچھلا اور دھڑام سے فرش پر جا گرا۔ ایک لمحے کے لئے

اس نے سمٹ کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کا جسم ایک جھٹکے سے ہی ساکت ہو گیا۔ جاکی کی کنپٹی پر پڑنے والی عمران کی ایک ہی بھرپور اور جچی تلی ضرب نے اسے بے ہوش کر دیا تھا۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب"...... مارکوئیس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"مسٹر مارکوئیس آپ سے ہم نے چند باتیں کرنی ہیں۔ آپ تشریف رکھیں جاکی کا فکر نہ کریں یہ تھوڑی دیر بعد خود ہی ہوش میں آ جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے مارکوئیس سے کہا۔

"تمہاری آنکھیں بتا رہی ہیں کہ تم مجھے پہچان گئے ہو مارکوئیس اور یہ بھی بتا دوں کہ تم چاہے کتنے بڑے گینگسٹر بن گئے ہو لیکن میں ابھی وہی جوانا ہوں اور یہ میرے ماسٹر ہیں اس لئے میری طرف سے اسے وارننگ سمجھنا کہ اگر تم نے ماسٹر کے سوالات کے درست جواب نہ دیئے تو پھر تمہارے ساتھ یہاں کچھ بھی ہو سکتا ہے"...... جوانا نے خشک لہجے میں کہا۔

"لیکن کیا باتیں۔ میرا آپ سے کیا تعلق ہے۔ میں تو آج ہی ایکریمیا سے آیا ہوں ذاتی بزنس کے سلسلے میں"...... مارکوئیس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"کیلی اور رابرٹ تمہارے پاس پہنچے تھے وہ اب کہاں ہیں"۔ عمران نے اچانک کہا تو مارکوئیس بے اختیار اچھل پڑا۔

"کک کک کون رابرٹ کون کیلی اور میں تو انہیں نہیں

www.paksociety.com
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

جانتا"...... مارکوئیس نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ بھی جاکی کی طرح چیختا ہوا اچھل کر دو فٹ دور جا گرا۔ پھر وہ جیسے ہی اٹھ کر کھڑا ہوا جوانا کا بازو گھوما اور اس بار مارکوئیس پہلے سے بھی زیادہ زور دار انداز میں چیختا ہوا کئی فٹ دور جا گرا۔ اس کے منہ اور ناک سے خون بہنے لگا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا جوانا نے آگے بڑھ کر اسے گردن سے پکڑا اور دوسرے لمحے اسے فضا میں اٹھالیا

"بولو جواب دے رہے ہو یا"...... جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔

"بب بب بتاتا ہوں بتاتا ہوں"...... مارکوئیس نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا تو جوانا نے اسے صوفے پر پٹخ دیا۔

"اب اگر چوں چرا کی تو ہڈیاں توڑ دوں گا"...... جوانا نے صوفے کے عقب میں جا کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا جب کہ عمران سامنے والے صوفے پر بیٹھ چکا تھا۔

"ہماری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے مارکوئیس۔ اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ سب کچھ سچ بتا دو ہم خاموشی سے واپس چلے جائیں گے اور کسی کو معلوم بھی نہ ہوگا کہ تم نے ہمیں کچھ بتایا بھی ہے یا نہیں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں وہ دونوں ایکریمیا میرے پاس پہنچے تھے"...... اس بار مارکوئیس نے منہ سے نکلنے والا خون ایک طرف تھوکتے ہوئے کہا۔

"اب وہ کہاں ہیں"...... عمران نے کہا۔

"وہاں ونگٹن میں ان کی اپنی رہائش گاہ ہے۔ ٹمپل پلازہ میں فلیٹ

نمبر تھری تھری سکس وہیں ہوں گے"...... مارکوئیس نے جواب دیا۔

"وہ یہاں سے ایک سائنس دان کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتے تھے لیکن وہ سائنس دان مر گیا اور تمہارے پاس پہنچنے کا مطلب ہے کہ وہ یقیناً یہی رپورٹ تمہیں دینے گئے ہوں گے۔ اب بولو کہ تم اس سائنس دان کو کیوں اغوا کرانا چاہتے تھے"...... عمران نے کہا تو مارکوئیس ایک بار پھر چونک پڑا۔

"تمہیں۔ تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہوا ہے"...... مارکوئیس نے چونک کر کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے یکلخت انتہائی کربناک چیخ نکلی اور وہ دونوں ہاتھ چہرے پر رکھے وہیں صوفے پر ہی لوٹ پوٹ ہونے لگا۔ اس کے عقب میں کھڑے جوانا نے اس کی بائیں آنکھ میں یکلخت انگلی کسی نیزے کی طرح مار دی تھی اور اب وہ اپنی انگلی پر لگے ہوئے خون اور مواد کو صوفے کی پشت سے صاف کر رہا تھا۔

"یہ لاسٹ وارننگ ہے مارکوئیس۔ تم نے جواب دینے کی بجائے سوال کیا ہے جب کہ تمہیں صرف جواب دینے کی اجازت ہے"۔ جوانا نے غراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ تم۔ تم۔ میری آنکھ"...... مارکوئیس نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"یہی حشر دوسری آنکھ کا بھی ہو سکتا ہے اور تم جانتے ہو کہ اس کے بعد کیا ہوگا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم میں سب کچھ بتا دیتا ہوں ایسا مت کرو۔ میں بتا دیتا

www.paksociety.com
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

ہوں"...... اس بار مار کو نیس نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں شدید خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"بتاؤ پوری تفصیل بتاؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"حکومت ایکریمیا اور حکومت اسرائیل مل کر ایک جزیرے لیوٹر آئی لینڈ میں کوئی خفیہ پراجیکٹ مکمل کر رہی ہیں میرے ایکریمیا کے اعلیٰ حکام سے رابطے ہیں اور وہ کام جو وہ اپنی سرکاری ایجنسیوں سے کرانا مناسب نہیں سمجھتے وہ میں سرانجام دیتا ہوں۔ ایکریمیا کے سپیشل سیکرٹری مارجر نے مجھے کام دیا کہ پاکیشیا میں ایک سائنس دان ہے منصور۔ اسے اغوا کر کے اس طرح ایکریمیا لے آنا ہے کہ پاکیشیا میں کسی کو اس کے بارے میں علم نہ ہو سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ منصور جس پراجیکٹ پر کام کر رہا تھا اس کی فائل بھی لے آنی تھی کیلی اور رابرٹ دونوں میری تنظیم کے لئے کام کرتے ہیں وہ پاکیشیا میں میرے نمائندے ہیں۔ میں نے یہ کام ان دونوں کے ذمہ لگا دیا۔ انہوں نے اس منصور کو تلاش کیا اور اسے اپنی کوٹھی میں لے آئے۔ حکومت ایکریمیا کا کہنا تھا کہ اس منصور کو اس کی مرضی سے لے آیا جائے۔ اس کے لئے انہوں نے آفر دی تھی کہ منصور جتنی رقم بھی چاہے اسے دے دی جائے اور اسے بتا دیا جائے کہ ایک جزیرے پر واقع انتہائی بڑی لیبارٹری میں اسے دو سال کام کرنا پڑے گا۔ وہ جو تنخواہ اور سہولیات طلب کرے اسے منظور کر لیا جائے اور اگر وہ کسی صورت بھی رضامند نہ ہو تو پھر اسے جبراً لے آیا جائے۔ چنانچہ کیلی نے

اس منصور سے تعلقات بڑھائے اسے اپنی کوٹھی میں بلایا اور پھر اس سے بات کی لیکن اس منصور نے انکار کر دیا کیلی اور رابرٹ اسے بڑی بڑی آفرز دیتے رہے لیکن وہ کسی صورت نہ مانا تو کیلی نے مجھ سے بات کی میں نے اسے کہا کہ وہ اسے کوٹھی میں بند کر دے۔ چند روز بند رہے گا تو اس کا دماغ ٹھکانے آ جائے گا اور پھر وہ رضامند ہو جائے گا۔ کیونکہ میں چاہتا تھا کہ وہ اپنی رضامندی سے ہی آئے اس طرح ہم بے شمار الجھنوں سے بچ سکتے تھے۔ سپیشل سیکرٹری نے مجھے اس کے لئے چونکہ ایک ماہ کا وقت دیا تھا اس لئے ہمیں جلدی بھی نہ تھی لیکن پھر مجھے اطلاع ملی کہ اس منصور نے اپنا گلا کاٹ کر خودکشی کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں نے کیلی کو کہہ دیا کہ وہ اس کا کوٹھی میں ہی علاج کرے اور جب وہ ٹھیک ہو جائے تو پھر وہ مجھے اطلاع دے پھر میں اسے وہاں سے اغوا کرا کر لے آؤں گا کیونکہ اس کا یہ اقدام بتا رہا تھا کہ وہ کسی طور پر بھی رضامند نہیں ہو سکتا لیکن شدید زخمی ہونے کی صورت میں اگر اسے اغوا کرایا جاتا تو وہ مر بھی سکتا تھا لیکن پھر اچانک کیلی اور رابرٹ میرے پاس پہنچ گئے۔ انہوں نے بتایا کہ اچانک منصور ہلاک ہو گیا ہے۔ شاید اس کا زخم بگڑ گیا تھا یا کچھ اور ہو گیا تھا وہ اس وجہ سے یہاں آ گئے ہیں کہ اس منصور کی لاش ملنے کے بعد کہیں انکوائری میں وہ سامنے نہ آ جائیں۔ میں نے سپیشل سیکرٹری سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ اگر منصور ہلاک ہو گیا ہے تو اس کی ریسرچ فائل منگوالی جائے چونکہ منصور کی موت کی وجہ سے میری ساکھ کو

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com

دھچکا لگا تھا کہ میں ناکام رہا ہوں اس لئے میں نے سوچا کہ میں خود یہاں پاکیشیا پہنچ کر وہ فائل حاصل کر کے لے جاؤں چنانچہ میں یہاں آگیا۔ یہاں یہ جاکی میرا واقف ہے۔ ابھی میں اس سے باتیں کر ہی رہا تھا کہ تم یہاں پہنچ گئے"..... مارکوئیس نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"فائل تم نے کہاں سے حاصل کرنی تھی"..... عمران نے پوچھا۔

"منصور کی ذاتی لیبارٹری سے"..... مارکوئیس نے جواب دیا اس نے ایک ہاتھ اپنی دائیں آنکھ پر رکھا ہوا تھا اس کے چہرے پر تکلیف کے تاثرات موجود تھے لیکن شاید دوسری آنکھ نکلنے اور اندھا ہونے کے خوف کی وجہ سے وہ سب کچھ برداشت کر رہا تھا۔

"کہاں ہے اس کی لیبارٹری"..... عمران نے پوچھا۔

"آصف کالونی کی کوٹھی نمبر سات سوا ے بلاک۔ یہی پتہ مجھے کیلی نے بتایا تھا"..... مارکوئیس نے جواب دیا۔

"کیا تم سائنس پڑھے ہوئے ہو"..... عمران نے پوچھا۔

"میں۔ نہیں۔ میرا سائنس سے کیا تعلق"..... مارکوئیس نے چونک کر پوچھا۔

"تو پھر تم کیسے اپنی مطلوبہ فائل پہچان سکتے ہو۔ لیبارٹری میں تو نجانے کتنی فائلیں ہوں گی"..... عمران نے کہا۔

"منصور کے ساتھ تین چار اس کے اسسٹنٹ بھی کام کرتے ہیں۔ سپیشل سیکرٹری نے بتایا تھا کہ ہم نے وہ فائل حاصل کرنی ہے جس کا تعلق ایئر پریشر ریسرچ سے ہو۔ میں نے یہی منصوبہ بنایا تھا کہ اس کے کسی اسسٹنٹ پر تشدد کر کے اس سے اصلی فائل حاصل کر دوں گا یا دوسری صورت میں لیبارٹری میں جتنی بھی فائلیں ہوئیں سب ساتھ لے جاؤں گا"..... مارکوئیس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"منصور کو آئی لینڈ تم نے خود پہنچانا تھا"..... عمران نے پوچھا۔

"نہیں میں نے سپیشل سیکرٹری کو اطلاع دینی تھی۔ پھر ان کے آدمی اسے لے جاتے"..... مارکوئیس نے جواب دیا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ یہ آئی لینڈ کہاں ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"فلوریڈا سے کچھ فاصلے پر ہے۔ کانڈا نام کا ویران جزیرہ تھا لیکن اب اسے لیڈیز آئی لینڈ کہا جاتا ہے۔ بس اتنا معلوم ہے"۔ مارکوئیس نے جواب دیا۔

"تم خود وہاں کبھی گئے ہو"..... عمران نے پوچھا۔

"صرف ایک بار گیا ہوں لیکن مجھے جزیرے کے اندر داخل ہونے کی اجازت نہیں دی گئی بلکہ ہماری لانچ کو جزیرے سے بہت دور روک دیا گیا اور پھر جزیرے کی انچارج مادام روزی خود اپنی ساتھی لڑکیوں کے ساتھ وہاں آئی۔ ہم نے ایک خاص قسم کی مشین اسے پہنچانی تھی۔ اس مادام روزی نے وہ مشین لی اور پھر واپس چلی گئی"..... مارکوئیس نے جواب دیا۔

"لیکن یہ مشین حکومت خود بھی تو بھیج سکتی تھی پھر اس کے لئے تمہاری خدمات کیوں حاصل کی گئیں"..... عمران نے پوچھا۔

"یہ مشین اسرائیل کی طرف سے آئی تھی اور اسے ایکریمیا کے

www.paksociety.com
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com

سرکاری حکام کی نظروں سے بچا کر جزیرے پر پہنچانا تھا"...... مار کوئیس نے جواب دیا۔

"اس مادام روزی کا حلیہ کیا ہے اس کے بارے میں تفصیل سے" عمران نے کہا تو مار کوئیس نے تفصیل سے اس کا حلیہ بتا دیا۔

"مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ مادام روزی یہودی عورت ہے اور ایکریمیا کے خفیہ اداروں میں کام کرتی رہی ہے اس سے زیادہ کچھ معلوم نہیں"...... مار کوئیس نے جواب دیا۔

"تم نے جزیرے پر اپنی آمد کی اطلاع کیسے دی تھی"...... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"ہمیں ایک فکسڈ فریکوئنسی ٹرانسمیٹر دیا گیا تھا۔ ہم نے ٹرانسمیٹر کال کی تھی جس کا جواب مادام روزی نے دیا تھا۔ پھر خصوصی کوڈ نمبر کا تبادلہ ہوا اور اس کے بعد وہ لانچ پر بیٹھ کر آ گئی"...... مار کوئیس نے جواب دیا۔

"فائل جو تم یہاں سے حاصل کرنے آئے ہو یہ تم نے ایکریمیا میں کس کے حوالے کرنی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"سپیشل سیکرٹری کے چیف اسسٹنٹ مارشل کے"۔ مار کوئیس نے جواب دیا۔

"تمہارے تعلقات براہ راست سپیشل سیکرٹری سے ہیں یا اس کے عملے کے کسی آدمی سے"...... عمران نے کہا۔

"براہ راست سپیشل سیکرٹری سے"...... مار کوئیس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ سپیشل سیکرٹری کو اس جزیرے کے بارے میں تمام تفصیلات کا علم ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ظاہر ہے وہی انچارج ہے"...... مار کوئیس نے جواب دیا۔

"او کے مسٹر مار کوئیس تم نے واقعی ہمارے ساتھ تعاون کیا اور اس تعاون کا انعام تمہیں ضرور ملے گا اور وہ انعام ہے آسان موت"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا۔ کہہ رہے ہو۔ اوہ اوہ"...... مار کوئیس نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا اس کے عقب میں کھڑے ہوئے جوانا کے دونوں ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور پھر فقرہ مکمل ہونے سے پہلے ہی مار کوئیس کی گردن ٹوٹ چکی تھی۔

"آؤ"...... عمران نے جوانا سے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کے چہرے پر گہری تشویش کے آثار نمایاں تھے۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

دروازے پر دستک کی آواز سنتے ہی جہازی سائز کی میز کے پیچھے گھومنے والی کرسی پر بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر آدمی نے سامنے رکھی ہوئی فائل پر سے نظریں اٹھائیں ۔ اس کی آنکھوں پر سیاہ موٹے فریم اور موٹے شیشوں والی عینک موجود تھی ۔ وہ چند لمحے اس طرح غور سے بند دروازے کو دیکھتا رہا جیسے دروازے پر موجود کسی سکرین پر وہ کوئی منظر دیکھ رہا ہو ۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیا اور میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا ۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا ۔ نوجوان کے جسم پر تھری پیس سوٹ تھا ۔ اس کا قد لمبا جسم بھاری اور سڈول تھا لیکن اس کے چہرے کے خدوخال ایسے تھے کہ جیسے وہ ایکریمین اور ایشیائی مخلوط نسل کا ہو ۔ اس کی آنکھیں چھوٹی تھیں لیکن آنکھوں میں تیز چمک تھی ۔ پیشانی تنگ تھی لیکن جبڑے خاصے بھاری سے تھے ۔ ناک کی بناوٹ منگولوں جیسی

تھی ۔ سر کے بال چھوٹے لیکن اوپر کو اٹھے ہوئے تھے ۔ اس کے چہرے سے سفاکی اور سختی خصوصی طور پر نمایاں تھی ۔

"ہیلو باس" ...... آنے والے نوجوان نے قدرے بھاری مگر سپاٹ آواز میں کہا ۔

"بیٹھو کاسٹر" ...... ادھیڑ عمر باس نے فائل بند کرتے ہوئے خشک لہجے میں کہا تو کاسٹر میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی دو کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گیا ۔ اس کے انداز میں لاتعلقی کا عنصر نمایاں تھا ۔ باس نے فائل بند کر کے اسے میز کی دراز میں رکھا اور پھر اس دراز کو بند کر کے اس نے اپنے کوٹ کی جیب سے ایک پتلی لیکن چوڑی بوتل نکالی ۔ اس کا ڈھکن کھولا اور اس میں موجود انتہائی تیز شراب کے دو گھونٹ اس نے اپنے حلق میں انڈیلے پھر بوتل کا ڈھکن بند کر کے اس نے بوتل واپس جیب میں رکھ لی ۔ کاسٹر خاموش بیٹھا ہوا لاتعلقی کے انداز میں یہ سب کچھ ہوتا دیکھتا رہا ۔

"لیڈیز آئی لینڈ کے بارے میں تم کیا جانتے ہو کاسٹر" ...... چند لمحوں بعد باس نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا تو کاسٹر چونک پڑا ۔

"لیڈیز آئی لینڈ کے بارے میں کیا مطلب" ...... کاسٹر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"جو کچھ جانتے ہو وہ پہلے بتادو" ...... باس نے کہا ۔

"اتنا جانتا ہوں باس کہ وہاں ایک زیر زمین لیبارٹری میں ایکریمیا اور اسرائیل کے سائنس دان مل کر کسی خصوصی سائنسی آلے پر

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

ریسرچ کر رہے ہیں اور ایسی ریسرچ کو تحفظ دینے کی خاطر خصوصی انتظامات کے گئے ہیں وہاں اسرائیل اور ایکریمیا کی تربیت یافتہ عورتوں کو خصوصی طور پر آباد کیا گیا ہے۔ وہاں مرد کا داخلہ ہر صورت میں منع ہے۔ مادام روزی وہاں کی انچارج ہے"...... کاسٹر نے جلدی جلدی بات کرتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا کبھی گئے ہو"...... باس نے ایک اور سوال پوچھا۔

"نہیں"...... کاسٹر نے مختصر سا جواب دیا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے لئے کام کرنے والے علی عمران کے بارے میں کیا جانتے ہو"...... باس نے کہا۔

"صرف اتنا سنا ہے کہ یہ لوگ خاصے تیز اور فعال ہیں۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں"...... کاسٹر نے جواب دیا۔

"اگر تمہارا پاکیشیا سیکرٹ سروس یا اس علی عمران سے ٹکراؤ ہو جائے تو کیا کرو گے"...... باس نے کہا۔

"ان کے متعلق جو حکم ہو گا اس کی تعمیل کروں گا"...... کاسٹر نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"تم نے پوچھا نہیں کہ میں تم سے اس قسم کا انٹرویو کیوں کر رہا ہوں"۔ اس بار باس نے قدرے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں ایسی باتوں پر غور نہیں کیا کرتا۔ کوئی وجہ ہو گی۔ اگر آپ ضرورت سمجھیں گے تو بتا دیں گے نہ ضرورت سمجھیں گے نہیں بتائیں گے"...... کاسٹر نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"گڈ تمہاری یہ عادت مجھے پسند ہے کہ تم صرف کام سے کام رکھتے ہو مجھے اطلاع ملی ہے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی بھی وجہ سے لیڈیز آئی لینڈ میں دلچسپی لے رہے ہیں وہاں لیڈیز آئی لینڈ میں ایسے حفاظتی انتظامات موجود ہیں کہ اگر یہ لوگ وہاں جائیں بھی ہی تو انہیں کچھ حاصل نہیں ہو سکتا لیکن جس انداز کے یہ شاطر ذہین اور عیار لوگ ہیں میں یہ رسک بھی نہیں لینا چاہتا۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ انہیں وہاں جانے سے پہلے ہی ختم کر دیا جائے اور اس کے لئے میں نے تمہارے گروپ کا انتخاب کیا ہے کیونکہ تم ڈائریکٹ ایکشن کے قائل ہو اور ان لوگوں کے خلاف صرف وہی کامیاب ہو سکتا ہے جو ڈائریکٹ ایکشن کرے"...... باس نے اس بار تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی باس"...... کاسٹر نے اپنے مخصوص انداز میں کہا تو باس نے سر ہلاتے ہوئے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک تہہ شدہ نقشہ نکال کر اسے کھولا اور پھر میز پر پھیلا دیا۔

"اچھی طرح میری باتیں ذہن نشین کر لو"...... باس نے کہا تو کاسٹر نقشے پر جھک گیا۔

"یہ بحر اوقیانوس ہے اور یہ جزائر غرب الہند اور یہ ہے چونچ کی طرح نکلی ہوئی ایکریمیا کی ریاست فلوریڈا اور یہ ہے کانڈا۔ لیڈیز آئی لینڈ۔ جہاں عمران یا اس کے ساتھی پہنچنا چاہتے ہیں۔ ظاہر ہے یہ لوگ وہاں ہیلی کاپٹر سے نہیں پہنچ سکتے نہ کسی جہاز کے ذریعے لامحالہ یہ تیز رفتار

www.paksociety.com
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com

لانچوں یا سٹیمروں کے ذریعے وہاں پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ ان کے وہاں پہنچنے کے چار راستے ہیں۔ پہلے راستے کے مطابق یہ پہلے فلوریڈا آئیں اور یہاں سے کانڈا جائیں لیکن یہاں ایکریمی بحریہ کے انتہائی سخت ترین اور فول پروف انتظامات ہیں۔ یہاں سے کوئی لانچ یا سٹیمر بغیر انتہائی سخت ترین چیکنگ کے آگے نہیں جا سکتا۔ خاص طور پر پرائیویٹ لانچ یا سٹیمر تو کسی طور پر نہیں جا سکتا اس لئے یہ لوگ اس راستے سے جانے کی کوشش کریں گے تو لامحالہ چیک بھی ہو جائیں گے اور مارے بھی جائیں گے۔ اس لئے اس راستے کے بارے میں کوئی پرابلم نہیں ہے۔ دوسرا راستہ وسطی ایکریمیا یا میکسیکو سے جاتا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ انتہائی طویل راستہ ہے اور راستے میں ایکریمی بحریہ کی انتہائی سخت چیکنگ ہے اس لئے یہ راستہ بھی ان کے لئے بند ہے تیسرا راستہ یہ ہے کہ یہ لوگ براہ راست کیوبا پہنچیں اور وہاں سے کانڈا جائیں لیکن یہاں بھی ہر طرف ایکریمی بحریہ کا ہولڈ ہے۔ صرف یہ چوتھا راستہ ایسا ہے جہاں سے یہ لوگ کانڈا پہنچ سکتے ہیں اور یہ راستہ ہے جزیرہ سراما ہے۔ یہ جزیرہ بین الاقوامی کنٹرول میں ہے اس لئے یہاں کسی بھی قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہاں ہر نسل و قومیت کے افراد بھی رہتے ہیں جن میں اکثریت جرائم پیشہ افراد کی ہے جن کا تعلق سمگلنگ سے ہے۔ یہاں سے کانڈا بے حد قریب بھی پڑتا ہے۔ پھر سراما سے کانڈا کے درمیان کوئی بحری چیکنگ بھی نہیں ہے اور سراما میں بین الاقوامی ہوائی اڈہ بھی ہے اور ہیلی کاپٹر

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

سروس بھی۔ اس لئے یہ لوگ پہلے سراما پہنچیں گے پھر وہاں سے کانڈا اور میں تمہیں اور تمہارے گروپ کو سراما بھیجنا چاہتا ہوں تاکہ جیسے ہی یہ لوگ وہاں پہنچیں تم ان کا خاتمہ کر دو۔ سراما تمہارے لئے نیا نہیں ہے۔ تم بے شمار بار وہاں کام بھی کر چکے ہو اور وہاں کے جرائم پیشہ گروپوں سے بھی تمہاری واقفیت ہے اس لئے تم وہاں ان لوگوں کو ٹریس بھی آسانی سے کر لو گے"...... باس نے کہا۔

"یس باس"...... کاسٹر نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے"...... باس نے کہا اور میز کی دراز کھول کر اس میں سے سرخ رنگ کی ایک فائل نکال کر اس نے کاسٹر کی طرف بڑھا دی۔

"اس میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تمام مطلوبہ معلومات موجود ہیں"...... باس نے فائل کاسٹر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"باس چند سوالات ذہن میں آ رہے ہیں"...... کاسٹر نے کہا۔

"ہاں پوچھو یہ انتہائی اہم مشن ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم اس مشن میں کامیاب رہو"...... باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیڈیز آئی لینڈ میں کوئی مرد داخل نہیں ہو سکتا پھر یہ لوگ کس حیثیت سے وہاں داخل ہوں گے"...... کاسٹر نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس میں عورتوں کا شعبہ بھی ہو سکتا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ عمران جزیرے پر ہی رک جائے اور عورتوں کو وہاں بھیجا جائے۔ وہ کوئی بھی ترکیب استعمال کر سکتے ہیں۔ بہرحال یہ بات

ملے ہے کہ چاہے عورتوں کا گروپ ہو یا مردوں کا یا مخلوط۔ عمران ہی ان کا لیڈر ہوگا"...... باس نے جواب دیا۔

"اگر یہ لوگ کسی بھی طرح کانڈا میں داخل ہو جاتے ہیں۔ فرض کیا کہ وہ جزیرے سراما پر نہیں آتے کسی آبدوز کے ذریعے براہ راست وہاں پہنچ جاتے ہیں پھر"...... کاسٹر نے کہا۔

"اس کی فکر مت کرو۔ جزیرے کے گرد چالیس بحری میلوں تک ایسے انتظامات ہیں کہ کوئی لانچ، سٹیمر یا آبدوز داخل ہی نہیں ہو سکتی اگر داخل ہو بھی جائے تو خود بخود بغیر کسی وارننگ کے تباہ ہو جائے گی"...... باس نے کہا۔

"جزیرے کے اوپر سے گزرتے ہوئے یہ پیراشوٹس کے ذریعے نیچے اتر سکتے ہیں"...... کاسٹر نے کہا۔

"نہیں جزیرے کے اوپر سے کوئی فوجی یا غیر فوجی جہاز نہیں گزر سکتا۔ اسے بغیر کسی وارننگ کے اڑا دیا جاتا ہے"...... باس نے کہا۔

"میں یہ چاہتا ہوں کہ روزی سے میرا رابطہ ہو تاکہ اگر کوئی بھی بات ہو تو وہ مجھ سے رابطہ کر سکے یا میں اس سے۔ باقی میں سنبھال لوں گا"...... کاسٹر نے کہا۔

"اس کا انتظام ہو جائے گا لیکن تم یا تمہارا کوئی آدمی بھی اس جزیرے پر نہ جا سکے گا اور نہ ہی جزیرے سے کوئی عورت تمہارے پاس آ سکے گی۔ اس بات کا خیال رکھنا"...... باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... کاسٹر نے کہا اور باس نے میز پر پڑی ہوئی فائل

اپنی طرف کھسکائی اور جیب سے قلم نکال کر اس نے فائل کھول کر اس کے ایک کاغذ پر نمبر لکھنے شروع کر دیئے۔

"یہ مادام روزی کا فون نمبر ہے۔ اس پر تم اسے کال کر سکتے ہو۔ میں اسے تمہارے متعلق تفصیل بتا دوں گا۔ لیکن وہاں جانے سے پہلے تم نے اس فائل کا ایک ایک لفظ ضرور پڑھنا ہے تاکہ تمہیں معلوم ہو سکے کہ تمہارا مقابلہ کس قسم کے لوگوں سے ہے"...... باس نے فائل بند کر کے اسے کاسٹر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... کاسٹر نے کہا اور فائل اٹھا کر کھڑا ہو گیا۔

"وہاں پہنچ کر تم نے مجھ سے رابطہ کرنا ہے۔ ایک اور سیکشن بھی اس سلسلے میں کام کر رہا ہے وہ پاکیشیا میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی کر رہے ہیں۔ اگر عمران یا اس کے ساتھی پاکیشیا سے نکلیں گے تو وہ جدھر کا بھی رخ کریں گے اس سیکشن کو اطلاع مل جائے گی اور وہ مجھے اطلاع دے دیں گے کیونکہ حکومت نے اب اس سارے مشن کا انچارج ہمارے سیکشن بلیک سنار کو بنا دیا ہے"۔ باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس"...... کاسٹر نے اسی طرح مختصر لفظوں میں جواب دیا اور پھر فائل کو تہہ کر کے جیب میں ڈالتا ہوا وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف مڑا اور دروازہ کھول کر باہر چلا گیا تو باس نے ایک طویل سانس لیا اور پھر میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

"یس" ...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"بلیک سٹار چیف بول رہا ہوں۔ سپیشل سیکرٹری صاحب سے بات کراؤ" ...... باس نے انتہائی باوقار لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سپیشل سیکرٹری مارجر بول رہا ہوں" ...... دوسری طرف سے بھی ایک باوقار آواز سنائی دی۔

"راڈگر بول رہا ہوں جناب۔ میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو روکنے کے لئے کاسٹر اور اس کے گروپ کو جزیرہ سراما بھجوا دیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ کاسٹر عمران اور اس کے ساتھیوں کو نہ صرف ٹریس کر لے گا بلکہ ان کا خاتمہ بھی کر دے گا" ...... راڈگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کاسٹر تیز رفتاری سے کام کرتا ہے وہ سنبھال لے گا" ...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ویسے ایک بات ہے اگر عمران نے براہ راست آپ پر ہاتھ ڈال دیا تو پھر کیا ہو گا" ...... راڈگر نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں۔ مجھ پر وہ کیسے ہاتھ ڈال سکتا ہے" ...... سپیشل سیکرٹری نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ نے خود ہی سارجنٹ مارکوئیس کے متعلق بتایا ہے کہ وہ آپ کا خاص آدمی تھا اور آپ نے اسے پاکیشیا ایک ضروری فائل حاصل کرنے کے لئے بھیجا تھا لیکن پھر اطلاع ملی کہ اسے ہلاک کر دیا گیا ہے اور ظاہر ہے پاکیشیا میں وہ عمران یا اس کے ساتھیوں کے ہاتھ لگا ہو گا۔

انہوں نے اس سے آپ کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہونگیں انہیں یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ آپ ہی اس جزیرے کے انچارج ہیں اس لئے اگر انہوں نے آپ پر ہاتھ ڈال دیا اور آپ کی جگہ لے لی تو پھر میں کاسٹر یا مادام روزی کیا کر سکیں گے" ...... راڈگر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھ پر ہاتھ ڈالنے سے انہیں کیا ملے گا۔ میں تو خود وہاں نہیں جا سکتا" ...... سپیشل سیکرٹری نے کہا۔

"آپ وہاں موجود کسی بھی سائنس دان کو طلب بھی کر سکتے ہیں اور وہاں بھجوا بھی سکتے ہیں اور یہ سائنس دان مرد ہوتے ہیں"۔ راڈگر نے کہا۔

"جب تک عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ نہیں ہو جاتا میں ایسا نہیں کروں گا" ...... سپیشل سیکرٹری نے کہا۔

"میں نے صرف آپ کو ہوشیار رہنے کے لئے یہ سب کچھ کہا ہے"۔ راڈگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں سمجھ گیا ہوں۔ تم فکر مت کرو" ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ راڈگر نے رسیور رکھا اور پھر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس باس" ...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ابھی میری سپیشل سیکرٹری سے فون پر بات ہوئی ہے۔ فون سیکشن کو کہو کہ اس بات چیت کی ٹیپ اور فون سے منسلک ہونے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

والا ٹیپ ریکارڈر میرے پاس بھیج دیں ابھی"...... راڈگر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی تو راڈگر نے میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن دبا دیا۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ خود بخود کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا مائیکرو ٹیپ ریکارڈر اور مائیکرو ٹیپ موجود تھی جو اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں میز پر رکھیں اور پھر خاموشی سے واپس چلا گیا۔ جب دروازہ بند ہو گیا تو راڈگر نے ٹیپ اٹھا کر اسے ٹیپ ریکارڈر میں فٹ کیا اور اس کا بٹن دبا دیا۔ چونکہ ٹیپ پہلے ہی ریوائنڈ کر کے بھیجی گئی تھی۔ اس لئے بٹن آن ہوتے ہی "یس" کا لفظ سنائی دیا۔ آواز نسوانی تھی۔ یہ سپیشل سیکرٹری کی پرسنل سیکرٹری کی آواز تھی۔ اس کے بعد راڈگر کی آواز سنائی دی۔ پھر سپیشل سیکرٹری کی اور اس کے بعد ان دونوں کے درمیان گفتگو شروع ہو گئی۔ راڈگر خاموش بیٹھا یہ ساری گفتگو سنتا رہا۔ جب آواز آنی بند ہو گئی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹیپ آف کی اور اس کے ریوائنڈ کرنے والا بٹن آن کر دیا۔ جب ٹیپ ریوائنڈ ہو گئی تو اس نے اس کا لنک میز پر رکھے ہوئے فون کے ساتھ کیا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"مارکس کارپوریشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"زیرو زیرو ون سے بات کراؤ میں راڈگر بول رہا ہوں"...... راڈگر نے سرد لہجے میں کہا۔

"نمبر نوٹ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک فون نمبر دوہرا دیا گیا۔

"اور کوئی بات"...... راڈگر نے پوچھا۔

"کوڈ پنک پینتھر اور مکی ماؤس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ راڈگر نے کریڈل دبایا اور اس لڑکی کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"زیرو زیرو ون سے بات کراؤ"...... راڈگر نے کہا۔

"کوڈ"...... دوسری ف سے پوچھا گیا۔

"پنک پینتھر"...... راڈگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سیکنڈ کوڈ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مکی ماؤس"...... راڈگر نے کہا۔

"او کے کون بول رہا ہے"...... اس بار قدرے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا گیا۔

"راڈگر"...... راڈگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور راڈگر سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔

"ہیلو زیرو زیرو ون بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک چیختی ہوئی کرخت سی آواز سنائی دی۔

"راڈگر بول رہا ہوں جناب"...... راڈگر کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

www.paksociety.com
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com

"یس کیا بات ہے کیوں کال کی ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیڈیز آئی لینڈ پر مکمل ہونے والا پراجیکٹ خطرے میں ہے"۔ راڈگر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو"...... دوسری طرف سے بولنے والے کے لہجے میں یکلخت بے پناہ حیرت امڈ آئی تھی۔

"میں درست کہہ رہا ہوں"...... راڈگر نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا۔

"تفصیل بتاؤ یہ انتہائی دھماکہ خیز خبر ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مجھے جو تفصیل سپیشل سیکرٹری نے بتائی ہے۔ اس کے مطابق سب سے پہلے ڈورسی نے اپنے سیکشن انچارج کو اطلاع دی کہ لیڈیز آئی لینڈ کے بارے میں اس کا لکھا ہوا مضمون پاکیشیا کے کسی مقامی اخبار میں شائع ہوا ہے اور پاکیشیا کے علی عمران کے اس کے شوہر سے پرانے تعلقات تھے اس لئے عمران نے یہ مضمون پڑھ کر ڈورسی کے شوہر کو فون کیا اس سے اسے ڈورسی کے بارے میں معلوم ہوا تو اس نے ڈورسی کو ٹٹولنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے ڈورسی اسے کیا بتا سکتی تھی۔ البتہ اس نے سیکشن چیف کو اطلاع کر دی۔ سیکشن چیف نے ایک اور سیکشن کے ذمے عمران اور اس کے ساتھیوں کی پاکیشیا میں نگرانی کا کام لگا دیا۔ اور لیڈیز آئی لینڈ کی مادام روزی کو ساری تفصیل بتا دی۔ مادام روزی بھی اس عمران کو جانتی ہے۔ اس نے یہ

تفصیل سپیشل سیکرٹری کو بتا دی۔ ادھر سپیشل سیکرٹری صاحب نے ایک مقامی گینگسٹر مارکوئیس کے ذمے پاکیشیا سے ایک سائنس دان کو اغوا کر کے اسے لیڈیز آئی لینڈ پہنچانے کا کام لگایا ہوا تھا۔ مارکوئیس کے گروپ کے افراد پاکیشیا میں کام کرتے تھے۔ انہوں نے اس سائنس دان جس کا نام منصور بتایا گیا ہے۔ اغوا کر لیا اور پہلے کوشش کی کہ وہ رضامندی سے جزیرے پر جائے لیکن جب وہ راضی نہ ہوا تو اسے جبراً لے آنے کا پروگرام بنایا گیا۔ لیکن سائنس دان نے خودکشی کر لی۔ اس پر وہ دونوں فرار ہو کر یہاں مارکوئیس کے پاس پہنچ گئے۔ مارکوئیس نے سپیشل سیکرٹری کو تفصیل بتائی تو سپیشل سیکرٹری نے اسے کہا کہ وہ وہاں سے فائل حاصل کرے۔ چنانچہ مارکوئیس اس فائل کے حصول کے لئے خود پاکیشیا گیا لیکن پھر سپیشل سیکرٹری کو اطلاع ملی کہ مارکوئیس کو وہاں کسی ہوٹل میں گردن توڑ کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس پر سپیشل سیکرٹری گھبرا گیا۔ اس نے مجھے کال کر کے ساری تفصیل بتائی اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو لیڈیز آئی لینڈ تک پہنچنے سے روکنے کا مشن سونپ دیا۔ میں نے کاسٹر گروپ کو سراما بھجوا دیا ہے۔ کیونکہ میرا خیال ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی سراما کے ذریعے ہی لیڈیز آئی لینڈ پہنچنے کی کوشش کریں گے اس کے بعد میں نے سپیشل سیکرٹری سے بات کی اور اسے بتایا کہ اس نے مارکوئیس جیسے عام غنڈے کو اس انتہائی اہم مشن میں کام سونپ کر سخت غلطی کی ہے۔ پاکیشیا میں یقیناً مارکوئیس سے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

وہ عمران نکرایا ہوگا اور اسے معلوم ہو گیا ہوگا کہ سپیشل سیکرٹری اس سارے مشن کا انچارج ہے اور اگر عمران اور اس کے ساتھیوں نے براہ راست سپیشل سیکرٹری پر ہاتھ ڈال دیا تو پھر وہ اس کے ذریعے سائنس دانوں کے روپ میں جزیرے بلکہ لیبارٹری میں داخل ہو جائیں گے اور اس کے ساتھ ہی یہودیوں کا یہ انتہائی اہم پراجیکٹ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا اور سپیشل سیکرٹری نے میری بات کو تسلیم کیا ہے اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے کہ اب آپ فیصلہ کریں کہ کیا ہونا چاہئے"...... راگنر نے کہا۔

"تم نے سپیشل سیکرٹری سے کیا بات کی ہے"...... مارکس نے پوچھا۔

"اس بات چیت کی ٹیپ میرے پاس موجود ہے۔ میں اسے آن کر دیتا ہوں۔ آپ خود سن لیں"...... راگنر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹیپ ریکارڈر کا بٹن آن کر دیا۔ ٹیپ سے نکلنے والی آواز اس کے کانوں تک بھی پہنچ رہی تھی اور دوسری طرف زیروز یرودن تک بھی۔ جب بات چیت ختم ہو گئی تو راگنر نے ہاتھ بڑھا کر ٹیپ ریکارڈر آف کر دیا۔

"آپ نے سن لی تمام بات"...... راگنر نے کہا۔

"ہاں اور تمہاری بات درست ہے کہ سپیشل سیکرٹری کے ذریعے یہ لوگ سب کچھ ختم کر سکتے ہیں۔ اس آدمی نے اس اہم ترین پراجیکٹ کے سلسلے میں حد درجہ حماقت اور لاپرواہی کا مظاہرہ کیا ہے لیکن اب

کیا کیا جائے"...... زیروز یرودن نے کہا۔

"اس سپیشل سیکرٹری کا خاتمہ ضروری ہے۔ ورنہ ہم سب دیکھتے رہ جائیں گے اور وہ لوگ کام کر گزریں گے۔ عمران حد درجہ شاطر اور ذہین آدمی ہے"...... راگنر نے کہا۔

"لیکن سپیشل سیکرٹری کے ہلاک ہونے سے اس کا عہدہ اور دفتر تو ختم نہیں ہو جائے گا۔ اس پراجیکٹ کا مکمل چارج سپیشل سیکرٹری کو دیا گیا ہے اس لئے دوسرا سپیشل سیکرٹری بنے گا۔ اس کے پاس بھی تو ریکارڈ موجود ہوگا"...... زیروز یرودن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ بات تو ہے بہرحال میں نے آپ کو کال اس لئے کیا ہے تاکہ آپ کو اس خطرے کی صحیح نوعیت سے آگاہ کر سکوں ویسے تو ٹیڈیز آئی لینڈ ہر لحاظ سے محفوظ ہے اور کاسنز کو سراما آئی لینڈ پر بھیج کر میں پوری طرح مطمئن ہو گیا ہوں لیکن یہی ایک راستہ ایسا تھا جس پر چل کر عمران ہمارے تمام انتظامات کو درہم برہم کر سکتا ہے۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ آپ کو بتا دوں"...... راگنر نے کہا۔

"تم نے اچھا کیا ہے۔ واقعی یہ انتہائی اہم خطرہ ہے۔ اس کا میرے نزدیک ایک ہی حل ہے اور وہ یہ کہ سپیشل سیکرٹری سے اس جزیرے کے بارے میں تمام ریکارڈ اور اختیارات واپس لے لئے جائیں اور اس کے بعد سپیشل سیکرٹری اور اس کے ساتھ ہی اس سے متعلقہ تمام افراد کا خاتمہ کر دیا جائے"...... مارکس نے کہا۔

"یہ مناسب رہے گا جناب لیکن سرکاری طور پر چارج تو کسی نہ

www.paksociety.com
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com

کسی کو دینا ہی پڑے گا"...... راگر نے کہا۔

"زیرو سیکرٹری انتہائی سمجھدار آدمی ہے اور اسرائیل کا خاص ایجنٹ ہے اسے چارج دے دیا جائے گا"...... دوسری طرف سے زیرو زیرو ون نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ راگر نے ہاتھ کریڈل پر رکھا اور پھر چند لمحوں بعد اس نے ہاتھ اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"راگر بول رہا ہوں بلیک سٹار چیف۔ مادام روزی سے بات کرائیں"...... راگر نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو روزی بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد روزی کی مترنم آواز سنائی دی۔

"راگر بول رہا ہوں مادام روزی تمہیں سپیشل سیکرٹری کی طرف سے اطلاع مل چکی ہو گی کہ لیڈیز آئی لینڈ کے بارے میں تمام ایجنسیوں سے اختیارات واپس لے کر صرف بلیک سٹار کے حوالے کر دیئے گئے ہیں"...... راگر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں مجھے اطلاع مل گئی ہے۔ لیکن کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے"...... روزی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"وجہ وہی ہے۔ تمہارے جزیرے پر موجود لیبارٹری کی پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر اس عمران سے اس کا تحفظ"۔ راگر نے

جواب دیا۔

"عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ضرورت سے زیادہ اہمیت نہیں دی جا رہی مسٹر راگر۔ کیا وہ لوگ اتنی اہمیت کے قابل بھی ہیں"...... اس بار روزی کی طنزیہ آواز سنائی دی۔

"حکومت ایکریمیا اور حکومت اسرائیل دونوں اسی ایک پوائنٹ پر متفق ہیں کہ اصل خطرہ ہی عمران اور اس پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اس لئے اسے خفیہ رکھنے کا انتظام کیا گیا لیکن ڈورسی کے اس مضمون کی پاکیشیا کے مقامی اخبار میں اشاعت نے سارا کھیل بگاڑ دیا ہے اور شاید اب سپیشل سیکرٹری صاحب سے بھی اس کا چارج لے لیا جائے کیونکہ سپیشل سیکرٹری صاحب کا ایک خاص آدمی پاکیشیا میں عمران کے ہاتھ لگ چکا ہے اور عمران نے اس سے معلومات حاصل کر لی ہیں۔ بہرحال میں نے اپنے گروپ کے سب سے تیز اور فعال سیکشن کاسٹر گروپ کو تمہاری امداد پر تعینات کر دیا ہے۔ کاسٹر اپنے گروپ کے ساتھ سارا جزیرے پر رہے گا۔ اسے تمہارا فون نمبر دے دیا گیا ہے وہ تمہیں کال کرے گا اور تم خود اس سے کوڈ ورڈز طے کر لینا"۔ راگر نے کہا۔

"لیکن کیا آپ نے کاسٹر کو اچھی طرح سمجھا دیا ہے کہ اسے لیڈیز آئی لینڈ میں داخل ہونے کی کسی صورت بھی اجازت نہیں ملے گی"۔ روزی نے کہا۔

"ہاں اسے بتا دیا گیا ہے۔ دراصل میرا خیال ہے کہ عمران یا اس

www.paksociety.com
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

کے ساتھی جزیرہ سراما سے ہی تمہارے جزیرے میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے۔ کیونکہ اس کے علاوہ دیگر تمام راستے ایکریمیا بحریہ کے مکمل کنٹرول میں ہیں اور انہیں انتہائی سخت چیکنگ کے بارے میں آگاہ کر دیا گیا ہے اور کاسٹر سراما میں کارکردگی کے لحاظ سے سب سے مناسب آدمی ہے۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی سراما پہنچے تو کاسٹر انہیں ٹریس بھی کر لے گا اور ان کا خاتمہ بھی کر دے گا"۔ راڈگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے ایسی صورت میں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"۔ دوسری طرف سے روزی نے کہا اور راڈگر نے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھا اور ایک لمبا اطمینان بھرا سانس لے کر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے فائل نکال کر سامنے رکھی اور پھر بڑے مطمئن انداز میں اس کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔

دانش منزل کے آپریشن روم میں عمران ایک ڈائری سامنے رکھے اس کی ورق گردانی میں مصروف تھا جب کہ بلیک زیرو کچن میں گیا ہوا تھا عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ڈائری بند کی اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رافیل کارپوریشن"...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مسٹر رافیل سے بات کرائیں میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں علی عمران"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو رافیل بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

"عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سے بلیک ایگل جہاں کہیں بھی ہو میری اس سے بات کراؤ میں دس منٹ بعد دوبارہ فون کروں گا"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا اسی لمحے بلیک زیرو آپریشن روم میں داخل ہوا اس کے دونوں ہاتھوں میں چائے کے مگ تھے اس نے ایک مگ عمران کے سامنے رکھ دیا اور دوسرا اٹھائے وہ اپنی کرسی کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ کے خیال کے مطابق اس لیڈیز آئی لینڈ میں کیا ہو رہا ہو گا"۔ بلیک زیرو نے کرسی پر بیٹھتے ہی عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہونا کیا ہے فیشن پریڈ ہو رہی ہو گی مقابلہ جات حسن منعقد کیے جا رہے ہوں گے مینا بازار سٹائل کے میلے لگ رہے ہوں گے"۔ عمران نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے مسکرا کر کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہونا تو واقعی یہی چاہیے لیکن اگر واقعی ایسی ہی بات ہے تو آپ کیوں اتنے پریشان ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میری پریشانی صرف اتنی ہے کہ مقابلہ حسن کے لئے وہاں جج کسے مقرر کیا جائے گا"۔ عمران نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"تو آپ وہاں مقابلہ حسن کا جج بننا چاہتے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں کیسے بن سکتا ہوں مجھے تو ساری خواتین ہی حسین نظر آتی

ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر کوئی بھی بن جائے آپ کو پریشانی کس بات کی ہے"۔ بلیک زیرو نے بھی لطف لیتے ہوئے کہا۔

"یہی سوچ رہا ہوں کہ موقع اچھا ہے رقیب روسفید کو جج بنوا دوں گا"۔ عمران نے کہا۔

"رقیب روسفید کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"ایک ہی تو بیچارہ اکوتا رقیب ہے میرا۔ تم اس پر بھی حیران ہو رہے ہو اور لوگوں کو دیکھو جن کے سینکڑوں رقیب ہوتے ہیں رو سفید بھی اور روسیاہ بھی اور رو بیزار بھی لیکن اب کیا کیا جائے اپنی اپنی قسمت کی بات ہے اب میری قسمت میں ایک ہی لکھا گیا ہو گا"۔ عمران نے اس طرح منہ بنائے ہوتے کہا جیسے اسے ایک سے زیادہ رقیب نہ ہونے پر بڑی دلی تکلیف پہنچ رہی ہو۔

"آپ کا مطلب ہے کہ آپ تنویر کو وہاں بھجوانا چاہتے ہیں۔ لیکن اس طرح تو آپ اپنے اس اکوتے رقیب روسفید سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کس طرح"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"اس لئے کہ تنویر نے وہاں جس کو بھی حسینہ جزیرہ قرار دینا ہے دوسری خواتین نے اس کا لامحالہ برا منانا ہے اور پھر جب حسینہ بننے والیوں کی تعداد سینکڑوں میں ہو تو پھر بیچارے تنویر کی واپسی مشکل ہی ہو جائے گی"..... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

www.paksociety.com
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

"تمہارے منہ میں گھی شکر یہی تو میں چاہتا ہوں کہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دو میں سے ایک تو بہرحال رہے گی۔ بانس نہیں رہے گا تو پھر بانسری تو ہو گی"...... بلیک زیرو نے جواب دیا اور عمران اس کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"عمران صاحب کیا واقعی آپ سنجیدگی سے تنویر کو وہاں بھیجنے کے لئے سوچ رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تنویر کا نام تو عورتوں جیسا ضرور ہے لیکن بہرحال وہ عورت نہیں ہے اور وہاں مردوں کا داخلہ ممنوع ہے اور اس ایک بات نے مجھے زیادہ مشکوک کر دیا ہے کہ وہاں کوئی عام کام نہیں ہو رہا"۔ عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"تو کیا آپ وہاں صرف جولیا کو بھیجیں گے۔ اکیلی جولیا وہاں کیا کرے گی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"وہ پنک فورس ختم ہو گئی۔ ورنہ اس موقع پر وہ بڑے کام آتی۔ اب صرف صالحہ رہ گئی ہے اور میں سوچ رہا ہوں کہ صالحہ کو اس بار جولیا کے ساتھ بھیج کر اس کے لئے اس مشن کو سیکرٹ سروس میں شمولیت کا ٹیسٹ کیس بنا دوں لیکن مسئلہ پھر وہی آ جاتا ہے کہ دو عورتیں وہاں اس قدر تربیت یافتہ عورتوں کے مقابل کیا کریں گی"۔ عمران نے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"میں سمجھ گیا آپ چاہتے ہیں کہ کسی طرح آپ اور سیکرٹ سروس

کے دوسرے ممبران بھی وہاں پہنچ سکیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ ابھی تک مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہاں دراصل کیا ہو رہا ہے۔ جب تک حتمی طور پر اس بات کا علم نہ ہو جائے وہاں کے بارے میں کوئی حتمی پلاننگ نہیں بنائی جا سکتی"۔ عمران نے جواب دیا۔

"سائنس دان منصور کی فائل سے آپ کو کوئی آئیڈیا نہیں ملا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"آئیڈیا تو ہے۔ لیکن میں حتمی معلومات چاہتا ہوں۔ منصور موسمیات کا سائنس دان ہے۔ مطلب ہے ماہر موسمیات اس کو وہاں لے جانے کی کوشش اور اس فائل کے حصول کی کوشش سے دو باتیں سامنے آئی ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہاں بہرحال لیبارٹری کی حد تک مرد موجود ہیں اور وہاں جاتے رہتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ اس لیبارٹری میں ہونے والے کام کی نوعیت کا انحصار موسمیات پر ہے۔ یا پھر اس پراجیکٹ کا کسی نہ کسی پہلو سے موسمیات سے قریبی تعلق ہے لیکن کوئی بات حتمی معلوم نہیں ہو سکی"...... عمران نے کہا۔

"آپ نے ایکریمیا میں فارن ایجنٹس کے ذریعے جو معلومات حاصل کی ہیں ان سے کیا معلوم ہوا ہے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"وہاں سے سرکاری طور پر تو یہی رپورٹ ملی ہے کہ ایکریمیا اور اسرائیل کسی جدید قسم کے میزائل پر کام کر رہے ہیں لیکن صرف میزائل کے لئے اس قسم کے انتظامات نہیں کئے جا سکتے۔ میزائل تو

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

ایکریمیا اور اسرائیل کی خفیہ لیبارٹریوں میں بھی بنائے جا رہے ہوں گے اور بنائے جا سکتے ہیں۔اس کے لئے اس طرح دور دراز جزیرے پر اس قسم کے خصوصی انتظامات نہیں کیے جا سکتے۔وہاں یقیناً کسی ایسے پراجیکٹ پر کام ہو رہا ہے جسے وہ ہر صورت میں دوسروں کی نظروں سے بچانا چاہتے ہیں اور اسی لئے انہوں نے اسے ہیڈ یز آئی لینڈ کا روپ دیا ہے اور شاید اسی لئے ڈورسی کے مضمون والا رسالہ بھی غائب کر دیا گیا اور ڈورسی کو بھی ملازمت میں لے لیا گیا۔اب یہ اتفاق ہے کہ جہازوں پر آنے والی ان ترقی یافتہ ملکوں کی ردی میں وہ رسالہ یہاں پہنچا اور مقامی اخبار کے ایڈیٹر کے ہاتھ لگ گیا اور اس نے اسے دلچسپ سمجھتے ہوئے اخبار میں شائع کر دیا۔ورنہ شاید ہمیں اس کا سرے سے علم ہی نہ ہو سکتا۔لیکن اس کے بعد پے در پے جو واقعات ہوئے ہیں ان سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ معاملات بے حد گہرے ہیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پھر آپ نے اس سلسلے میں کوئی پلاننگ کی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"دیکھو کوشش تو کر رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے آہستہ آہستہ مگ میں بچی ہوئی باقی چائے سپ کرنی شروع کر دی۔اس کی نظریں بار بار سامنے دیوار پر نصب کلاک پر جمی ہوئی تھیں۔جب دس منٹ گزر گئے تو عمران نے ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رافیل کارپوریشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے عمران بول رہا ہوں رافیل سے بات کراؤ"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو رافیل بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد رافیل کی آواز ایک بار پھر سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں۔بلیک ایگل سے رابطہ ہوا"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں فون نمبر نوٹ کیجیے"...... دوسری طرف سے رافیل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک فون نمبر دوہرا دیا۔

"یہ ونگٹن کا ہی نمبر ہے۔آپ نے پرنس آف ڈھمپ کہنا ہے۔بات ہو جائے گی"...... رافیل نے کہا اور عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر رافیل کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ فرام ڈھمپ"...... عمران نے کہا۔

"اوہ عمران صاحب آپ نے بڑے طویل عرصے بعد خادم کو یاد کیا ہے"۔دوسری طرف سے نرومین کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"سچ کا ذائقہ بڑا تلخ ہوتا ہے۔جب تک یہ ذائقہ منہ میں رہتا ہے۔مٹھاس کی تلاش میں بھاگتا رہتا ہوں۔لیکن جب مٹھاس کی شدت

www.paksociety.com
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

بڑھ جائے تو پھر وہ سچ سے بھی زیادہ کڑوی ہو جاتی ہے اس وقت پھر سچ یاد آتا ہے کہ چلو تلخ ہی سہی سچ تو بہر حال ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹرومین بے اختیار ہنس پڑا۔

"مطلب ہے کہ اب آپ کو پھر ٹرومین کی ضرورت پڑ گئی ہے۔ حکم کریں"...... ٹرومین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ایکریمیا اور اسرائیل کی حکومتوں اور بااثر اور باوسائل یہودیوں نے مل کر ایکریمیا کی ریاست فلوریڈا سے چار پانچ سو کلو میٹر دور ایک ویران جزیرہ جس کا نام کانڈا ہے۔ وہاں نہ صرف قبضہ کیا ہے بلکہ نمائشی طور پر اس جزیرے کو حکومت ایکریمیا سے خرید بھی لیا ہے کیونکہ بین الاقوامی قانون کے تحت یہ جزیرہ ایکریمیا کی حدود میں ہی آتا ہے اور وہاں تربیت یافتہ خواتین کو بھیجا گیا ہے۔ اس جزیرے کا نام لیڈیز آئی لینڈ رکھا گیا ہے۔ یہ دنیا کا واحد جزیرہ ہے جہاں مردوں کا داخلہ ممنوع ہے۔ اس کی حفاظت کے لئے انتہائی جدید ترین سائنسی انتظامات بھی کئے گئے ہیں۔ وہاں ایک زیر زمین لیبارٹری بھی قائم ہے سرکاری طور پر تو یہی بتایا جاتا ہے کہ اس لیبارٹری میں کسی میزائل پر ریسرچ کی جا رہی ہے لیکن میرا خیال ہے کہ وہاں کسی ایسے سائنسی پراجیکٹ پر کام ہو رہا ہے جسے وہ خاص طور پر پاکیشیا کی نظروں سے اوجھل رکھنا چاہتے ہیں۔ اس سلسلے میں اب تک جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق اس سائنسی پراجیکٹ اور اس جزیرے کا انچارج ایکریمیا کا سپیشل سیکرٹری ہے کیا تم اس سپیشل سیکرٹری یا اس کے آفس سے

اس بات کا پتہ چلا سکتے ہو کہ وہاں دراصل کیا ہو رہا ہے"...... عمران نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"بالکل معلوم کر سکتا ہوں عمران صاحب بلکہ بڑی آسانی سے کر سکتا ہوں۔ سپیشل سیکرٹری آفس میں میرے خاص آدمی موجود ہیں۔ کیونکہ میرا اپنی تنظیم بلیک ایگل کے سلسلے میں سپیشل سیکرٹری آفس سے ہر وقت رابطہ رہتا ہے"...... دوسری طرف سے ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اندازاً کتنے سال لگ جائیں گے تمہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے ٹرومین بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایگل اگر شکار پر جھپٹنے کے لئے سالوں لگائے تو پھر بیچارہ دوسرے ہی روز بھوک سے مر جائے۔ صرف دو گھنٹے کے اندر اندر حتمی معلومات مل جائیں گی"...... ٹرومین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ایک فون نمبر نوٹ کر دو میں انتظار کروں گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دانش منزل کے سپیشل فون کا نمبر بتا دیا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب ہو سکتا ہے کہ میں پہلے ہی فون کر دوں گڈ بائی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"ٹرومین اس قدر خفیہ معلومات حاصل کر لے گا"...... بلیک زیرو نے قدرے مشکوک لہجے میں کہا۔

"ہاں اس کا کام ہی ایسا ہے۔ عام معلومات تو ہمارے فارن ایجنٹ

معلوم کر لیتے لیکن ایسی معلومات ان کے بس کا روگ نہیں جب کہ ٹرومین کے لئے ایسا مشکل نہیں ہے"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ اس مشن کے سلسلے میں مختلف باتیں کرتے رہے۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد میز پر رکھے ہوئے سپیشل فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"پرنس آف ڈھمپ"...... عمران نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ٹرومین بول رہا ہوں جناب میں نے معلومات حاصل کر لی ہیں"...... دوسری طرف سے ٹرومین کی آواز سنائی دی۔

"واہ اس کا مطلب ہے سچ کا بول بالا ہونے والا محاورہ درست ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے ٹرومین ہنس دیا۔

"عمران صاحب لیڈیز آئی لینڈ میں سرکاری طور پر تو واقعی ایک جدید میزائل پر کام ہو رہا ہے لیکن دراصل وہاں ایک خصوصی پراجیکٹ پر کام ہو رہا ہے جس کا کوڈ نام "اے پی سی" رکھا گیا ہے۔ جو تفصیلات اس سلسلے میں میسر ہوئی ہیں اس کے مطابق اس پراجیکٹ میں ایک ایسی مشین تیار کی جا رہی ہے جو نصب تو اسرائیل میں ہو گی لیکن کسی خصوصی سٹیلائٹ کے ذریعے دنیا کے کسی بھی علاقے میں اس مشین کے ذریعے ہوا کا دباؤ یکلخت انتہائی کم یا انتہائی زیادہ کر کے وہاں انتہائی خوفناک ہوائی طوفان پیدا کیے جا سکیں گے جس سے وہ علاقہ چشم زدن میں مکمل طور پر تباہ و برباد کیا جا سکتا ہے۔ بس اتنا ہی

معلوم ہوا ہے"...... ٹرومین نے جواب دیا اور عمران کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے۔

"ٹھیک ہے اتنا ہی بہت کافی ہے۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ وہاں کتنے سائنس دان کام کر رہے ہیں اور سائنس دانوں کے وہاں جانے یا وہاں سے آنے کا کیا طریقہ کار ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس بارے میں نہ معلوم ہو سکا ہے اور نہ اب ہو سکتا ہے کیونکہ سپیشل سیکرٹری سے تمام ریکارڈ ہنگامی طور پر حکومت نے واپس لے لیا ہے اور اب یہ ریکارڈ حکومت اسرائیل کی تحویل میں رہے گا اور سب سے حیرت انگیز بات یہ ہے کہ رات سپیشل سیکرٹری اور اس کا چیف اسسٹنٹ مارشل ایک کار کے حادثے میں ہلاک ہو چکے ہیں۔ وہ دونوں کلب سے واپس آ رہے تھے کہ ایک ٹرک ان کی کار سے ٹکرایا اور پھر کچھ بھی باقی نہ بچا۔ آج سپیشل سیکرٹری آفس اس وجہ سے بند تھا۔ میرا ایک آدمی ریکارڈ آفس میں کام کرتا ہے۔ میں نے اس سے رابطہ کیا تو اس نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔ ویسے اب وہاں اس بارے میں کسی قسم کا کوئی ریکارڈ موجود نہیں ہے۔ البتہ ایک اور بات بھی سامنے آئی ہے کہ سپیشل سیکرٹری نے ایک دو روز قبل اس مشن کے سلسلے میں تمام اختیارات ایکریمیا کی ایک خفیہ ایجنسی بلیک سٹار کو سونپ دیئے تھے جس کے چیف کا نام راڈگر ہے۔ اس سے زیادہ اس کے بارے میں بھی معلومات حاصل نہیں ہو سکیں"...... ٹرومین نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com

"ٹھیک ہے اتنا ہی کافی ہے شکریہ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیسی مشین ہوگی عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"انتہائی خوفناک منصوبہ ہے۔ آئیڈیا تو بہر حال نیا نہیں ہے لیکن یہ آئیڈیا واقعی انتہائی خطرناک ہے کہ مشین کو اسرائیل میں نصب کیا جائے گا اور وہاں سے کسی خفیہ سٹیلائٹ کے ذریعے دنیا میں جہاں بھی چاہیں وہ کارروائی کر سکتے ہیں ورنہ اس آئیڈیے کے تحت تو مشینری کو اس خاص علاقے میں لے جانا پڑتا جہاں کارروائی کی جانی مقصود ہوتی ۔ اس میں بچ نکلنے کا سکوپ نکل سکتا ہے۔ لیکن یہاں موجودہ سیٹ اپ میں تو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ ہوگا کہ وہ لوگ کب اور کس وقت دنیا کے کس علاقے کو مکمل طور پر تباہ و برباد کر دیں گے اچانک ہوا کا دباؤ یکلخت کم ہوگا اور انتہائی خوفناک ہوائی طوفان سب کچھ تباہ و برباد کر کے رکھ دے گا۔ فوجیں، اسلحہ، عمارتیں، انسان، حیوان، جنگلات سب کچھ آناً فاناً ختم ہو جائے گا اور کوئی اس کے خلاف انگلی بھی نہ ہلا سکے گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ یہ تو واقعی انتہائی خوفناک اور بھیانک ترین منصوبہ ہے"۔ بلیک زیرو نے بے اختیار جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

"اور اب اس بات کے سامنے آنے سے کہ یہ مشین اسرائیل میں نصب ہوگی اور سپیشل سیکرٹری سے ریکارڈ بھی لے لیا گیا ہے اور وہ

ہلاک بھی ہو چکے ہیں ۔ یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ ایکریمیا کی حکومت کے صرف وہی حکام اس میں ملوث ہیں جو یہودی ہیں ۔ چونکہ یہ جزیرہ ایکریمیا کی حدود میں تھا اور وہاں ایکریمین کی رضامندی کے بغیر کوئی کام ممکن ہی نہ تھا اس لئے اسرائیل اور ایکریمی یہودیوں نے یہ کھیل کھیلا ہے ۔ ایکریمیا کے اعلیٰ ترین حکام کو یہی معلوم ہوگا کہ وہاں میزائل پر کام ہو رہا ہے لیکن دراصل وہاں "اے پی سی" پر کام ہو رہا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس طرح اچانک سپیشل سیکرٹری سے تمام ریکارڈ واپس لینا اور پھر اس کا ہلاک بھی ہو جانا۔ اس میں بھی کوئی خاص راز ہی پوشیدہ ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میرا خیال ہے مارکونیس کے ہلاک ہونے کی وجہ سے یہ سب کچھ کیا گیا ہے ۔ ان لوگوں نے یقیناً یہ سمجھ لیا ہوگا کہ اس جزیرے میں سپیشل سیکرٹری کے ذریعے ہم سائنس دانوں کے روپ میں داخل ہو سکتے ہیں اس لئے انہوں نے یہ سارا کھیل کھیل کر ہمارا راستہ روک دیا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"بلیک سٹار اور راڈگر کو تو تلاش کیا جا سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے ۔ یہ لوگ صرف جزیرے کے باہر کے علاقے کو کور کریں گے ۔ تم ایسا کرو کہ ایکریمیا اور اس کے اردگرد کے علاقے کا تفصیلی نقشہ لے آؤ پھر اس بارے میں کچھ سوچتے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

ہیں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"مطلب ہے کہ آپ نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ اس پراجیکٹ کو ختم کر دیا جائے"...... بلیک زیرو نے الجھتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے۔ ان یہودیوں نے اس مشین کو سب سے پہلے مسلم ممالک کے خلاف ہی استعمال کرنا ہے اور خاص طور پر پاکیشیا تو ان کی نظروں میں دشمن نمبر ایک ہے اور میں یہ کیسے برداشت کر سکتا ہوں کہ پاکیشیا کے چودہ کروڑ معصوم عوام کے ساتھ ساتھ کروڑوں اربوں مسلمانوں کو موت کے منہ میں جاتے ہوئے دیکھتا رہوں۔ اس پراجیکٹ کو ختم ہونا پڑے گا۔ ہر صورت میں اور ہر قیمت پر"۔ عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ہم اس مشین کو تباہ کرنے کی بجائے اسے پاکیشیا لے آئیں۔ اس طرح طاقت کا توازن ہمارے حق میں چلا جائے گا اور ہم اس کی مدد سے ان یہودیوں کو مزہ چکھا سکیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"دشمنی میں بھی مسلمان انسانیت کی سطح سے نیچے نہیں گرتا مجھے آئندہ ایسی بات میرے سامنے منہ سے نہ نکالنا جس سے مجھے یہ خیال آئے کہ تم ذہنی طور پر انسانیت کی سطح سے گر چکے ہو۔ یہ مشین انسانیت کو تباہ کر سکتی ہے اس لئے اسے بہرحال تباہ ہونا پڑے گا"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار سہم گیا۔

"آئی ایم سوری۔ بس ویسے ہی یہ بات منہ سے نکل گئی تھی"۔

بلیک زیرو نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"محتاط ہو کر بات کیا کرو تم جس پوزیشن میں ہو اس پوزیشن پر کام کرنے والے کو مذاق میں بھی بات کرتے ہوئے ہزار بار پہلے سوچنا پڑتا ہے"...... عمران نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا اور بلیک زیرو نے بے اختیار سر جھکا یا اور پھر مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا لائبریری کی طرف بڑھ گیا تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک رول شدہ نقشہ تھا عمران نے اس کے ہاتھ سے نقشہ لیا اور پھر اسے کھول کر اس پر جھک گیا۔

"یہ ہے کانڈا جزیرہ جسے لیڈیز آئی لینڈ کا نام دیا گیا ہے"...... عمران نے میز پر رکھے ہوئے قلمدان میں سے سرخ رنگ کا بال پوائنٹ اٹھا کر نقشے پر ایک جگہ دائرہ لگاتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے جو نقشے پر جھکا ہوا تھا اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب دیکھنا یہ ہے کہ اس جزیرے تک محفوظ صورت میں پہنچنے کے لئے کون سا راستہ استعمال کیا جائے"...... عمران نے کہا اور اس کے بعد اس نے اس جزیرے کے چاروں طرف نشانات لگانے شروع کر دیئے۔

"عمران صاحب میرا خیال ہے کہ سب سے محفوظ راستہ اس جزیرہ سراما سے ممکن ہو سکتا ہے"...... بلیک زیرو نے چند لمحے غور کرنے کے بعد کہا۔

"وہ کیوں جب کہ میرا خیال ہے کہ کیوبا سے زیادہ محفوظ طریقہ سے

www.paksociety.com
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

کانڈا پہنچا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ کیوبا سے کانڈا کے درمیان لامحالہ ایکریمیا کی بحری فورس چیکنگ کرتی ہو گی جب کہ سراما سے کانڈا کے درمیان فاصلہ اتنا نہیں ہے کہ یہاں کوئی چیکنگ پوائنٹ ہو سکے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ایکریمیا بحری فورس کی چیکنگ اوہ تمہارا آئیڈیا واقعی درست ہے میرے ذہن میں یہ بات ہی نہیں آئی تھی ایکریمیا چونکہ اس مشن میں براہ راست ملوث ہے اس لئے لامحالہ اس نے ہر طرف سخت ترین چیکنگ کے انتظامات بھی کر رکھے ہوں گے ہونہہ ٹھیک ہے واقعی یہی ایک جزیرہ سراما رہ جاتا ہے جہاں سے محفوظ طریقے سے آگے بڑھا جا سکتا ہے"...... عمران نے فوراً ہی بلیک زیرو کی بات کو تسلیم کرتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو کی آنکھوں میں مسرت کی چمک ابھر آئی۔

"انہوں نے اس جزیرے کے گرد بھی یقیناً حفاظتی انتظامات کر رکھے ہوں گے اور جزیرے کے اندر بھی اس لئے وہاں تک پہنچنے کے لئے کوئی خصوصی پلاننگ بھی کرنی ہو گی اور جزیرے کے اندر پہنچ کر تو اور زیادہ خطرہ بڑھ جائے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ظاہر ہے انہوں نے اس بار اس جزیرے کو صرف عورتوں کے لئے مخصوص کر کے مجھ سمیت پوری دنیا کے مرد سیکرٹ ایجنٹس کا راستہ تو پہلے ہی محدود کر دیا ہے باقی رہ گئیں لیڈیز سیکرٹ ایجنٹس تو وہاں موجود عورتوں کی چیکنگ کے بھی یقیناً خاص انتظامات ہوں گے

اس لئے یہ مشن سابقہ تمام مشنز سے زیادہ کٹھن بھی ہو گا اور منفرد بھی اسی لئے تو میں سوچ رہا تھا کہ سائنس دانوں کے روپ میں براہ راست لیبارٹری میں پہنچا جائے لیکن سپیشل سیکرٹری سے تمام اختیار لے کر اسرائیل کے حوالے کر دینے سے انہوں نے ہمارا یہ راستہ ہی روک دیا ہے لیکن اس کے باوجود اس پراجیکٹ کو بہر حال تباہ ہونا ہے"۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"سراما جزیرے پر بھی انہوں نے یقیناً کوئی نہ کوئی انتظام کر رکھا ہو گا کیونکہ یہ بات ان کے ذہن میں بھی آ سکتی ہے کہ اس جزیرے سے کانڈا تک آسانی سے پہنچا جا سکتا ہے اور جہاں تک میری معلومات ہیں جزیرہ سراما سمگلروں کی جنت کہلاتا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"انہوں نے تو نجانے کیا کیا کر رکھا ہو گا۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ہمیں یہاں بیٹھ کر کوئی پلاننگ کرنے کی بجائے جزیرہ سراما پہنچ کر وہاں کے حالات کو دیکھتے ہوئے آگے بڑھنا چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ ایکریمین بحری فورس کے اعلیٰ افسروں کو اغوا کر کے ان کے روپ میں آپ اور سیکرٹ سروس کے ممبرز اس جزیرے تک پہنچ جائیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں یہ بات چھپی نہیں رہے گی۔ ایکریمین بحری فورس کے پاس چیکنگ کے انتہائی جدید ترین آلات ہیں اور اس جزیرے کو جانے والے راستے پر وہ مزید چوکنا ہوں گے اس لئے ہم پھنس بھی سکتے ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر میز

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

پر موجود فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... جولیا کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

"تمام ممبرز کو ایک گھنٹے بعد دانش منزل کے میٹنگ ہال میں پہنچنے کا کہہ دو تاکہ ایک انتہائی اہم مشن کے سلسلے میں انہیں بریف کیا جائے۔ اس مشن میں صالحہ بھی بطور رکن سیکرٹ سروس شامل ہو گی اسے تم اپنے ساتھ لے کر میٹنگ روم میں پہنچو گی"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یہ مشن کیا ملک سے باہر ہے یا ملک کے اندر"۔ جولیا نے پوچھا۔

"ملک سے باہر ایکریمیا کے قریب ایک جزیرہ ہے وہاں مکمل ہونا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"جولیا اور صالحہ یہاں سے ٹیم کے ساتھ جائیں گی۔ جزیرہ سراما پہنچ کر وہاں جیسے حالات بھی ہوں گے ویسے ہی پلاننگ کر لی جائے گی۔ تم نے صالحہ کو خصوصی طور پر اس بات سے آگاہ کر دینا ہے کہ یہ اس کا ٹیسٹ کیس ہو گا۔ اگر اس کی کارکردگی قابل اطمینان رہی تو اسے آئندہ سیکرٹ سروس میں مستقل طور پر شامل کر لیا جائے گا ورنہ نہیں"...... عمران نے رسیور رکھ کر بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ممبرز کو اس مشن کے سلسلے میں کیا بتانا ہے"...... بلیک زیرو نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"لیڈیز آئی لینڈ کے بارے میں جو تفصیلات ہمیں معلوم ہیں اس کے ساتھ ساتھ اس پراجیکٹ کے بارے میں کہ یہ کس قدر تباہ کن ہے۔ باقی سپیشل سیکرٹری والی اور دوسری تمام تفصیلات گول کر جانا مزید بریف میں انہیں خود کر لوں گا"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ ابھی سے وہاں جا کر بیٹھیں گے"...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"ارے نہیں میں فلیٹ جاؤں گا اور پھر وہاں سے یہاں آؤں گا"...... عمران نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار فلیٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"مس جولیا کا فون آیا تھا وہ کہہ رہی تھیں کہ آپ جب بھی آئیں انہیں فون کر لیں"...... فلیٹ پہنچتے ہی سلیمان نے جولیا کا پیغام دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور سٹنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور جولیا کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے لیکن دوسری طرف سے انگیج ٹون ملنے پر اس نے فون کا ایک مخصوص نمبر پریس کیا اور رسیور رکھ دیا۔ فون میں ایسا سسٹم موجود تھا کہ جیسے ہی جولیا کے نمبر سے انگیج ٹون ختم ہوتی۔ فون میں مخصوص گھنٹی بج اٹھتی اور اس کے ساتھ ہی خود بخود جولیا کا نمبر بھی ڈائل ہو جاتا

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com

اس طرح بار بار ڈائل کرنے اور انگیج ٹون سننے کی زحمت سے فون کرنے والا بچ جاتا تھا اور وہی ہوا چند لمحوں بعد ہی مخصوص گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"فرمایئے کیسے فون کیا تھا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ بلکہ قدرے سرد لہجے میں کہا۔

"کون عمران بول رہے ہو"...... دوسری طرف سے جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"خالی عمران نہیں۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کہو مس جولیا نافٹز واٹر"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے۔ مرچیں کیوں چبا رہے ہو۔ کیا اپنی اماں بی سے جوتیاں کھا کر آ رہے ہو یا سلیمان نے تنخواہوں کی وصولی کا کوئی سخت نوٹس دے دیا ہے"...... دوسری طرف سے خلاف توقع جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ کو میرے ذاتی معاملات میں دخل دینے کا حق کس نے دیا ہے آپ فرمائیں کس لئے فون کیا تھا"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"ایک گھنٹے بعد دانش منزل پہنچ جانا۔ چیف نے وہاں ہنگامی میٹنگ کال کی ہے"...... جولیا نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔

"کس چیف کی بات کر رہی ہیں آپ"...... عمران نے اسی لہجے میں کہا لیکن دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا تھا اور عمران نے مسکراتے ہوئے کریڈل دبایا اور جولیا کے نمبر ایک بار پھر ڈائل کرنے شروع کر دیئے لیکن دوسری طرف سے ایک بار پھر انگیج ٹون سننے کے بعد اس نے وہی پہلے والا بٹن دوبارہ پریس کیا اور رسیور رکھ دیا۔ جولیا شاید دوسرے ممبرز کو اطلاع دینے کے لئے فون کر رہی تھی اس لئے انگیج ٹون سنائی دے رہی تھی لیکن چند لمحوں بعد دوبارہ وہی مخصوص گھنٹی بجی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... جولیا کی آواز سنائی دی۔

"حقیر فقیر پر تقصیر۔ بندہ نادان علی عمران"...... عمران نے بڑے مطمئن سے لہجے میں کہنا شروع ہی کیا تھا کہ دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا اور عمران کی گردان رک گئی۔

"اب خود کرے گی فون"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"سلیمان"...... عمران نے رسیور رکھ کر اونچی آواز میں سلیمان کو آواز دیتے ہوئے کہا اس کے لہجے میں سنجیدگی تھی۔

"جی صاحب"...... دوسرے لمحے سلیمان نے دروازے پر نمودار ہوتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا وہ عمران کے لہجے سے ہی اس کے موڈ کو سمجھ جاتا تھا۔

"تم نے ایک بار یہ کہا تھا کہ کوئی ایسا علاقہ اس دنیا میں ہونا

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

چاہیے جہاں صرف اور صرف عورتیں ہی ہوں اور تمہیں وہاں کی سیر کا موقع مل جائے یاد ہے یہ بات"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی ہاں یاد ہے"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"ایسا ایک علاقہ ٹریس ہو چکا ہے اس کا نام لیڈیز آئی لینڈ ہے۔ ایکریمیا سے قریب ایک انتہائی سرسبز و شاداب جزیرہ ہے۔ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم لے کر وہاں جا رہا ہوں۔ اگر تم نے جانا ہو تو مجھے بتا دو اس بار میں تمہیں بھی ساتھ لے جا سکتا ہوں"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کی اس پیش کش کا شکریہ۔ لیکن میں آپ کے ساتھ وہاں نہیں جانا چاہتا"...... سلیمان نے بھی اسی طرح سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیوں وجہ"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"وجہ تو میں نے بتا دی ہے"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"کون سی میں تمہاری بات نہیں سمجھا"...... عمران نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وجہ آپ خود ہیں۔ آپ کے ساتھ اس جزیرے میں جانے کا مطلب ہے کہ وہاں موجود عورتوں کو نظریں اٹھا کر دیکھنے تک کی بھی اجازت نہیں ہوگی۔ ایسی صورت میں وہاں جا کر میں کیا کروں گا"۔ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور عمران نہ چاہتے ہوئے بھی سلیمان

کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ تو اخلاقی فریضہ ہے کہ نامحرم عورتوں کے سامنے نظریں نیچی رکھی جائیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ درست کہہ رہے ہیں۔ اس اخلاقی فریضہ پر پابندی کے بعد وہاں جا کر میں کیا کروں گا۔ زمین پر اگی ہوئی گھاس پر تحقیق کروں گا یا زمین پر پڑے ہوئے پتھروں کی تاریخ پر ریسرچ کرتا رہوں گا اور مجھے ان دونوں میں سے کسی ایک کا بھی شوق نہیں ہے"...... سلیمان بھی آہستہ آہستہ پٹڑی سے اترتا جا رہا تھا۔

"اور اگر تمہیں اس اخلاقی فریضہ سے مستثنیٰ کر دیا جائے تو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کو یہ حق کس نے دیا ہے کہ آپ کسی اخلاقی فریضہ سے کسی کو مستثنیٰ کریں اور چونکہ آپ کو یہ حق ہی حاصل نہیں ہے اس لئے آپ ایسا کر بھی نہیں سکتے"...... سلیمان نے جواب دیا اور عمران کا ہاتھ بے اختیار سر پر پہنچ گیا کیونکہ سلیمان کی بات واقعی درست تھی۔ ظاہر ہے اخلاقی فریضہ تو بہرحال فریضہ ہی ہوتا ہے اس سے کسی کو مستثنیٰ نہیں کیا جا سکتا۔

"او کے تم جا سکتے ہو۔ میں نے سوچا تھا کہ تمہیں وہاں کی سیر کرا لاؤں لیکن اب کیا کیا جائے یہ تمہاری قسمت میں ہی نہیں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"آپ وہاں جا رہے ہیں"...... سلیمان نے کہا۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

"ہاں بتایا تو ہے کہ پوری سیکرٹ سروس سمیت جا رہا ہوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو میں آپ کی عدم موجودگی میں طاہر صاحب کو کہہ دوں کہ مس جولیا کے علاوہ باقی سیکرٹ سروس کے لئے نئی بھرتی کا اشتہار اخبار میں دے دیں"...... سلیمان نے اس بار قدرے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیوں"...... عمران نے واقعی نہ سمجھنے والی کیفیت میں کہا۔

"ضروری تو نہیں کہ آپ اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران میری طرح اخلاقی فریضوں کے پابند ہوں اور اس کے بعد واپسی ظاہر ہے ناممکن ہو جائے گی اس لئے نئی سیکرٹ سروس بھرتی کرنی پڑے گی"...... سلیمان نے جواب دیا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"بات تو تمہاری ٹھیک ہے۔ اس صورت میں بچنے کا کوئی طریقہ ہے"...... عمران نے پوری طرح لطف لیتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں ایک طریقہ ہے کہ آپ اور سارے سیکرٹ سروس کے ممبران پہلے شادی کر لیں اور پھر بیگمات سمیت وہاں جائیں"۔ سلیمان نے جواب دیا اور عمران اس بار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"پھر وہاں جا کر کیا کریں گے"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہی اخلاقی فریضے کی پابندی اور کچھ کرنے کے آپ قابل ہی نہ ہوں گے۔ ویسے میرا مشورہ یہی ہے کہ آپ وہاں جائیں ہی نہیں"...... سلیمان نے کہا۔

"وہ کیوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"آپ کا سارا کاروبار عقل کی بنیاد پر چلتا ہے یا مارشل آرٹ کی بنیاد پر۔ جہاں تک عقل کا تعلق ہے۔ عورت کے سامنے مرد کی عقل کام نہیں کرتی اور جہاں اتنی ساری عورتیں ہوں وہاں ظاہر ہے نتیجہ کیا نکلتا ہے اور جہاں تک مارشل آرٹ کے استعمال کا تعلق ہے تو عورتوں پر ہاتھ اٹھانا مارشل آرٹ میں جائز ہی نہیں ہے۔ اس لئے آپ وہاں جا کر سوائے ناکامی کے اور کچھ حاصل نہ کر سکیں گے"۔ سلیمان نے باقاعدہ دلائل دیتے ہوئے کہا۔

"واہ اسے کہتے ہیں عقلمندی۔ اگر تم کسی دشمن ملک کی سیکرٹ سروس کے چیف بن جاؤ تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کو سوائے قوالیاں کرنے کے اور کوئی کام نہ رہے گا۔ کیونکہ تم نے عورتوں کو مقابلے پر بھیج دینا ہے اور مسئلہ ختم"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور سلیمان بھی مسکراتا ہوا واپس چلا گیا۔ عمران نے گھڑی دیکھی اور رسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"آغا سلیمان پاشا کی عقلمندی کا شکار علی عمران بول رہا ہوں"۔ عمران نے رسیور اٹھاتے ہی کہا۔

"یہ بتاؤ کہ پہلے تم نے فون کرتے وقت سرد اور سخت لہجہ کیوں اپنایا تھا۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ میں تمہاری ملازمہ ہوں"...... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ملازموں سے سخت لہجہ اختیار کرنے والے کو آج کل لیبر کورٹ کے چکر لگانے پڑتے ہیں اس لئے ملازموں سے تو انتہائی نرم لہجہ ہی کام

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

دیتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم نے کیا سمجھ کر اس لہجے میں بات کی تھی"...... جولیا نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے باس سے ہی ایسا لہجہ اختیار کیا جا سکتا ہے تاکہ ماتحت کی خودی بلند رہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"میں تمہاری باس کیسے ہو گئی"...... اس بار جولیا کے لہجے میں شوخی تھی۔

"چلو اگر گرائمر کے لحاظ سے باس غلط ہے تو باسی کہہ دیتا ہوں۔ لیکن یہ تمہاری وجہ سے کہہ رہا ہوں۔ ورنہ میرے لئے تو تم باسی نہیں بلکہ تروتازہ ہو"...... عمران نے جواب دیا اور جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اس تعریف کا شکریہ اور یہ سن لو کہ مجھے تمہارا یہی لہجہ اچھا لگتا ہے آئندہ اگر مجھ سے اجنبی لہجے میں بات کی تو گولی پہلے ماروں گی بات بعد میں کروں گی"...... جولیا نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"گولی مارنے کے بعد بات کرنے کے لئے سلیمان بچ جائے گا اور سلیمان اب اتنا عقلمند ہو گیا ہے کہ میں اس کے سامنے لاجواب ہو جاتا ہوں۔ اس کی عقل حریرہ بادام کھا کھا کر تیز ہوتی جا رہی ہے اس لئے بہتر ہے کہ تم مجھ سے ہی بات کرتی رہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں میٹنگ میں جا رہی ہوں۔ فوراً آ جاؤ اور سنو ایک بات پیشگی

بتا دوں کہ صالحہ پہلی بار ہمارے ساتھ بطور رکن جا رہی ہے اور میں چاہتی ہوں کہ تم اور وہ صحیح سلامت واپس آؤ"...... دوسری طرف سے جولیا نے تیز تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران کا جواب سنے بغیر رسیور رکھ دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جولیا پیش بندی کے طور پر ایسا کہہ رہی ہے۔ اس نے رسیور رکھا اور پھر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کے لبوں پر شرارت بھری مسکراہٹ تیر رہی تھی۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

کاسٹر نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کاسٹر بول رہا ہوں مادام روزی سے بات کراؤ"...... کاسٹر نے سخت اور سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو روزی بول رہی ہوں ۔ کیا بات ہے کیوں فون کیا ہے"...... چند لمحوں بعد ایک نسوانی مترنم اور گرمجوش سی آواز سنائی دی۔

"تم نے بتایا نہیں کہ تم یہاں آ رہی ہو یا میں وہاں آؤں ۔ میں انتظار کرتے کرتے سوکھ گیا ہوں"...... کاسٹر نے انتہائی بے تکلفانہ

لہجے میں کہا۔

"کیوں کیا سراما میں تمہیں کوئی لڑکی نظر نہیں آئی ۔ وہاں تو ایک سے ایک ملکہ حسن موجود ہے"...... اس بار روزی نے کھلکھلا کر ہنستے ہوئے کہا۔

"پھر وہی باتیں جب تمہیں معلوم ہے کہ میں کسے پسند کرتا ہوں تو پھر ایسی فضول باتیں کیوں کرتی ہو"...... کاسٹر نے فیصلے لہجے میں کہا۔

"یہ تم پر مجھ سے ملنے کا دورہ سراما پہنچ کر کیوں پڑ گیا ہے ۔ اس سے پہلے ایکریمیا میں تو تمہیں میرا کبھی خیال بھی نہ آیا ہو گا"...... روزی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس وقت مجھے معلوم ہی نہیں تھا کہ تم کہاں ہو اور اب جبکہ معلوم ہو گیا ہے اور اب فاصلہ بھی زیادہ نہیں ہے تو پھر تم جانتی ہو کہ مجھ پر کیا گزر رہی ہو گی"...... کاسٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہیں تو تمہارے باس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی سرکوبی کے لئے بھیجا ہے ۔ تم اس کی بجائے دوسرے سلسلے میں پڑنا چاہتے ہو"...... روزی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ان کی فکر نہ کرو اول تو ان کے یہاں آنے سے پہلے ہی مجھے ان کی آمد کی اطلاع مل جائے گی اور پھر وہ یہاں دوسرا سانس نہ لے سکیں گے اور اگر نہ بھی ہوئی تو یہاں میرے گروپ نے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں ۔ ہر اجنبی کو باقاعدہ چیک کیا جا رہا ہے وہ یہاں آنے کے بعد میری نظروں سے نہیں بچ سکتا اور جیسے ہی وہ نظروں میں آیا دوسرا لمحہ

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

اسے نصیب ہی نہ ہو گا لیکن اب وہ کب آتا ہے۔ آتا بھی ہے یا نہیں۔ اس بارے میں مجھے معلوم نہیں اور میں ظاہر ہے اتنا عرصہ بیکار بیٹھ کر مکھیاں مارنے سے تو رہا تم یہاں آجاؤ تو بھرپور تفریح رہے گی یا پھر مجھے اپنے پاس آنے دو۔ جب میری یہاں ضرورت ہو گی میں واپس آجاؤں گا"...... کاسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں تو تم کسی صورت بھی نہیں آسکتے یہ تو طے ہے لیکن میں بھی زیادہ عرصہ جزیرے سے غیر حاضر نہیں رہ سکتی اور تمہاری عادت میں جانتی ہوں کہ تم نے جب تک سراما میں رہنا ہے مجھے واپس نہیں جانے دینا اس لئے سوری"...... روزی نے کہا۔

"میں اتنا بھی احمق نہیں ہوں جتنا تم سمجھ رہی ہو۔ مجھے معلوم ہے کہ حالات کیا ہیں اس لئے میں وعدہ کرتا ہوں کہ تم جس وقت چاہو واپس جا سکو گی میں تمہیں قطعی نہ روکوں گا"...... کاسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے وعدے کا کیا اعتبار"...... روزی نے بڑے شگفتہ لہجے میں کہا۔

"مجھ پر اعتبار کرو روزی"...... کاسٹر نے کہا۔

"او کے آجاتی ہوں۔ اب تمہارے جیسے آدمی کی دعوت بھی تو رد نہیں کی جا سکتی"...... اس بار روزی نے ہنستے ہوئے کہا تو کاسٹر کے چہرے پر یکلخت بے پناہ مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"شکریہ بس فوراً آجاؤ"...... کاسٹر نے بڑے بے چین سے لہجے میں

کہا۔

"فوراً نہیں دو گھنٹے بعد تم سے ملاقات ہو گی۔ مجھے سراما آنے سے پہلے یہاں کچھ خصوصی انتظامات کرنے ہوں گے۔ تم کون سے ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے ہو"...... روزی نے کہا۔

"راسنی میں کمرہ نمبر آٹھ دوسری منزل"...... کاسٹر نے جواب دیا۔

"او کے بس تم کمرے میں رہنا میں کسی بھی وقت پہنچ جاؤں گی"...... روزی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور کاسٹر نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اس نے جھٹکے سے ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کاسٹر کا لہجہ بے حد خشک تھا۔

"رانگر بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"اوہ یس باس میں کاسٹر بول رہا ہوں"...... کاسٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تیار ہو جاؤ کاسٹر۔ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت پاکیشیا سے وینزویلا کے لئے روانہ ہو گیا ہے اور اس کے وینزویلا جانے سے ہی ظاہر ہے کہ وہاں سے سراما ہی پہنچے گا۔ ویسے میں نے وینزویلا میں اپنے خاص ایجنٹوں کو ہوشیار کر دیا ہے۔ وہ وہاں اس کی نگرانی کریں گے اور پھر وہ جس طرف بھی گیا وہ مجھے اطلاع دے دیں گے۔ ویسے مجھے سو فیصد یقین ہے کہ وہ سراما پہنچے گا"...... رانگر نے کہا۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

"کب روانگی ہوئی ہے اس کی پاکیشیا سے" ...... کاسٹر نے خشک لہجے میں پوچھا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی فلائٹ پاکیشیا سے روانہ ہوئی ہے"۔ راگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اگر وہ ویزویلا پہنچتے ہی دوسری پرواز سے سراما آیا تب بھی کل شام تک ہی پہنچ سکے گا اس سے پہلے تو کسی صورت بھی نہیں پہنچ سکتا" ...... کاسٹر نے کہا۔

"ہاں لیکن تم نے پوری طرح ہوشیار رہنا ہے" ...... راگر نے کہا

"کیا وہ اصل شکل میں آرہا ہے" ...... کاسٹر نے پوچھا۔

"وہاں سے روانگی کے وقت تو وہ اصل شکل میں تھا۔ اس کے ساتھ دو عورتیں اور آٹھ مرد ہیں۔ ایک عورت سوئس نژاد ہے جب کہ دوسری ایشیائی ہے مردوں میں سے ایک ایکریمیائی سیاہ فام ہے جب کہ باقی افراد ایشیائی ہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ ویزویلا پہنچ کر وہ میک اپ کرے یا پھر اس شکل میں ہی سراما پہنچ کچھ کہا نہیں جا سکتا" ...... راگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کے ایجنٹ تو بہرحال نگرانی کر رہے ہوں گے۔ وہ جس میک اپ میں بھی ویزویلا سے سراما کے لئے روانہ ہو وہ آپ کو بتا دیں گے آپ مجھے بتا دیں۔ اس کے بعد جیسے ہی یہ لوگ سراما پہنچیں گے انہیں ایئرپورٹ پر ہی گولیوں سے اڑا دیا جائے گا" ...... کاسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے میں بتا دوں گا" ...... راگر نے جواب دیا۔

"آپ سپیشل ٹرانسمیٹر پر کال کریں گے کیونکہ اب جب تک یہ مشن مکمل نہیں ہو جاتا میں انتظامات کے سلسلے میں مسلسل حرکت میں رہوں گا" ...... کاسٹر نے پیش بندی کرتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ روزی شام کو آرہی ہے اور روزی کے ساتھ اسے نائٹ کلب بھی اٹنڈ کرنے پڑیں گے اس لئے اس نے سپیشل ٹرانسمیٹر کی بات کی تھی۔

"ٹھیک ہے" ...... راگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور کاسٹر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"شکر ہے کل شام پہنچے گا یہ عمران۔ اگر آج پہنچ جاتا تو خواہ مخواہ بدمزگی ہوتی" ...... کاسٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر کرسی سے اٹھ کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ ہوٹل سے باہر پبلک فون بوتھ سے اپنے نمبر ٹو جیمز کو فون کرنے جا رہا تھا اس کی عادت تھی کہ مشن کے سلسلے میں وہ ہمیشہ فون پبلک فون بوتھ سے ہی کیا کرتا تھا۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com

جیٹ طیارے کی آرام دہ نشستوں پر عمران سمیت پوری سیکرٹ سروس موجود تھی۔ چونکہ اس بار جولیا کے ساتھ صالحہ بھی تھی اس لئے جولیا حسب عادت عمران کے ساتھ بیٹھنے کی بجائے صالحہ کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی جب کہ عمران کے ساتھ جوانا بیٹھا ہوا تھا۔ چونکہ ویزو یلانک جہاز نے انتہائی طویل پرواز کرنی تھی اس لئے عمران نے جہاز کے فضا میں اٹھتے ہی حسب عادت نشست سے سر ٹکایا اور آنکھیں بند کر کے خراٹے لینے شروع کر دیئے۔ جوانا ایک رسالہ کھولے اس کے سرسری مطالعے میں مصروف تھا۔ عمران اور جوانا کی عقبی نشستوں پر صفدر اور کیپٹن شکیل بیٹھے ہوئے تھے جب کہ ان کے پیچھے تنویر اور چوہان اور اس طرح ترتیب سے اس کے بعد خاور اور صدیقی بیٹھے تھے سب سے آخر میں نعمانی تھا۔ جب کہ جولیا اور صالحہ دوسری رو میں تھیں۔ جہاز کے باقی مسافر بھی یا تو آنکھیں بند کے

ہوئے تھے یا پھر رسائل وغیرہ پڑھنے میں مصروف تھے۔

"عمران صاحب تو اس طرح خراٹے لے رہے ہیں جیسے صدیوں سے جاگتے رہے ہوں"...... اچانک صفدر نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں تو خود حیران ہوں کہ ماسٹر کو اتنی جلدی اتنی گہری نیند کیسے آ جاتی ہے۔ آنکھیں بند کرتے ہی انہوں نے خراٹے لینے شروع کر دیئے ہیں"...... جوانا نے گردن موڑ کر عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر اور کیپٹن شکیل سے کہا اور وہ دونوں جوانا کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ عمران صاحب واقعی سو رہے ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے بغیر نیند کے کوئی خراٹے کیسے لے سکتا ہے اور وہ بھی اس طرح مسلسل"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اور کوئی لے سکتا ہو یا نہ۔ لیکن عمران صاحب کے گلے میں شاید کوئی خود کار مشین نصب ہے کہ ادھر اس کا بٹن دباتے ہیں ادھر خراٹوں کا ٹیپ چلنا شروع ہو جاتا ہے اور یہ ٹیپ شاید سالوں بھی اسی طرح چلتا رہ سکتا ہے"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لیکن اس کا ماسٹر کو فائدہ کیا ہوتا ہے"...... جوانا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ یکسوئی سے پلاننگ کر لیتے ہیں۔ اب بھی مجھے یقین ہے کہ

خراٹوں کی مشین آن کر کے وہ کسی گہری پلاننگ میں مصروف ہوں گے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"ظاہر ہے اب پلاننگ تو کرنی ہی پڑے گی۔ کیونکہ مس صالحہ جو ساتھ ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"توبہ توبہ قیامت واقعی نزدیک آ گئی ہے کس قدر نظر باز ہو گئے ہیں یار لوگ کہ دماغ کے اندر خیالات تک کو باہر بیٹھے چیک کر لیتے ہیں"...... اچانک عمران کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے ایک بار پھر خراٹے شروع ہو گئے اور صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں بے اختیار ہنس پڑے لیکن جوانا اس طرح حیرت سے عمران کو دیکھنے لگا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ یہ آواز عمران کی ہی تھی۔

"ماسٹر آپ واقعی جاگ رہے ہیں"...... آخر کار جوانا سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑا۔

"جاگنا تو پڑتا ہے ورنہ زمانہ قیامت کی چال چل جاتا ہے"۔ عمران نے ایک لمحے کے لئے خراٹے بند کر کے جواب دیا اور خراٹے پھر شروع ہو گئے۔

"لیکن اگر آپ واقعی جاگ رہے ہیں تو پھر یہ خراٹے کیوں لے رہے ہیں اس سے کیا فائدہ"...... جوانا واقعی حیران ہو رہا تھا شاید اس کے سامنے عمران کی یہ حیرت انگیز صلاحیت پہلی بار آئی تھی کہ جاگتا ہوا آدمی اس تواتر سے خراٹے لے رہا ہو۔

"تاکہ گلے کی گراریوں کو زنگ نہ لگ جائے"...... عمران نے

آنکھیں کھولتے ہوئے جواب دیا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید بات ہوتی ایک ایئر ہوسٹس عمران کے قریب آ کر رکی۔

"آپ کا نام علی عمران ہے"...... ایئر ہوسٹس نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"والدین نے بچپن میں تو یہی نام رکھا تھا۔ اب بدل دیا ہو تو میں کہہ نہیں سکتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ کا فون ہے"...... ایئر ہوسٹس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور آگے بڑھ گئی۔ فون کا سن کر عمران کے چہرے پر یکلخت سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ سیٹ سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا پائلٹ کیبن کی سائیڈ پر بنے ہوئے فون روم کی طرف بڑھ گیا۔

"یس علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"طاہر بول رہا ہوں عمران صاحب"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے۔ خیریت"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایئر پورٹ پر آپ کی باقاعدہ نگرانی ہوتی رہی ہے۔ ٹائیگر آپ کے ساتھ ایئر پورٹ گیا تھا۔ آپ کی فلائٹ کی روانگی کے کچھ دیر بعد اس نے مجھے فون کیا اور اس نے مجھے بتایا کہ ایک ایکریمین ہوائی کمپنی میں افسر ہے نے فون پر آپ کے اور آپ کے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

ساتھیوں کے بارے میں تفصیلی رپورٹ کسی باس کو دی ہے۔ ٹائیگر کا ایک دوست وہاں ایئر پورٹ پر کام کرتا ہے۔ فلائٹ کی روانگی کے بعد ٹائیگر اس سے ملنے چلا گیا۔ اس کے قریب ہی ایک فون پر وہ آدمی بات کر رہا تھا اس نے جب آپ کا نام لیا تو ٹائیگر چونک پڑا اور پھر اس نے جو باتیں سنیں اس کے مطابق وہ آدمی کسی باس کو یہ اطلاع دے رہا تھا کہ آپ اپنے ساتھیوں سمیت ویز ڈیلا جانے والی فلائٹ پر سوار ہوئے ہیں۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ آپ کے ساتھ دو لڑکیاں جن میں ایک سوئس اور ایک مقامی لڑکی ہے اور آٹھ مرد جن میں ایک ایکریمین سیاہ فام اور سات مقامی مرد شامل ہیں۔ جب بات چیت ختم ہو گئی تو ٹائیگر نے فوری طور پر پبلک فون بوتھ سے مجھے فون کیا اور یہ ساری تفصیل بتائی تو میں نے ٹائیگر کو کہہ دیا کہ وہ اس آدمی کو اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچا دے اور میں خود اسی وقت رانا ہاؤس پہنچ گیا تاکہ اس آدمی سے مزید پوچھ گچھ کی جا سکے۔ ٹائیگر اسے میری توقع سے بھی بہت پہلے لے آیا۔ وہاں میں نے اس سے جو معلومات حاصل کی ہیں اس کے مطابق اس آدمی کا تعلق ایکریمیا کی ایک خفیہ ایجنسی سے ہے جو معلومات حاصل کرنے تک محدود ہے اور اس کے باس جس کا نام اس نے رابرٹ بتایا تھا نے کچھ روز پہلے پاکیشیا میں موجود اپنے آدمیوں کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ آپ کی نگرانی کریں اور اگر آپ اکیلے یا ساتھیوں کے ساتھ کسی فلائٹ پر جائیں تو فوراً اسے اطلاع کریں۔ یہ آدمی آپ کو اچھی طرح پہچانتا تھا چنانچہ اس نے جب آپ کو اور آپ کے ساتھیوں

کو دیکھا تو اس نے آپ کی روانگی کے بعد باس کو اطلاع کر دی۔ میں رانا ہاؤس سے ہی بات کر رہا ہوں"...... طاہر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ مخالفوں کو پہلے سے ہی معلومات مل گئی تھیں کہ ہم اس مشن پر کام کریں گے۔ میرا خیال ہے مار کوئیس کی ہلاکت کے بعد انہیں اطلاع ملی ہو گی۔ بہرحال ٹھیک ہے تم نے اچھا کیا کہ مجھے فوری اطلاع کر دی۔ اب میں ہوشیار رہوں گا۔ خدا حافظ"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ مڑا اور فون روم کا دروازہ کھول کر باہر آگیا۔

"کس کا فون تھا عمران صاحب"...... صفدر نے عمران کے سیٹ پر بیٹھتے ہی پوچھا۔

"کوئی خاتون تھیں۔ آہیں بھر رہی تھیں کہ ہجر و فراق کے یہ طویل لمحات کیسے گزریں گے۔ میں نے اسے مشورہ دیا ہے کہ وہ پاکیشیائی ٹی وی باقاعدگی سے دیکھنا شروع کر دے۔ پھر اسے آہیں بھرنے کی ضرورت نہ رہے گی اور ہجر و فراق کے یہ لمحات بھی ہنستے ہوئے گزر جائیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اس کے چہرے پر موجود سنجیدگی کے تاثرات یکلخت غائب ہو گئے تھے۔

"تو آپ اسے ساتھ لے آتے"...... صفدر نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر تمہاری کارکردگی صفر ہو جاتی اور میں یہ بھی نہ چاہتا تھا"۔

عمران نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیا۔

"میری کارکردگی کا اس خاتون سے کیا تعلق۔ اس نے آپ کو فون کیا ہے تو ظاہر ہے آپ کے لئے ہی آہیں بھر رہی ہوگی"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر ایس ایس میرا نام ہے تو پھر ایسا ہی ہوگا"...... عمران نے جواب دیا۔

"ایس ایس کیا مطلب۔ یہ کیسا نام ہے"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

"صفدر سعید کا مخفف ایس ایس ہی بنتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"پھر آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے عمران صاحب اس نے ایس ایس نہیں ایس او ایس کہا ہوگا اور ایس او ایس کے بارے میں آپ جانتے ہیں کہ مدد کے لئے پکارتے ہوئے کہا جاتا ہے اور وہ آپ سے ہی مدد مانگ رہی تھی"...... صفدر نے جواب دیا تو اس بار کیپٹن شکیل کے ساتھ ساتھ عمران بھی ہنس پڑا۔

"گڈ اس کا مطلب ہے کہ تمہارا دماغ ہجر و فراق میں زیادہ کام کرنے لگتا ہے۔ پھر تو ٹھیک ہے بھرتی رہے آہیں"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ کس کا فون ہو سکتا ہے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کس کا ہو سکتا ہے"...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"سیدھی سی بات ہے۔ ہم مشن پر جا رہے ہیں اور اس بارے میں صرف چیف کو ہی علم ہے اس لئے یہاں فون چیف ہی کر سکتا ہے اور کس نے کرنا ہے"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا تو صفدر کے چہرے پر ہلکی سی شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"بات تو واقعی سیدھی سادھی ہے"...... صفدر نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"اتنی بھی سیدھی نہیں ہے جتنی تم سمجھ رہے ہو۔ اگر اتنی ہی سیدھی ہوتی تو وہ محترمہ آہیں بھرنے کی بجائے دوسری فلائٹ پر ہم سے پہلے ویزویلا پہنچ کر تمہارا استقبال کر رہی ہوتیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اور اب عمران صاحب کی بات سننے کے بعد میں یہ بھی بتا سکتا ہوں کہ چیف نے فون پر کیا کہا ہے"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ چلو یہ اندازہ تو واقعی لگ سکتا ہے کہ فون چیف نے کیا ہوگا لیکن بات چیت کا تمہیں کیسے علم ہو سکتا ہے"...... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی سیدھی سی بات ہے۔ عمران صاحب نے ویزویلا میں استقبال کی بات کی ہے اور چیف کو براہ راست جہاز میں ہی فون کرنا پڑا ہے تو اس کا سیدھا سا مطلب یہ ہے کہ چیف نے عمران صاحب کو

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

آگاہ کیا ہے کہ ہمارے مخالفوں کو ہماری روانگی کے بارے میں علم ہو گیا ہے اور وہ ویزوویلا میں ہمارے استقبال کے لئے موجود ہوں گے"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر اس انداز میں کیپٹن شکیل کو دیکھنے لگا جیسے اسے اس کی ذہانت پر رشک آرہا ہو۔

"میرا خیال ہے تمہارا نام کیپٹن شکیل کی بجائے کیپٹن عقیل ہونا چاہئے تھا۔ بہرحال مجھے واقعی تمہاری عقلمندی پر فخر محسوس ہو رہا ہے۔ چیف نے واقعی یہی بات کہی ہے"...... عمران نے بھی تحسین آمیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مختصر طور پر طاہر کی بتائی ہوئی بات دوہرا دی۔

"تو پھر آپ نے اب کیا پلاننگ کی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"آسان سی پلاننگ ہے کہ ہم براہ راست ویزوویلا جانے کی بجائے راستے میں ہی ڈراپ ہو جائیں گے اور پھر میک اپ اور دوسرے کاغذات کی مدد سے کسی اور ذریعے سے ویزوویلا جائیں گے"۔ عمران نے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب ایک بات اب تک میری سمجھ میں بھی نہیں آئی حالانکہ میں نے اس پر بے حد غور کیا ہے۔ دانش منزل کے میٹنگ ہال میں چیف نے اس مشن کے بارے میں جو تفصیلات بتائی تھیں۔ اس کے مطابق تو اس لیڈیز آئی لینڈ میں کوئی مرد کسی بھی صورت داخل ہی نہیں ہو سکتا اور شاید اسی لئے چیف نے اس مشن میں جولیا کے ساتھ مس صالحہ کو بھی شامل کیا ہے تاکہ وہ دونوں عورتیں ہونے کی

حیثیت سے کسی بھی میک اپ میں اس جزیرے میں داخل ہو سکیں لیکن پھر ہم سب کو انہوں نے کیوں ساتھ بھیجا ہے ہم وہاں جب داخل ہی نہ ہو سکیں گے تو پھر کیا کریں گے"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"یہ سیدھی سی بات میں بتا دیتا ہوں"...... اس بار صفدر نے کہا تو کیپٹن شکیل چونک کر صفدر کی طرف دیکھنے لگا عمران کے لبوں پر بھی مسکراہٹ ابھر آئی۔

"کیا"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"سیدھی سی بات ہے۔ جزیرے پر عورتیں صرف انتظامی اور حفاظتی اقدامات کے لئے رکھی گئی ہیں۔ اس لیبارٹری میں ظاہر ہے ساری عورتیں نہیں ہو سکتیں۔ مرد سائنس دان ہوں گے اور ہمارا مشن بھی اس لیبارٹری سے ہی متعلق ہے اس لئے جولیا اور صالحہ بھی وہاں جا کر یہی معلوم کریں گی کہ یہ مرد سائنس دان اس جزیرے سے کیسے باہر آتے اور جاتے ہیں اور کب اور ان کے بارے میں کیا تفصیلات ہو سکتی ہیں۔ اس طرح ہم ان مرد سائنس دانوں کے روپ میں لیبارٹری پہنچ سکتے ہیں یا دوسری صورت یہ ہے کہ جزیرہ سراما پہنچ کر اس امر کا سراغ لگایا جائے کیونکہ اس جزیرے کے بارے میں جو تفصیلات بتائی گئی ہیں اس کے مطابق لیڈیز آئی لینڈ سے جو بھی باہر آتا ہو گا وہ پہلے اس جزیرے پر آتا ہو گا اور شاید اس جزیرے سے ہی لیبارٹری کے لئے مطلوبہ سامان اور لیڈیز آئی لینڈ کے لئے سامان،

www.paksociety.com
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
paksociety.com

خوراک، ادویات اور دوسری چیزیں سپلائی کی جاتی ہوں گی۔ اس طرح وہاں سے سراغ لگایا جا سکتا ہے"...... صفدر نے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم نے واقعی بہت جلد بدلہ چکا دیا ہے"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر بھی ہنس پڑا۔

"میرا خیال ہے کہ مجھے دوبارہ آنکھیں بند کر کے اپنے گلے کی گراریوں کو چالو کر دینا چاہیے کیونکہ جہاں اتنے بڑے بڑے عقلمند موجود ہوں وہاں میں صرف یہی کام کر سکتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس بار صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں ہی ہنس پڑے۔

"ماسٹر اس سراماجیرے کی بات ہو رہی ہے جو ایکریمیا کی ریاست فلوریڈا سے قریب ہے"...... جوانا نے اچانک کہا تو عمران سمیت صفدر اور کیپٹن شکیل اسے چونک کر دیکھنے لگے۔

"ہاں کیوں"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"آپ نے چونکہ مجھے کچھ نہیں بتایا تھا اس لئے مجھے پہلے معلوم نہ تھا کہ آپ سراماجیرے پر مشن مکمل کرنے جا رہے ہیں۔ سراماجیرے پر میں ماسٹر کلرز کے زمانے میں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں بار جا چکا ہوں اور وہاں کے بڑے بڑے گینگسٹروں سے بھی ذاتی طور پر واقف ہوں بلکہ ان میں بہت سے تو میرے ذاتی دوست بھی ہیں۔ وہاں ان کے ذریعے ہمیں جہاں ہر قسم کی سہولیات مہیا ہو سکتی ہیں وہاں ہمیں

ہمارے مطلب کی معلومات بھی مل سکتی ہیں"...... جوانا نے جواب دیا۔

"گڈ۔ یہ تو واقعی اچھی خبر ہے۔ مجھے خیال نہ تھا کہ تم وہاں جاتے رہتے ہو گے ورنہ میں یقیناً پاکیشیا سے پہلے فون پر رابطے کر کے سیٹنگ کر لیتا بہرحال اب پہلے ایسا ہی کریں گے۔ ہم اب وینزویلا کی بجائے راستے کے پہلے سٹاپ مصر میں ہی ڈراپ ہو جائیں گے اور پھر وہاں سے آگے جانے کی پلاننگ کریں گے۔ مصر میں ایسے افراد موجود ہیں جو ہماری اس معاملے میں مدد کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا اور صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"باقی ساتھیوں تک یہ بات پہنچا دو تاکہ وہ بھی تیار رہیں"۔ عمران نے کہا اور صفدر نے مڑ کر اپنے پیچھے بیٹھے ہوئے ساتھیوں سے بات کرنی شروع کر دی۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com

سیاہ رنگ کی کار خاصی تیز رفتاری سے جزیرہ سراما کی مین روڈ پر آگے بڑھی چلی جارہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر کاسٹر تھا جب کہ اس کے ساتھ مادام روزی بیٹھی ہوئی تھی۔ روزی خاصی خوبصورت اور پرکشش لڑکی تھی۔ اس کے جسم پر شوخ رنگ کا سکرٹ تھا۔ مادام روزی تھوڑی دیر پہلے ہی کاسٹر کے پاس پہنچی تھی اور اب وہ دونوں سراما کے ایک ہوٹل میں رات کا کھانا کھانے جارہے تھے۔ کیونکہ روزی کو اس ہوٹل کا کھانا بے حد پسند تھا اور ان کے پروگرام میں نائٹ کلب کا شو دیکھنا بھی شامل تھا۔ کاسٹر کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کیا بات ہے کاسٹر میں نے محسوس کیا ہے کہ تم مجھے بلاتے وقت تو بے حد خوش تھے لیکن اب تمہارے چہرے پر اس جوش کا فقدان ہے میں نے پہلے بھی پوچھنے کا سوچا تھا لیکن پھر دوسری باتوں میں مجھے اس کا

خیال نہیں رہا تھا"...... روزی نے کاسٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں تو ویسے ہی پرجوش ہوں لیکن باس نے تمہارے آنے سے پہلے فون کر کے مجھے ذہنی طور پر الجھا دیا ہے اس لئے تمہیں ایسا محسوس ہو رہا ہے۔ ویسے فکر مت کرو اب تمہیں شکایت نہ ہو گی"...... کاسٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہوئی ہے مجھے بتاؤ"...... روزی نے چونک کر پوچھا۔

"پہلے وعدہ کرو کہ یہ بات سنتے ہی تم فوراً واپس نہیں چلی جاؤ گی"...... کاسٹر نے کہا تو روزی کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی اہم ترین بات ہے۔ جلدی بتاؤ۔ تم نے تو مجھے شدید پریشان کر دیا ہے"...... روزی نے اس بار انتہائی بے چین اور سخت لہجے میں کہا۔

"ارے ارے اتنی بھی اہم بات نہیں ہے۔ دراصل میں چاہتا تھا کہ تم لمبے عرصے تک یہاں رہو۔ لیکن اب شاید کل تمہیں جانا پڑے اس لئے میں سوچ رہا تھا۔ بہرحال بات صرف اتنی ہے کہ جب میں نے تمہیں فون کیا تو تھوڑی دیر بعد باس کا فون آگیا۔ اس نے بتایا کہ اسے اطلاع مل گئی ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت پاکیشیا سے ویزوویلا کے لئے روانہ ہو گیا ہے اور باس کے خیال کے مطابق اس کا ویزوویلا جانے کا مطلب یہی ہے کہ وہ وہاں سے یہاں پہنچے گا۔ چنانچہ اس نے مجھے ہوشیار رہنے کے لئے کہا۔ میرے پوچھنے پر باس نے بتایا کہ فلائٹ

کو پاکیشیا سے روانہ ہوئے زیادہ دیر نہیں ہوئی۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ اگر جلد از جلد بھی یہاں پہنچیں تب بھی وہ کل رات سے پہلے یہاں نہیں پہنچ سکتے۔ اس لئے کل رات تک تو ہم ویسے بھی فارغ ہیں۔ اس کے علاوہ باس نے بتایا ہے کہ ویزوویلا میں بھی ایجنٹوں کو الرٹ کر دیا گیا ہے۔ وہ وہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی کریں گے اور اگر وہ وہاں سے یہاں آنے کے لئے روانہ ہوئے تو ہمیں فلائٹ اور اس کے ساتھ ساتھ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں مکمل تفصیلات بھی مل جائیں گے۔ اس کے بعد ان کا خاتمہ ایئرپورٹ پر ہی کر دیا جائے گا۔ بس اتنی سی بات ہے"...... کاسٹر نے جلدی سے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ انتہائی اہم بات ہے کاسٹر۔ اس کا مطلب ہے کہ جس خطرے کے لئے ایکریمیا اور اسرائیل کی حکومت پریشان تھی وہ اب سر پر پہنچ چکا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ تمہارا ٹکراؤ ابھی اس شیطان سے نہیں ہوا اس لئے تم اسے عام سا ایجنٹ سمجھ رہے ہو۔ عمران اگر اتنی آسانی سے مارا جا سکتا جتنی آسانی سے تم سمجھ رہے ہو تو نجانے اب تک کئی ہزار بار مارا جا چکا ہوتا۔ وہ حد درجہ شاطر آدمی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس نے ٹکٹیں تو ویزوویلا کے لئے ہی لی ہوں گی لیکن وہ اچانک راستے میں ہی کہیں ڈراپ ہو جائے گا تاکہ اگر کوئی وہاں نگرانی کر رہا ہو تو اسے ڈاج دیا جا سکے۔ اس کے بعد وہ ایسا غائب ہو گا کہ اسے تلاش کرنا ناممکن نہیں تو اتنا آسان بھی نہیں رہے گا"...... روزی نے انتہائی

سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"دیکھا میں اسی لئے تمہیں نہ بتا رہا تھا کہ تم خواہ مخواہ سنجیدہ ہو جاؤ گی۔ جب وہ آئے گا پھر دیکھا جائے گا اور پھر وہ یہاں آ رہا ہے۔ تمہارے جزیرے پر تو نہیں پہنچ رہا کہ تم اس قدر پریشان ہو گئی ہو"...... کاسٹر نے کہا۔

"سوری کاسٹر کار کو سیدھا ہیلی پیڈ پر لے چلو۔ میں نے فوری واپس جانا ہے۔ چلو موڑو کار"...... روزی نے پہلے سے زیادہ سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب تم اس قدر بزدل ہو"...... کاسٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم میری پوزیشن نہیں سمجھ سکتے کاسٹر۔ کار موڑو۔ میں تمہیں تفصیل بتا دوں گی لیکن کار موڑو"...... روزی نے اس بار تلخ لہجے میں کہا تو کاسٹر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کار کو سائیڈ پر کیا اور پھر کچھ آگے جانے کے بعد اس نے کار موڑ دی۔ اس کے چہرے پر شدید ترین بیزاری اور غصے کے ملے جلے تاثرات تھے۔

"سنو کاسٹر تمہیں معلوم ہے کہ لیڈیز آئی لینڈ کیوں قائم کیا گیا ہے"...... روزی نے کہا۔

"معلوم ہے وہاں کوئی ریسرچ ہو رہی ہے۔ خفیہ ریسرچ"۔ کاسٹر نے اسی طرح بیزار سے لہجے میں کہا۔

"ریسرچ تو ہوتی رہتی ہے لیکن یہ جزیرہ خصوصی طور پر عورتوں

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com

کے لئے کیوں بنایا گیا ہے اور وہاں مردوں کو جانے کی اجازت کیوں نہیں"...... روزی نے کہا۔

"یہ تو مجھے معلوم نہیں، ہوگی کوئی مصلحت"...... کاسٹر نے جواب دیا۔

"یہ سارا انتظام اس عمران اور اس جیسے مسلم ممالک کے ایجنٹوں کو روکنے کے لئے کیا گیا ہے۔ مسلم ممالک کی سیکرٹ سروسز اور خصوصی طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس میں سارے مرد ہیں۔ اگر کوئی عورت ہے تو ایک آدھ۔ اس لئے جزیرے پر عورتیں رکھی گئی ہیں تاکہ مردوں کا داخلہ ویسے ہی وہاں نہ ہو سکے اس طرح سارے مسلم ممالک کے ایجنٹس اور خاص طور پر عمران کو وہاں پہنچنے سے روک دیا گیا ہے۔ اس کے بعد دوسرا قدم اسے خفیہ رکھنے کا تھا لیکن یہ خفیہ نہ رہ سکا۔ اب وہ عمران جس کی طرف سے ایکریمیا اور اسرائیل دونوں کو حقیقی خطرہ تھا اس کے خلاف میدان میں اتر آیا ہے اور ان حالات میں میرا یہاں موجود ہونا انتہائی خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے اس لئے میں فوری طور پر واپس جا رہی ہوں"...... روزی نے کہا۔

"کیسے خطرناک ہو سکتا ہے۔ تم خواہ مخواہ ڈر کر جا رہی ہو۔ میں کہہ رہا ہوں کہ وہ اول تو یہاں پہنچتے ہی ختم ہو جائے گا اور اگر نہ بھی ہو سکا تو بہر حال وہ لیڈیز آئی لینڈ میں تو داخل ہی نہیں ہو سکتا پھر تمہیں اتنی پریشانی کیوں لاحق ہو گئی ہے"...... کاسٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے بتایا ہے کہ وہ حد درجہ شاطر آدمی ہے۔ وہ لامحالہ کوئی نہ کوئی پلاننگ بنا کر ہی آ رہا ہوگا۔ اگر میں یہاں موجود ہوئی اور اسے اس کی اطلاع مل گئی تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ مجھے یہاں کور کرے اور میرے میک اپ میں اپنی کسی ساتھی کو آئی لینڈ بجھوا دے۔ پھر تم خود سوچ سکتے ہو کہ کیا نتیجہ نکلے گا اس لئے میری یہاں سے فوری واپسی بھی ضروری ہے اور آئی لینڈ میں موجودگی بھی۔ البتہ میرا وعدہ کہ جب تم عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دو گے تو میں یہاں طویل عرصے تک آ کر رہوں گی اور تمہارے تمام گلے شکوے دور کر دوں گی"۔ روزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ اب میں اسے اپنے لئے چیلنج سمجھوں گا اور عمران کی لاش کا تحفہ تمہیں دے کر تمہاری قربت حاصل کروں گا"...... کاسٹر نے کہا تو روزی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

جزیرہ سراما خاصا بڑا اور انتہائی آباد جزیرہ تھا۔ چونکہ اس جزیرے پر ایکریمیا کی نمائندہ حکومت تھی اس لئے اس جزیرے پر ایکریمیوں کی تعداد کافی تھی۔ البتہ ان کے علاوہ وہاں تقریباً ہر قومیت کے افراد موجود تھے۔ جزیرے پر اخلاقی قانون تقریباً نہ ہونے کے برابر تھا اس لئے یہاں جوئے خانے، باریں، ڈانسنگ ہالز اور عیاشی کے اڈے کثیر تعداد میں موجود تھے۔ یورپ اور ایکریمیا کے سیاح یہاں تفریح کرنے کی غرض سے آتے تھے۔ کیونکہ یہاں تفریح کا تقریباً ہر وہ سامان میسر آجاتا تھا جس کی کوئی انسان خواہش کر سکتا ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ سمگلنگ کرنے والی تنظیموں کے بھی اس جزیرے پر اڈے موجود تھے۔
عمران اپنے ساتھیوں سمیت تھوڑی دیر پہلے ہی سراما پہنچا تھا لیکن عمران نے یہاں آنے سے پہلے تین گروپ بنائے تھے۔ ان میں سے ایک گروپ میں جولیا اور صالحہ تھیں جب کہ دوسرے گروپ میں صفدر،

تنویر۔ کیپٹن شکیل اور صدیقی شامل تھا اور تیسرے گروپ میں عمران کے ساتھ جوانا اور دوسرے ساتھی تھے۔ پہلے گروپ کی انچارج جولیا دوسرے گروپ کا انچارج صفدر اور تیسرے گروپ کا انچارج عمران خود تھا۔ سراما کے لئے روانگی سے پہلے ایک خصوصی میٹنگ میں آئندہ کے لئے تمام تفصیلات طے کر لی گئی تھیں۔ جولیا اور صالحہ نے سراما پہنچ کر لیڈیز آئی لینڈ جانے کے لئے کوشش کرنی تھی اور وہاں پہنچ کر انہوں نے مادام روزی کو کور کر کے کسی نہ کسی طرح وہاں ایسا انتظام کرنا ہے کہ باقی گروپ آئی لینڈ میں داخل ہو سکیں۔ جب کہ صفدر اور اس کے گروپ کے ذمے یہ ڈیوٹی لگائی گئی تھی کہ وہ سراما پہنچ کر ایسے اداروں اور افراد کو تلاش کریں جو لیڈیز آئی لینڈ میں خوراک اور دوسری ضروریات کی سپلائی سے منسلک ہوں اور ایسے افراد کے ذریعے وہاں محفوظ طریقے سے پہنچنے کے ذرائع پیدا کریں اور خود عمران نے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے ذمے آئی لینڈ میں واقع خفیہ لیبارٹری اور وہاں کام کرنے والے سائنس دان کے بارے میں تفصیلات حاصل کرنے اور اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کی پلاننگ کا کام لے لیا تھا۔ ہر گروپ کے انچارج کو ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر مہیا کر دیا گیا تھا جس کی کال کیچ نہ ہو سکتی تھی۔ اس کے باوجود آپس میں گفتگو کرنے کے لئے ایک خاص کوڈ کا انتخاب کر لیا گیا تھا تینوں گروپس نے اس وقت تک ایک دوسرے سے قطعی لاتعلق رہنا تھا جب تک کہ تینوں لیڈیز آئی لینڈ نہ پہنچ جائیں عمران نے تمام ممبرز کے چہروں پر خود ہی

www.paksociety.com
www.paksociety.com

خصوصی ساخت کا میک اپ کر دیا تھا تاکہ اسے چیک نہ کیا جا سکے چنانچہ اس پلاننگ کے تحت تینوں گروپ علیحدہ علیحدہ اپنے اپنے طور پر مختلف فلائٹس کے ذریعے سراما پہنچ تھے۔ عمران اپنے گروپ کے ساتھ ابھی تھوڑی دیر پہلے سراما پہنچا تھا اور اس وقت وہ سب سراما کے ایک بڑے ہوٹل لارکی کے ایک کمرے میں موجود تھے۔ عمران کے گروپ میں جوانا کے ساتھ چوہان، خاور اور نعمانی تھے۔

"ماسٹر اب آپ مجھے بتائیں کہ آپ کے ذہن میں کیا پلاننگ ہے تاکہ میں اس پلاننگ کو سامنے رکھ کر یہاں کے کسی آدمی سے رابطہ کروں"...... جوانا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کسی میرج بیورو سے رابطہ کر لو۔ چلو اس بہانے یہاں کی مقامی لڑکیوں کے فوٹو تو دیکھنے کو مل جائیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جوانا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"ماسٹر میں نے تو سنجیدگی سے بات کی تھی"...... جوانا کے لہجے میں ہلکا سا غصہ تھا۔

"سنجیدگی سے گڈ۔ اچھا جوڑ رہے گا۔ مسٹر جوانا اور مسز سنجیدگی جوانا"...... عمران نے اسی لہجے میں جواب دیا تو جوانا نے اس طرح زور سے ہونٹ بھینچ لئے جیسے اس نے دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا ہو کہ اب وہ باقی زندگی منہ سے ایک لفظ بھی نہ نکالے گا۔

"جوانا تمہیں غصہ کھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ عمران صاحب اپنی مرضی کے مالک ہیں۔ ان سے کچھ پوچھنا ہمیشہ لاحاصل رہتا

ہے"...... چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو اب جوانا کو غصہ بھی آنے لگ گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے اب یہ جوانا کی بجائے بڑھاپا بننے کے لئے ذہنی طور پر تیار ہو چکا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور زیرو نمبر پریس کر دیا۔ کمرے میں موجود ہوٹل کی طرف سے ہدایات کے کارڈ پر یہ بات درج تھی کہ ہوٹل ایکس چینج سے رابطے کے لئے زیرو نمبر مخصوص ہے۔

"یس ایکس چینج پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔

"آپ کیا ایکس چینج کرتی ہیں۔ مسکراہٹ۔ مسرت۔ دل"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی۔ جی کیا مطلب"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"ایکس چینج کا مطلب ہوتا ہے تبادلہ"...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے بولنے والی بے اختیار ہنس پڑی۔

"آپ جو چاہیں وہی ایکس چینج ہو سکتا ہے"...... لڑکی نے انتہائی بے باکانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو فی الحال میری کال لارڈز بار کے مینجر رالف تک ایکس چینج کر دیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوکے ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو مینجر لارڈز رالف بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک

www.paksociety.com
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

بھاری مگر کرخت سی آواز سنائی دی۔

"بولنے کا لفظ شاید تم نے تکلف میں کہہ دیا ہے ورنہ تمہیں بولنے کی جگہ لفظ غرانا استعمال کرنا چاہئے تھا"...... عمران نے اسی طرح شگفتہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ آپ کون ہیں"...... اس بار دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"ہارڈ پیٹر نے تمہیں فون کیا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ تو آپ مائیکل ہیں۔ اوہ اچھا میں سمجھ گیا۔ فرمایئے کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"صرف ملاقات کا شرف بخش دو۔ میرے لئے اتنا ہی کافی ہے لیکن یہ ملاقات ذرا علیحدگی میں ہونی چاہئے"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ کہاں سے بات کر رہے ہیں"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"ہوٹل لارکی سے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو آپ آدھے گھنٹے بعد وہاں سے قریب ہی ایک ہوٹل ہے لائن سکائی۔ اس کے سپیشل روم نمبر سات میں پہنچ جائیں۔ میں وہاں موجود ہوں گا وہ انتہائی محفوظ جگہ ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"ارے تم ابھی تک منہ پھلائے بیٹھے ہوئے ہو۔ سنو یہاں ایکریمین ایجنٹ لازماً موجود ہوں گے جنہیں ہماری تلاش ہوگی کیونکہ

جو لوگ ہماری نگرانی پاکیشیا میں کر سکتے ہیں وہ اتنی آسانی سے پیچھا چھوڑنے والے نہیں ہیں اور یہاں کے زیر زمین دنیا کے افراد کا زیادہ تر تعلق ایکریمیا سے ہے اس لئے ہم کھلے عام کسی سے کوئی بات نہیں کر سکتے اور تمہیں یہ یقیناً علم نہیں ہوگا کہ تمہارے دوستوں میں سے اب کتنے افراد کا تعلق ایکریمیا کی خفیہ ایجنسی سے ہے اور کتنوں کا نہیں ہے ورنہ ہم ان سے کھل کر کوئی بات کر سکتے ہیں اور نہ ہمارا مشن یہاں جزیرہ سراما میں ہے ہم نے تو یہاں سے لیڈیز آئی لینڈ میں داخل ہونے کا راستہ بنانا ہے۔ البتہ تم ایک کام کر سکتے ہو کہ خاور کے ساتھ جا کر اپنے دوستوں سے ملو اور ان سے باتوں باتوں میں یہ معلومات حاصل کرو کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران کے خلاف یہاں کون سا گروپ کام کر رہا ہے۔ اگر تمہیں اس کا سراغ مل جائے تو پھر اس کے چیف پر ہاتھ ڈالنا ہمارا دوسرا اقدام ہوگا۔ اس کے ذریعے ہم اس گروپ کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد ہمیں یہاں کھل کر کام کرنے میں آسانی رہے گی"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں تفصیل سے بات کرتے ہوئے جوانا سے کہا۔

"ٹھیک ہے ماسٹر آپ درست کہہ رہے ہیں۔ آپ فکر نہ کریں میں اس کا سراغ بھی لگا لوں گا اور اس کے چیف کو گردن سے پکڑ کر آپ کے سامنے پیش بھی کر دوں گا"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ ہم یہاں ہوٹل میں رہنے کی

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com

بجائے کسی کو نمی میں شفٹ ہو جائیں"...... چوہان نے کہا۔

"ابھی نہیں۔ ہم یہاں سیاحوں کے روپ میں آئے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ یہاں آنے والوں کی باقاعدہ نگرانی ہو رہی ہو۔ اگر ہم نے فوری طور پر کوئی پرائیویٹ کوٹھی لے لی تو وہ لوگ چونک بھی سکتے ہیں"...... عمران نے کہا اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"میں اپنے مشن پر جاؤں"...... جوانا نے کرسی سے اٹھتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں خاور تمہارے ساتھ جائے گا۔ لیکن ایک بات خیال رکھنا کہ کسی بھی مرحلے پر زیادہ جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے"۔ عمران نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ خاور بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے تھوڑی دیر بعد عمران نعمانی اور چوہان کے ساتھ ہوٹل سے نکلا اور لائن سکائی ہوٹل کی طرف چل پڑا جو وہاں سے واقعی قریب ہی تھا۔ لائن سکائی خاصا بڑا ہوٹل تھا۔ ہوٹل پہنچ کر جب انہوں نے ویٹر سے سپیشل روم نمبر سات کے بارے میں معلوم کیا تو انہیں وہاں پہنچا دیا گیا۔ کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ عمران اندر داخل ہوا تو کمرے میں موجود ایک درمیانے قد اور بھاری جسم کا آدمی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس آدمی کا چہرہ بھاری اور بارعب تھا آنکھوں میں چمک تھی۔

"میرا نام رالف ہے"...... کمرے میں موجود آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا اس بار اس کا لہجہ بے حد نرم تھا۔

"اب واقعی آپ کا نام رالف ہو سکتا ہے۔ جب آپ نے فون پر بات کی تھی اس وقت تو رالف کی بجائے آپ کا نام وولف لگتا تھا۔ ویسے میرا نام مائیکل ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا اور رالف بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس وقت مجھے معلوم نہ تھا کہ میرا مخاطب کون ہے"...... رالف نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر چوہان اور نعمانی سے مصافحہ کر کے وہ سب کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے"...... رالف نے عمران اور اس کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس وقت تو لائم جوس کا موڈ ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو رالف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور ہوٹل سروس کو اپنے لئے شراب اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے لائم جوس کا آرڈر دے دیا۔ تھوڑی دیر بعد آرڈر سرو کر دیا گیا۔

"اب فرمایئے میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں"...... رالف نے شراب کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا۔

"ہارڈ پیٹر نے بتایا تھا کہ تم پہلے ایکریمیا کی کسی سرکاری خفیہ تنظیم سے منسلک رہے ہو جو سائنسی لیبارٹریوں کو سائنسی سامان سپلائی کرتی تھی"...... عمران نے لائم جوس سپ کرتے ہوئے کہا تو رالف بے اختیار چونک پڑا۔

www.paksociety.com
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

"ہاں"...... رالف نے مختصر سا جواب دیا۔

"کیا اب بھی تم اس دھندے سے منسلک ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں میں نے تو چار سال ہوئے یہ کام چھوڑ دیا ہے"۔ رالف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دیکھو رالف اصل بات یہ ہے کہ یہاں سے قریب ہی ایک جزیرہ ہے کانذا۔ وہاں ایک خفیہ سائنس لیبارٹری قائم ہے۔ میرا دھندہ ایسی لیبارٹریوں کو ان کا مطلوبہ سامان سپلائی کرنا ہے۔ ہر قسم کا سامان۔ میں چاہتا ہوں کہ اس لیبارٹری کو بھی سپلائی میرے ذریعے ہو اس کے لئے تم میری کیا مدد کر سکتے ہو"...... عمران نے اس بار ذرا واضح انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کا مطلب لیڈیز آئی لینڈ سے ہے"...... رالف نے چونک کر کہا۔

"ہاں آج کل اسے لیڈیز آئی لینڈ کہا جاتا ہے"...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہاں کی لیبارٹری تو حکومت کے تحت ہے۔ حکومت خود ہی اسے سامان سپلائی کرتی ہے"...... رالف نے کہا۔

"بعض سامان ایسا ہوتا ہے جو حکومت سپلائی نہیں کیا کرتی۔ آخر وہاں نوجوان سائنس دان بھی تو کام کرتے ہوں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو رالف بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ اوہ آپ جس سامان کی بات کر رہے ہیں اس کا مطلب میں اب سمجھا ہوں۔ ویری گڈ واقعی آپ دلچسپ سامان سپلائی کرتے ہیں لیکن مسٹر مائیکل آپ کو یقیناً اس بات کا علم نہیں ہے کہ وہاں کوئی مرد داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ وہ مکمل طور پر عورتوں کا جزیرہ ہے اس لئے لامحالہ آپ والا سامان تو وہیں جزیرے سے ہی لیبارٹری کو سپلائی ہو جاتا ہو گا"...... رالف نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن انسانی فطرت ہے کہ وہ یکسانیت سے اکتا جاتا ہے اور چینج پسند کرتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر کسی بھی طرح میرا وہاں کے کسی نوجوان سائنس دان سے رابطہ ہو جائے تو میں اپنا بزنس بہرحال کر لوں گا"...... عمران نے کہا۔

"میں ذاتی طور پر تو اس سلسلے میں کچھ نہیں جانتا البتہ آپ کو ایک ٹپ دے سکتا ہوں لیکن شرط یہ کہ میرا نام درمیان میں نہ آئے"۔ رالف نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"آپ فکر نہ کریں ہارڈ پیز نے کچھ سوچ کر ہی میری سفارش کی ہو گی"...... عمران نے کہا تو رالف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہاں کا ایک مشہور ہوٹل لارنس ہے۔ اس ہوٹل لارنس کی مالکہ ایک نوجوان خاتون پینی ہے۔ اس پینی کے تعلقات لیڈیز آئی لینڈ کی لیبارٹری کے انتظامی انچارج سارجر سے ہیں۔ سارجر خفیہ طور پر وہاں سے یہاں آتا رہتا ہے۔ ان دونوں نے ایسی ملاقاتوں کو خفیہ رکھنے کے لئے میرے ہوٹل کا ایک کمرہ ریزرو کرایا ہوا ہے۔ اس کمرے کا نمبر

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

سپیشل روم الیون ہے۔ دونوں کئی کئی روز یہاں رہتے ہیں۔ بس میں اتنا بتا سکتا ہوں اس سے زیادہ نہیں"...... رالف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ چینی ویسے رہتی کہاں ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"اپنے ہوٹل میں ہی اس کی رہائش ہے۔ انتہائی ہوشیار اور تیز طرار عورت ہے۔ سوائے اس سارجر کے اور کسی کو لفٹ نہیں کراتی۔ ویسے میرا ذاتی خیال ہے کہ لارنس ہوٹل اس سارجر کی ہی ملکیت ہے یا اس کی رقم سے خریدا گیا ہے کیونکہ سارجر ایکریمیا کے ایک لارڈ کا بیٹا ہے اور کافی مالدار آدمی ہے"...... رالف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے بے حد شکریہ۔ اب اجازت"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر عمران رالف سے مصافحہ کر کے اپنے ساتھیوں سمیت ہوٹل سے باہر آ گیا۔

"اچھی ٹپ مل گئی ہے۔ اس طرح تو براہ راست لیبارٹری سے رابطہ ہو سکتا ہے"...... چوہان نے باہر آتے ہوئے کہا۔

"رابطہ تو بعد کی بات ہے اصل بات یہ ہے کہ اس طرح یہ معلوم ہو گیا ہے کہ ایک راستہ ایسا موجود ہے کہ جس کا علم لیڈیز آئی لینڈ کی انتظامیہ کو بھی نہیں ہے ورنہ وہ لوگ سارجر کو یقیناً اس طرح خفیہ طور پر یہاں نہ آنے دیتے اور مجھے ایسے ہی راستے کی تلاش تھی"۔ عمران نے جواب دیا۔ اور چوہان اور نعمانی دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اب کیا پروگرام ہے اس چینی کو پکڑا جائے"...... نعمانی نے کہا۔

"نہیں اسے کچھ معلوم نہیں ہو گا کہ سارجر یہاں آنے کے لئے کون سا راستہ اختیار کرتا ہے اور اگر چینی کو پکڑا گیا تو ہو سکتا ہے اس کی اطلاع سارجر تک پہنچ جائے اور وہ وہاں آنا ہی بند کر دے اس لئے ہم نے صرف اس چینی کی نگرانی کرنی ہے ہمارا اصل ٹارگٹ سارجر ہے۔ اس کے ہاتھ آنے کے بعد اس خفیہ راستے کا علم ہو سکے گا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن نجانے یہ سارجر کب آئے۔ ہم اس وقت تک بیکار بیٹھے رہیں گے۔ کیوں نہ ہم چینی کو اغوا کر کے اس سارجر کو فون کرائیں اور سارجر کو یہاں آنے پر مجبور کر دیں"...... چوہان نے کہا۔

"نہیں ذرا سا معاملہ روٹین سے ہٹ کر ہو گیا تو سارجر مشکوک ہو جائے گا۔ وہ یہاں کسی سرکاری کام کے لئے نہیں آتا۔ صرف تفریح کرنے آتا ہے۔ اس لئے ہمیں بہرحال انتظار کرنا ہی ہو گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اس دوران وہ پیدل چلتے ہوئے واپس اپنے ہوٹل پہنچے ہی تھے کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"مسٹر مائیکل سے بات کرائیں میں رالف بول رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے رالف کی آواز سنائی دی تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔ کیونکہ رالف ابھی تو ان سے بات کر کے گیا تھا پھر اتنی جلدی اس کے

www.paksociety.com

فون آجانے کا مطلب تھا کہ کوئی انتہائی خاص بات ہو گئی ہے۔

"مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے اس بار مائیکل والے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مسٹر مائیکل جو ٹپ میں نے آپ کو دی تھی میں آپ سے مل کر واپس گیا ہوں تو مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ ٹپ خصوصی جگہ پر موجود ہے"...... دوسری طرف سے رالف کی آواز سنائی دی۔

"گڈ لیکن ہمیں بھی تو کوئی خصوصی پرائیویٹ جگہ چاہئے تاکہ ہم اپنی کاروباری میٹنگ کر سکیں اور اس ٹپ سے بھی وہاں اطمینان سے بات چیت ہو سکے۔ ساتھ ہی ٹرانسپورٹ بھی تاکہ مال کو آسانی سے سپلائی کیا جا سکے۔ کیا آپ اس کا فوری انتظام کر سکتے ہیں۔ آپ کو معقول معاوضہ دیا جائے گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں۔ آپ جیسے معزز گاہکوں کی خدمت تو مجھ پر فرض ہے۔ ڈیوس ٹاؤن اپنی ون وہاں ٹرانسپورٹ بھی موجود ہے اور میرا آدمی بھی جو آپ کا نام سن کر واپس چلا جائے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اسے خوش بختی کہتے ہیں۔ میں تو یہ کہہ رہا تھا کہ نجانے کتنے دنوں تک انتظار کرنا پڑے گا لیکن قسمت اتنے زوروں پر ہے کہ چند گھنٹے بھی انتظار نہیں کرنا پڑا"...... عمران نے رسیور رکھ کر ساتھ بیٹھے ہوئے چوہان اور نعمانی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کس کا فون تھا"...... چوہان نے چونک کر پوچھا۔ کیونکہ فون میں لاؤڈر نہ تھا اس لئے وہ دوسری طرف سے آنے والی آواز نہ سن سکے تھے۔

"رالف کا"...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رالف کی اطلاع دوہرا دی۔

"ویری گڈ۔ یہ تو واقعی خوش قسمتی ہے"...... چوہان نے کہا۔

"آؤ پہلے اس کوٹھی کو چیک کر لیں پھر سارجر کو وہاں لے آنے کی پلاننگ کریں گے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اپنے ساتھیوں کے لئے تو کوئی پیغام ہمیں چھوڑ دینا چاہئے"۔ نعمانی نے بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ابھی نہیں بعد میں فون کر دیں گے"...... عمران نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھے ہوئے کاسٹر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس کاسٹر بول رہا ہوں"...... کاسٹر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"راکی بول رہا ہوں باس آپ کے لئے ایک اہم اطلاع ہے۔ علی عمران کا ساتھی جوانا یہاں سراما میں موجود ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کاسٹر بے اختیار سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"کہاں ہے۔ لیکن ایئرپورٹ پر تو اسے چیک نہیں کیا گیا تھا"۔ کاسٹر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"وہ میک اپ میں ہے اور چونکہ یہاں سراما میں ایکریمین سیاہ فام افراد کی خاصی تعداد موجود بھی ہے اور یہ لوگ آتے بھی رہتے ہیں اس لئے اسے مارک نہیں کیا جا سکا لیکن اس نے جب اپنی شناخت بطور جوانا کرائی تو اسے شناخت کر لیا گیا"...... راکی نے جواب دیتے ہوئے

کہا۔

"اوہ گڈ۔ تفصیل بتاؤ کہاں ہے وہ اور تمہیں کیسے اطلاع ملی"۔ کاسٹر نے جوشیلے لہجے میں پوچھا۔

"باس میں انتھونی کے ساتھ اس کے دفتر میں موجود تھا کہ اسے فون کال موصول ہوئی کہ اس کا ایک پرانا دوست اس سے ملنے آیا ہے جب انتھونی نے اس دوست کا نام پوچھا تو دوسری طرف سے بتایا گیا وہ اپنا نام خفیہ رکھنا چاہتا ہے انتھونی بے حد حیران ہو ۔ اس نے حلیہ معلوم کیا تو اسے صرف اتنا بتایا گیا کہ وہ دیو قامت آدمی ہے اور ایکریمین سیاہ فام ہے۔ اس کے ساتھ دوسرا آدمی عام ایکریمی ہے۔ انتھونی نے انہیں کال کر لیا۔ یہ دونوں جب آئے تو اس جوانا نے جس نے میرے سامنے اپنا نام راجر بتایا تھا انتھونی سے کہا کہ وہ مجھے کچھ دیر کے لئے باہر بھیج دے۔ انتھونی نے مجھے کہا کہ میں باہر چلا جاؤں تو میں اٹھ کر عقبی کمرے میں آ گیا۔ یہاں ایسی مشینری موجود ہے کہ میں اس کمرے میں بیٹھ کر انہیں دیکھ بھی سکتا تھا اور ان کے درمیان ہونے والی گفتگو بھی سن سکتا تھا۔ مجھے اس آدمی کی پراسراریت کی وجہ سے تجسس پیدا ہو گیا تھا۔ چنانچہ میں نے کمرے میں پہنچ کر مشین آن کر دی۔ اسی وقت اس راجر نے انتھونی سے اپنا اصل تعارف کرایا تو انتھونی بے اختیار اچھل پڑا۔ وہ جوانا کا انتہائی گہرا دوست رہا تھا۔ دونوں ایک دوسرے کے گلے ملے۔ اس جوانا نے انتھونی کو بتایا کہ وہ پاکیشیا میں علی عمران کا ملازم ہو گیا ہے اور آج کل ایک خاص مشن پر

سرامآیا ہوا ہے۔ انتھونی نے اس مشن کے بارے میں پوچھا تو جوانا ٹال گیا اور پھر وہ تینوں اٹھ کر اس دفتر سے کہیں چلے گئے اور میں اب آپ کو کال کر رہا ہوں"...... راکی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ یہ انتہائی اہم اطلاع ہے اس کا مطلب ہے کہ یا تو عمران بھی یہاں پہنچ چکا ہے اور یا بعد میں آنے والا ہے۔ ہم نے اس جوانا کو ہر حالت میں پکڑنا ہے تاکہ اس سے ساری بات اگلوائی جا سکے"...... کاسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"آپ چاہتے ہیں کہ اسے اغوا کر لیا جائے"...... راکی نے کہا۔

"ہاں اسے اور اس کے ساتھی کو بے ہوش کر کے اغوا کراؤ اور پھر ان دونوں کو ریڈ ہاؤس پہنچا کر مجھے اطلاع دو لیکن خیال رکھنا کہ یہ کام انتہائی احتیاط سے ہونا چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ جوانا کا ساتھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا آدمی ہو۔ یہ لوگ حد درجہ تیز ہوتے ہیں"...... کاسٹر نے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں باس ایسے کام ہمارے لئے چٹکی بجانے جیسے ہوتے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کاسٹر نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"ایک بار مجھے اس عمران کا اتہ پتہ معلوم ہو جائے پھر میں دیکھوں گا کہ یہ آدمی کتنے سانس لے سکتا ہے"...... کاسٹر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کاسٹر نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس کاسٹر بول رہا ہوں"...... کاسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"راکی بول رہا ہوں باس حکم کی تعمیل ہو چکی ہے۔ یہ دونوں بے ہوشی کے عالم میں ریڈ ہاؤس میں موجود ہیں۔ میں ریڈ ہاؤس سے ہی آپ کو کال کر رہا ہوں"...... دوسری طرف سے راکی کی آواز سنائی دی۔

"تفصیل سے بتاؤ کیسے انہیں اغوا کیا گیا ہے"...... کاسٹر نے پوچھا۔

"باس آپ کا حکم ملنے کے بعد میں نے ٹریس کیا کہ انتھونی جوانا اور اس کا ساتھی کہاں گئے ہیں۔ چنانچہ مجھے معلوم ہو گیا کہ وہ ہوٹل کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانوں میں ایک خاص ساؤنڈ پروف کمرے میں موجود ہیں۔ اس ہوٹل میں میرے آدمی موجود ہیں۔ چنانچہ میں نے فوری کارروائی کی۔ اس ساؤنڈ پروف کمرے میں مشروبات منگوائے گئے تو میرا آدمی مشروبات لے کر وہاں گیا اور وہاں وہ بے ہوش کر دینے والی گیس کا ٹائم کنٹرولڈ کیپسول چھوڑ آیا جسے تین منٹ بعد خود بخود فائر ہونا تھا۔ چنانچہ وہ فائر ہو گیا اور چونکہ کمرہ بند تھا اس لئے انتھونی جوانا اور اس کا ساتھی تینوں بے ہوش ہو گئے۔ اس کے بعد میں نے ان تینوں کو خفیہ راستے سے وہاں سے نکلوایا۔ انتھونی کو تو اس بے ہوشی کے عالم میں ایک پارک میں پھینکوا دیا ہے۔ وہ چار گھنٹوں بعد خود بخود ہوش میں آ جائے گا جب کہ جوانا اور اس کے ساتھی کو ہم ریڈ ہاؤس لے آئے ہیں"...... راکی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس انتھونی کو بھی ختم کر دینا تھا تاکہ بعد میں وہ مصیبت نہ بن جائے"...... کاسٹر نے کہا۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com

"ایسی کوئی بات نہیں باس اسے زندگی بھر معلوم نہ ہو سکے گا کہ وہ اپنے خفیہ کمرے میں کیسے بے ہوش ہوا اور کیسے پارک میں پہنچا اور جوانا اور اس کے ساتھی کہاں چلے گئے۔ کیونکہ مشروب لے جانے والے آدمی کو وہاں سے فوری طور پر ہٹا دیا گیا ہے"...... راکی نے کہا۔

"او کے میں آرہا ہوں"...... کاسٹر نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا اس کا چہرہ جوش کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا۔

ٹیکسی خاصی تیز رفتاری سے جزیرہ سراما کے شمال مغرب میں واقع علاقے لانگ ٹاؤن کی طرف بڑی چلی جا رہی تھی۔ ٹیکسی کی عقبی سیٹ پر جولیا اور صالحہ بڑے مطمئن انداز میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ انہیں سراما پہنچے ہوئے چار گھنٹے گزر چکے تھے۔ دونوں ہی ایکریمین میک اپ میں تھیں۔ ایئر پورٹ سے قریب ایک ہوٹل میں انہوں نے کمرے بک کرائے تھے اور پھر وہ ابھی آپس میں آئندہ کا پروگرام طے کر ہی رہی تھیں کہ ویٹرس ان کے مطلوبہ مشروبات لے کر کمرے میں آئی تو جولیا نے اس ویٹرس سے ویسے ہی پوچھ لیا کہ کیا وہ کبھی لیڈیز آئی لینڈ گئی ہے اس پر اس ویٹرس نے اثبات میں جواب دیا تو جولیا نے اسے ٹپ کے طور پر ایک بھاری رقم دے کر اس بات پر آمادہ کر لیا کہ وہ کسی طرح ان دونوں کو آئی لینڈ پہنچانے کا بندوبست کرے۔ ویٹرس نے انہیں لانگ ٹاؤن میں واقع ایک بار ناشا کا پتہ دیا جس کی مالکہ روزمیری

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

تھی ۔ اس ویٹرس نے بتایا کہ روزمیری لیڈیز آئی لینڈ کی انچارج مادام روزی کی دوست ہے اور مادام روزی کو جب بھی کسی بھی مقصد کے لئے جزیرے پر عورتوں کی ضرورت پڑتی ہے تو اس کا انتظام روزمیری ہی کرتی ہے اس لئے اگر روزمیری چاہے تو وہ آئی لینڈ جا سکتی ہیں ۔ اس ویٹرس نے بتایا کہ وہ بھی روزمیری کی وجہ سے دو سال آئی لینڈ میں ایک ہوٹل کی ویٹرس کے طور پر گزار آئی تھی ۔ چنانچہ جولیا اور صالحہ دونوں اس وقت ٹیکسی میں بیٹھیں لانگ ٹاؤن روزمیری سے ملنے جا رہی تھیں ۔ لانگ ٹاؤن جزیرے کے شمال مغرب میں واقع ایک الگ تھلگ علاقہ تھا جہاں اس جزیرے کے مقامی افراد کی کثرت تھی ۔ یہ لوگ سراما کہلاتے تھے ۔ یہ اپنے رہن سہن قدوقامت اور سیاہ رنگت کی وجہ سے ایکریمین سیاہ فاموں سے ملتے جلتے تھے ۔ صرف فرق اتنا تھا کہ ان لوگوں کے چہروں کے خدوخال سیاہ فاموں سے یکسر مختلف تھے ۔ سراما حد درجہ لڑاکے اور خطرناک حد تک جوشیلے لوگ تھے ۔ اس لئے دوسری آبادی کو محفوظ رکھنے کے لئے انہیں لانگ ٹاؤن میں محدود کر دیا گیا تھا ۔ یہ لوگ جزیرے پر مختلف کام ضرور کرتے تھے لیکن انہیں لانگ ٹاؤن کے علاوہ جزیرے پر اور کسی جگہ رہائش رکھنے کی اجازت نہ دی جاتی تھی ۔ جزیرے پر موجود ٹرانسپورٹ تقریباً سراما کے لوگوں کے قبضے میں ہی تھی ۔ لانگ ٹاؤن میں بار ، جوئے خانے ، ڈانسنگ ہال ، ہوٹل اور ہر وہ چیز موجود تھی جو جزیرے پر پائی جاتی تھی اور اکثر ایکریمین سیاح وہاں جاتے رہتے تھے ۔ کیونکہ جزیرے کی نسبت وہاں

تفریح نسبتاً کافی سستی تھی لیکن رات کو کوئی غیر ملکی لانگ ٹاؤن میں رہنے کا تصور بھی نہ کر سکتا تھا کیونکہ اس کے لوٹے جانے اور قتل ہو جانے کے سو فیصد نہیں تو ننانوے فیصد چانس بہرحال ہوتے تھے ۔ جس ٹیکسی میں یہ دونوں لانگ ٹاؤن جا رہی تھیں اس کا ڈرائیور بھی سراما ہی تھا ۔ وہ بار بار بیک مرر سے عقبی سیٹ پر بیٹھی ہوئی ان دونوں عورتوں کو دیکھتا ۔ کچھ کہنے کے لئے منہ کھولتا لیکن پھر خاموش ہو جاتا ۔ صالحہ نے اس کی یہ کیفیت نوٹ کر لی ۔ پہلے تو اس نے اس طرف دھیان نہ دیا کیونکہ یہ اخلاقی اور معاشرتی طور پر آزاد علاقہ تھا اس لئے یہاں ایسی باتوں کی کوئی پرواہ نہ کرتا تھا لیکن جب ڈرائیور کی یہ کیفیت بار بار صالحہ کے نوٹس میں آئی تو اس سے نہ رہا گیا۔

"ڈرائیور کیا تم ہم سے کچھ کہنا چاہتے ہو ۔ میں کافی دیر سے نوٹ کر رہی ہوں کہ تم کچھ کہنے کے لئے منہ کھولتے ہو پھر بغیر کچھ کہے منہ بند کر لیتے ہو"...... صالحہ نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا بھی چونک کر ڈرائیور کی طرف دیکھنے لگی ۔

"میڈم میں واقعی آپ سے کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن اس لئے خاموش ہو جاتا تھا کہ کہیں آپ ناراض نہ ہو جائیں ۔ آپ ایکریمیز ہیں اور اگر آپ نے ناراض ہو کر میری شکایت پولیس سے کر دی تو مجھے ڈرائیونگ لائسنس سے ہی محروم کر دیا جائے گا کیونکہ یہاں کی پولیس سراما لوگوں کے بارے میں انتہائی سخت رویہ رکھتی ہے"...... ڈرائیور نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

www.paksociety.com

"تم کھل کر بات کرو کیا کہنا چاہتے ہو لیکن مجھے اپنا نام بتادو تا کہ بات چیت میں آسانی رہے"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام کناس ہے میڈم۔ آپ نے ٹیکسی میں بیٹھنے کے بعد مجھے لانگ ناؤن کے بار ناشاکی لے جانے کا کہا اور پھر آپ جو گفتگو کر رہی ہیں اس میں ناشاکی کی مالکہ روزمیری کا نام بھی بار بار آیا ہے۔ اس لئے میں آپ کو بتانا چاہتا تھا کہ روزمیری حد درجہ اکھڑ، خطرناک اور شاطر عورت ہے۔ وہ غیر ملکیوں کو لوٹنے میں پورے لانگ ناؤن میں مشہور ہے۔ لانگ ناؤن میں اس نے ایک پورا گروپ بنایا ہوا ہے جس میں خطرناک پیشہ ور قاتل، غنڈے اور بدمعاش شامل ہیں اور اس کی بار میں بھی نہ صرف لانگ ناؤن کے سب سے خطرناک غنڈے ہر وقت موجود رہتے ہیں بلکہ پورے ایکریمیا سے آنے والے خطرناک لوگ جن میں عورتیں بھی شامل ہوتی ہیں اور مرد بھی اس بار کے مستقل گاہک ہیں اور آپ کا انداز اور چہرہ بتا رہا ہے کہ آپ بہرحال ان خطرناک لوگوں میں شامل نہیں ہیں اس لئے میں آپ کو آگاہ کرنا چاہتا تھا کہ آپ وہاں پوری طرح ہوشیار رہیں"...... ڈرائیور کناس نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہمیں معلوم ہوا ہے کہ لیڈیز آئی لینڈ میں کام کرنے والی عورتوں کو انتہائی معقول ترین معاوضے ملتے ہیں اس لئے ہماری خواہش ہے کہ ہم اس آئی لینڈ پر کچھ عرصہ کام کریں ہم اسی لئے ایکریمیا سے یہاں آئی ہیں اور ہمیں کسی نے بتایا ہے کہ ناشاکی بار کی مالکہ روزمیری لیڈیز آئی

لینڈ کی انچارج مادام روزی کی دوست ہے اور جو خواتین وہاں بھیجی جاتی ہیں وہ روزمیری ہی بھیجتی ہے اس لئے ہم اس سے ملنے جا رہی ہیں"...... صالحہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کو جس نے بھی یہ بات بتائی ہے اس نے درست بتایا ہے۔ روزمیری واقعی مادام روزی کی دوست ہے۔ روزمیری ایکریمیا میں طویل عرصے تک رہی ہے لیکن اس کے باوجود وہ آپ کو وہاں اس وقت تک نہ بھجوا سکے گی جب تک مادام روزی یہاں آکر آپ کو کلیر نہ کر دے اور مادام روزی کو گذشتہ ایک سال سے لانگ ناؤن میں نہیں دیکھا گیا۔ اس کے علاوہ وہ آپ سے بھاری رقومات بھی حاصل کرے گی اور آپ کا کام بھی نہ کرے گی۔ اگر آپ نے احتجاج کیا تو پھر آپ کی زندگیاں بھی خطرے میں پڑ سکتی ہیں"...... کناس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کوئی ایسا طریقہ تمہاری نظر میں ہے کہ ہم کسی نہ کسی طرح لیڈیز آئی لینڈ پہنچ جائیں"...... اس بار جولیا نے کہا۔

"نہیں میڈم میری نظر میں تو کوئی طریقہ نہیں ہے۔ البتہ اگر آپ کسی طرح روزمیری کو رضامند کر لیں تو شاید آپ کا کام بن جائے۔ میں تو صرف اتنا کہنا چاہتا تھا کہ وہ خطرناک، مکار اور عیار عورت ہے اس لئے آپ اس سے پوری طرح ہوشیار رہیں"...... کناس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تمہارا بے حد شکریہ"...... صالحہ نے کہا اور تھوڑی دیر

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com

بعد ٹیکسی لانگ ٹاؤن میں داخل ہو گئی۔ یہ خاصا آباد علاقہ تھا لیکن یہاں سراما لوگوں کی کثیر تعداد نظر آرہی تھی جب کہ غیر ملکی خال خال ہی نظر آتے تھے لیکن بہر حال وہ موجود تھے جن میں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی۔ ایک چار منزلہ عمارت کے سامنے جاکر کناس نے ٹیکسی روک دی۔ اس عمارت کے اوپر ناشاکی بار کا جہازی سائز کا نیون سائین جگمگا رہا تھا اور اندر سے لوگوں کے شور اور بولنے کی آوازیں باہر تک سنائی دے رہی تھیں۔ جولیا اور صالحہ دونوں نیچے اتریں۔ جولیا نے کناس کو کرائے کے علاوہ بھاری ٹپ بھی دی اور کناس انہیں سلام کر کے ٹیکسی آگے بڑھا کے لے گیا۔

"آؤ صالحہ"...... جولیا نے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا جو بڑے مطمئن انداز میں کھڑی بار میں سے باہر آنے اور اندر جانے والے افراد کو دیکھ رہی تھی۔ جولیا اور صالحہ دونوں نے جینز کی پتلونیں اور سیاہ رنگ کی مخصوص لیڈیز جیکٹس پہنی ہوئی تھیں البتہ ان دونوں کی قمیضوں کے رنگ ایک دوسرے سے مختلف تھے۔ جولیا کی قمیض کا رنگ گہرا نیلا تھا جب کہ صالحہ نے شوخ سرخ رنگ کی مردانہ قمیض پہن رکھی تھی۔ بار میں آنے جانے والے مرد بڑے غور سے ان دونوں کو دیکھتے اور پھر گزر جاتے جب وہ دونوں ہال میں داخل ہوئیں تو دونوں کے چہروں پر بے اختیار شدید ناگواری کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ ہال میں لوگوں کے شور کے ساتھ ساتھ شراب کی تیز بو اور منشیات کا گاڑھا دھواں ہر طرف پھیلا ہوا تھا۔ ہال میں سراما افراد کی

کثرت تھی جن میں عورتیں بھی خاصی تعداد میں شامل تھیں۔ البتہ کہیں کہیں دوسری قومیت کے افراد بھی بیٹھے ہوئے نظر آرہے تھے۔ ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے دو سراما لڑکیاں کھڑی اپنے اپنے کام میں مصروف تھیں۔ جولیا اور صالحہ نے اندر داخل ہو کر ایک نظر ہال کا جائزہ لیا اور پھر کاؤنٹر کی طرف مڑ گئیں لیکن اسی لمحے ایک میز کے گرد کرسی پر بیٹھا ہوا ایک طیم شحیم آدمی تیزی سے اٹھا۔ اس نے بھی جینز اور جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ اس کے گلے میں سرخ رنگ کا رومال بندھا ہوا تھا اور وہ اپنے چہرے مہرے سے کوئی غنڈہ ہی نظر آرہا تھا۔ چہرے پر زخموں کے نشانات بھی نمایاں تھے۔ اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں خباثت جیسے کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ میں منشیات سے بھرا ہوا سگریٹ تھا وہ کرسی سے اٹھ کر تیزی سے جولیا اور صالحہ کی طرف بڑھا۔

"ادھر آؤ بی مارٹی کے پاس بیٹھو۔ مارٹی سے بڑا قدر دان تمہیں پورے لانگ ٹاؤن میں اور کوئی نہیں ملے گا"...... اس نے ان دونوں کے قریب جا کر بڑے اوباشانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"جاؤ اور جا کر اپنی ماں کی گود میں سر رکھ کر سو جاؤ ننھے بچے۔ جاؤ شاباش"...... صالحہ نے اسے پچکارتے ہوئے کہا تو ارد گرد بیٹھے ہوئے لوگ جو ان کی طرف متوجہ ہو گئے تھے، صالحہ کی بات سن کر بے اختیار ہنسنے لگے۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

"تم ۔ تم مارٹی کو ایسا کہہ رہی ہو ۔ تمہاری یہ جرأت ۔ اب میں تمہیں بتاؤں گا کہ مارٹی کون ہے"...... اس آدمی نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھپٹ کر صالحہ کا بازو پکڑنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے صالحہ کا بازو گھوما اور تھپڑ کی زوردار آواز سے ہال گونج اٹھا ۔ وہ آدمی تھپڑ کھا کر بے اختیار لڑکھڑاتا ہوا چار قدم پیچھے ہٹتا چلا گیا اور تھپڑ کی آواز گونجتے ہی پورے ہال میں جیسے یکلخت سناٹا سا چھا گیا ۔

"میرا خیال ہے تم جیسے ننھے بچے کے لئے ایک ہی تھپڑ کافی رہے گا ۔ جاؤ دفع ہو جاؤ"...... صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

"آؤ گریٹی ایسے احمق لوگ تو ہر جگہ اپنی دمیں ہلاتے نظر آتے رہتے ہیں"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے صالحہ سے کہا اور دوبارہ کاؤنٹر کی طرف اس طرح بڑھنے لگی جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو ۔

"تم ۔ تم تمہاری یہ جرأت ۔ میں تمہاری ایک ایک ہڈی توڑ ڈالوں گا"...... یکلخت ہال مارٹی کی غصے سے بھری چیختی ہوئی آواز سے گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی مارٹی نے اس طرح اچھل کر صالحہ پر حملہ کر دیا جیسے کوئی وحشی سانڈ اپنے پورے جوش میں حملہ کرتا ہے لیکن صالحہ پارے کی طرح تڑپی اور مارٹی جس نے انتہائی وحشیانہ انداز میں صالحہ پر حملہ کیا تھا صالحہ کے اس طرح عین آخری لمحے میں اچانک ایک طرف ہٹ جانے کی بنا پر اپنے آپ کو سنبھال نہ سکا اور دوڑتا ہوا عقبی دیوار سے ایک دھماکے سے ٹکرایا اور چیختا ہوا واپس فرش پر گر گیا ۔

"تم ایک طرف ہٹ جاؤ ۔ اس مچھر کی بھیں بھیں میں بند کراتی ہوں"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے صالحہ سے کہا ۔

"نہیں یہ میرا شکار ہے"...... صالحہ نے جواب دیا وہ دونوں اونچی آواز میں اس طرح باتیں کر رہی تھیں جیسے وہ لڑائی میں شامل ہونے کی بجائے کسی میز پر بیٹھیں گپ شپ کر رہی ہوں ۔ مارٹی نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر کھڑا ہوا ۔ اس کا چہرہ غصے اور ندامت سے بری طرح مسخ ہو رہا تھا ۔ دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں ریوالور نظر آنے لگا ۔ اس کی ذہنی حالت واقعی بے حد خراب نظر آ رہی تھی لیکن جیسے ہی اس نے ریوالور نکالا ایک دھماکہ ہوا اور اس کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر دور جا گرا ۔ یہ فائر جولیا کی طرف سے کیا گیا تھا ۔

"مرد بنتے ہو تو مردوں کی طرح لڑو"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

"تم ۔ تم ۔ میں ۔ میں"...... مارٹی نے چیختے ہوئے کچھ کہنا چاہا ۔ غصہ ، ندامت اور جھلاہٹ تینوں کے عروج کی وجہ سے اس کی زبان سے الفاظ تک نہ نکل رہے تھے ۔

"کیا بکریوں کی طرح میں میں کر رہے ہو"...... صالحہ نے اونچی آواز میں اس کا مضحکہ اڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت اچھل کر مارٹی پر حملہ کر دیا ۔ اس کے پیروں میں موجود اونچی ایڑی کے جوتے پورے قوت سے مارٹی کے چہرے پر پڑے اور صالحہ تو قلا بازی کھا کر سیدھی کھڑی ہو گئی جب کہ مارٹی چیختا ہوا عقبی دیوار

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

سے پشت کے بل ٹکرایا اور پھر منہ کے بل نیچے جھکتا ہوا ایک دھماکے سے پہلو کے بل فرش پر گرا۔ اس کے چہرے سے خون کی دھاریں نکل رہی تھیں۔ صالحہ کے جوتوں کی نوکیلی ایڑیوں نے اس کے چہرے پر اس طرح زخم ڈال دیئے تھے جیسے کسی نے نیزے مار دیئے ہوں۔ اس نے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر رکھ لئے تھے۔ نیچے گر کر اٹھنے کے لئے اس کا جسم ایک بار پھر سمٹنے لگا تھا کہ صالحہ یکلخت فضا میں اچھلی اور اس بار اس کا ایک پیر اس کے سینے پر جب کہ دوسرا گردن پر پڑا اور ہال مارفی کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ اس کی گردن میں بھی سوراخ ہو گیا تھا اور اس میں سے خون فوارے کی طرح نکلنے لگا تھا۔ وہ اب ذبح ہوئی بکری کی طرح فرش پر پڑا بری طرح تڑپ بلکہ صحیح الفاظ میں پھڑک رہا تھا۔

"فی الحال اتنا ہی کافی ہے آؤ"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے صالحہ سے کہا اور اس طرح کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

"ہونہہ بڑے تڑاکے بنے پھرتے ہیں"...... صالحہ نے انتہائی نفرت بھرے لہجے میں ہنکارا بھرتے ہوئے کہا اور جولیا کے پیچھے چلتی ہوئی کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی۔ پورے ہال میں سکوت طاری تھا۔ ہر شخص کی نظریں اسی طرف لگی ہوئی تھیں اور لوگوں کی حالت ایسی تھی جیسے وہ سانس لینا ہی بھول گئے ہوں۔ اچانک کاؤنٹر کے قریب ایک دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد لیکن سمارٹ جسم کی ایک خوبصورت سرامی لڑکی باہر نکل آئی۔ اس نے حیرت سے ایک لمحے کے لئے سارے منظر کو

دیکھا پھر اس کی نظریں کاؤنٹر کے قریب پہنچنے والی جولیا اور صالحہ پر جم گئیں۔

"کون ہو تم"...... اس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم نے اس بار کی مالکہ روزمیری سے ملنا ہے"...... جولیا نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیا تو لڑکی بے اختیار چونک پڑی۔

"مجھ سے کیوں مگر میں تو تمہیں جانتی ہی نہیں اور یہ تم نے میرے بار میں ہنگامہ کیوں کیا ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ یہاں ہنگامہ کرنے والوں کو کھڑے کھڑے گولی مار دی جاتی ہے"۔ روزمیری نے حیرت بھرے لیکن غصیلے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہنگامہ ہم نے نہیں اس آدمی نے کیا ہے۔ تم بے شک اپنے آدمیوں سے پوچھ لو۔ ہم جیسے ہی ہال میں داخل ہوئیں اس آدمی نے اٹھ کر اچانک میرا بازو پکڑ لیا۔ منع کرنے سے باز نہ آیا بلکہ الٹا لڑنے لگا ہم نے بھی تھوڑا سا سبق دے دیا ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس کو اٹھا کر بار سے باہر پھینکوا دو"...... روزمیری نے ایک طرف کھڑے آدمی سے کہا اور پھر وہ جولیا اور صالحہ سے مخاطب ہو گئی۔

"تم میرے ساتھ آؤ۔ میرا نام روزمیری ہے اور میں اس بار کی مالکہ ہوں"...... روزمیری نے کہا۔

"بار بار بتانے کی ضرورت نہیں ہے تم پہلے بھی بتا چکی ہو"۔ جولیا

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو روزمیری کا چہرہ یکلخت آگ کی طرح تپ اٹھا لیکن جس تیزی سے وہ سرخ پڑا تھا اتنی ہی تیزی سے نارمل ہو گیا۔

"ہونہہ تو تم کوئی خاص چیز ہو۔ بہرحال ٹھیک ہے آؤ"۔ روزمیری نے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گئی۔ جولیا اور صالحہ نے ایک نظر ہال کی طرف دیکھا اور پھر مسکراتی ہوئیں اس دروازے کی طرف بڑھ گئیں۔ دروازے کی دوسری طرف ایک تنگ سی راہداری تھی جس کے اختتام پر ایک دروازہ تھا۔ روزمیری اس دروازے کے قریب پہنچ چکی تھی۔ پھر وہ رک گئی اور جب جولیا اور صالحہ وہاں پہنچیں تو اس نے ہاتھ سے دباؤ ڈال کر دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گئی جولیا اور صالحہ بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہو گئیں۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے انتہائی جدید اور انتہائی خوبصورت انداز کے بنے ہوئے فرنیچر سے مزین کیا گیا تھا۔ انداز دفتر جیسا تھا۔ ایک کونے میں شارٹ سرکٹ ٹی وی چل رہا تھا جس پر بار ہال کا منظر نظر آ رہا تھا۔ منظر کے مطابق چار آدمی اس مارٹی کو اٹھا کر ہال کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے اور ہال میں لوگ انتہائی اونچی آوازوں میں ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے۔ ایک ہنگامہ سا برپا تھا اور ان باتوں کا موضوع جولیا اور صالحہ ہی تھیں۔ ہر شخص ان کی جرأت، حوصلہ، لڑائی کے فن میں مہارت پر دل کھول کر داد دے رہا تھا۔ روزمیری نے میز پر موجود ریموٹ کنٹرول اٹھایا اور اس کا بٹن آف کر

کے اس نے ٹی وی بند کیا اور خود بڑی سی دفتری میز کے پیچھے ریوالونگ کرسی پر بیٹھ گئی۔

"بیٹھو"...... روزمیری نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہم تمہاری اس بھٹیچر سی بار میں نوکری کرنے نہیں آئیں کہ تم اس طرح افسر بن کر بیٹھ جاؤ۔ ادھر صوفوں پر ہمارے ساتھ آکر بیٹھو تاکہ بات چیت دوستانہ ماحول میں ہو سکے"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسیوں پر بیٹھنے کی بجائے سائیڈ پر رکھے ہوئے انتہائی آرام دہ صوفوں پر جا کر وہ دونوں بیٹھ گئیں۔ روزمیری کے چہرے پر پہلے سے موجود حیرت اور الجھن کے تاثرات میں کچھ اور اضافہ ہو گیا لیکن وہ کرسی سے اٹھی اور میز کی سائیڈ سے باہر آکر وہ ان کے سامنے دوسرے صوفے پر بیٹھ گئی۔

"پہلے تم اپنا تعارف کراؤ۔ میں تمہیں صرف اس لئے برداشت کر رہی ہوں کہ تمہارا رویہ تمہارا انداز اور تمہاری باتیں عام لوگوں سے یکسر مختلف ہیں۔ ورنہ میں تو کسی کا اونچی آواز میں بولنا بھی برداشت نہیں کیا کرتی اور وہ شخص دوسرا لفظ منہ سے نکلنے سے پہلے ہی ڈھیر ہو چکا ہوتا ہے"...... روزمیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس خصوصی مہربانی کا شکریہ۔ میرا نام جولیا ہے اور یہ میری ساتھی ہے اس کا نام گریٹی ہے۔ ہم دونوں کا تعلق ایکریمیا کی ریاست روکناس سے ہے۔ ہم وہاں مارشل آرٹ کی تربیت دینے والے ایک

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

بین الاقوامی ادارے بلیک بلٹ کی انسٹرکٹرز ہیں لیکن ہم نے یکسانیت سے بور ہو کر فیصلہ کیا کہ اب کسی اور جگہ کام کیا جائے۔ پھر ہمیں معلوم ہوا کہ یہاں ایک جزیرہ ہے جسے لیڈیز آئی لینڈ کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اس جزیرے پر صرف عورتیں رہتی ہیں۔ یہ جزیرہ حکومت ایکریمیا کے تحت ہے اور حکومت ایکریمیا عورتوں کی ایک بہت بڑی کمانڈو فورس قائم کر رہی ہے اور اس فورس کے لئے اس جزیرے کو ٹریننگ سنٹر بنایا گیا ہے۔ ہمیں یہ سن کر بے حد مسرت ہوئی اور ہم نے فیصلہ کیا کہ ہم بھی وہاں جاکر عورتوں کو کمانڈو ٹریننگ دیں گی۔ ہم نے وہاں جو معلومات حاصل کیں اس کے مطابق اس جزیرے کی انچارج کوئی مادام روزی ہیں اور پھر مادام روزی سے رابطے کے لئے ہم نے بہت لمبی جدوجہد کے لئے تمہاری ٹپ حاصل کی ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ مادام روزی کے پاس جو عورتیں کسی بھی سروس کے لئے اس جزیرے پر بھیجی جاتی ہیں وہ تمہارے ذریعے جاتی ہیں کیونکہ تم مادام روزی کی دوست ہو۔ چنانچہ ہم آج ہی سرامانچنی ہیں اور ہوٹل میں کمرے بک کرا کر اور سامان رکھ کر ہم ٹیکسی پر بیٹھ کر سیدھی یہاں آگئی ہیں۔ بس یہ ہے ساری بات"...... جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہاری مارشل آرٹ میں مہارت کا عملی نمونہ تو کسی حد تک میں اس شارٹ سرکٹ ٹیلی ویژن پر دیکھ چکی ہوں تم واقعی اس فن میں ماہر ہو لیکن مادام روزی سے تو میرا رابطہ کافی عرصے سے ہوا ہی نہیں

اور دوسری بات یہ کہ اس جزیرے پر اب کوئی اور عورت کسی صورت جا ہی نہیں سکتی۔ وہاں جو عورتیں موجود ہیں بس وہی موجود رہیں گی جب تک حکومت ایکریمیا چاہے گی۔ اب تو مادام روزی بھی چاہے تب بھی تم وہاں نہیں جا سکتیں"...... روزمیری نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ یہ تو تم نے بری خبر سنائی ہمارا سارا ایڈونچر ہی ختم کر کے رکھ دیا ہے۔ ہم تو بڑے شوق سے آئی تھیں ٹھیک ہے جب وہاں جانے کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے تو پھر مسئلہ ختم۔ ہم نے خواہ مخواہ اتنا لمبا سفر بھی کیا۔ اوکے تمہارا شکریہ کہ تم نے کچھ وقت دے دیا۔ اب اجازت"...... صالحہ نے اٹھتے ہوئے کہا اور جولیا بھی سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ارے ارے بیٹھو اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ بیٹھو۔ اب تو باتیں ہوں گی۔ اب تو مجھے پتہ چلا ہے کہ تم میرے خلاف کسی چکر میں ملوث نہیں ہو اب تو تمہارے ساتھ دوستی ہو سکتی ہے"...... روزمیری نے اٹھ کر انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"تمہارے خلاف چکر کیا مطلب۔ تمہارے خلاف کیا چکر ہو سکتا ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میری یہاں کئی گروپوں سے سخت مخالفت ہے اس لئے اکثر وہ لوگ سازشیں کرتے رہتے ہیں۔ میں یہی سمجھی تھی کہ تمہارا تعلق بھی میرے مخالفوں سے ہے اور تم بھی یہاں کسی خاص چکر میں آئی ہو لیکن

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

اب میرا ذہن صاف ہو گیا ہے اس لیے بیٹھو"...... روزمیری نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مڑ کر میز پر رکھی ہوئی ہاتھ سے بجانے والی گھنٹی پر ہاتھ رکھ دیا۔ ٹن ٹن کی مخصوص آواز سنائی دی اور اس آواز کے ساتھ ہی عقبی دروازہ کھلا اور ایک مسلح نوجوان اندر داخل ہوا۔

"یس مادام"...... اس نوجوان نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں روزمیری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سٹاک میں جو سب سے پرانی شراب ہو وہ لے آؤ"...... روزمیری نے کہا اور نوجوان سر ہلاتا ہوا واپس مڑنے لگا۔

"ایک منٹ ہم دونوں شراب نہیں پیتیں۔ ہمارے لئے کوئی دوسرا مشروب منگوا لو"...... جولیا نے کہا تو روزمیری اس طرح آنکھیں پھاڑ کر جولیا اور صالحہ کو دیکھنے لگی جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آیا ہو۔ جب کہ نوجوان کی نظروں اور چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا۔ کیا مطلب یہ کیسے ممکن ہے"...... روزمیری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم دونوں کا تعلق ایک ایسے مذہبی فرقے سے ہے جس میں شراب ممنوع ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مذہبی فرقے کس کی بات کر رہی ہو"...... روزمیری نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"نیارورا سٹن فرقہ"...... جولیا نے جواب دیا تو روزمیری نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے اس کے متعلق تو میں نے بھی سنا ہوا ہے۔ ٹھیک ہے۔ جاؤ پھر ہم تینوں کے لئے ایپل جوس لے آؤ"...... روزمیری نے فقرے کے آخری الفاظ اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہے اور وہ نوجوان واپس چلا گیا۔

"تو کیا تم واقعی لیڈیز آئی لینڈ جانا چاہتی ہو"...... روزمیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب اس کا ذکر کرنے کا کیا فائدہ جب وہاں جانا ممکن ہی نہیں ہے تو چھوڑو۔ ہم نے بھی اسے ذہن سے نکال دیا ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں چاہوں تو تم وہاں جا سکتی ہو لیکن ملازمت نہیں صرف سیر کے لئے"...... روزمیری نے کہا۔

"سیر کے لئے۔ وہاں سیر کے لئے کیا کوئی خاص چیز ہو گی۔ عام سا جزیرہ ہو گا جس پر بس ہر طرف عورتیں ہی عورتیں گھومتی پھرتی نظر آئیں گی"...... صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا اور روزمیری بے اختیار ہنس پڑی۔

"تو تم وہاں کیا سوچ کر جا رہی تھیں۔ کیا وہاں سونے کی کانیں ہیں"...... روزمیری نے کہا۔

"ہاں ہم نے سنا تھا کہ وہاں کام کرنے والی عورتوں کو بڑے بڑے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

معاوضے دیئے جاتے ہیں۔ ہمارا پروگرام دراصل یہ تھا کہ وہاں سال دو سال کام کر کے ہم واپس ایکریمیا جائیں اور وہاں مارشل آرٹ کا کوئی بڑا ذاتی ٹریننگ سنٹر قائم کریں اور عام تنخواہ تو ہمیں وہاں ایکریمیا میں بھی مل ہی رہی تھی"...... صالحہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات اس حد تک تو درست ہے کہ وہاں معاوضے کی شرح پوری دنیا میں سب سے زیادہ ہے لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ مادام روزی ان معاملات میں بے حد سخت ہے۔ نجانے وہاں حکومت ایکریمیا کا کوئی خاص کام ہو رہا ہے کہ وہاں رہنے والی ایک ایک عورت کی ہر وقت مکمل نگرانی ہوتی رہتی ہے اور اب تو اس قدر سختی ہو گئی ہے کہ کوئی نئی عورت تو ایک طرف کوئی پرندہ بھی وہاں جائے تو اسے گولی سے اڑا دیا جاتا ہے"...... روزمیری نے کہا۔

"اوہ پھر تو وہاں جانا ہی حماقت ہے۔ اس قدر سخت ماحول میں تو تفریح بھی نہیں ہو سکتی۔ نہیں روزمیری ہماری تو بہ ہمیں کوئی ضرورت نہیں کسی بیگار کیمپ جیسے ماحول میں جا کر رہنے کی یہ ہماری برداشت سے باہر ہے"...... جولیا نے جانے سے صاف انکار کرتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور نوجوان ٹرے میں ایپل جوس کے بڑے بڑے گلاس رکھے اندر داخل ہوا اور اس نے ایک ایک گلاس ان تینوں کے سامنے رکھا اور خالی ٹرے اٹھائے کمرے سے باہر چلا گیا۔ تینوں نے گلاس اٹھائے اور جوس سپ کرنے شروع کر دیئے۔

"اب تم آ ہی گئی ہو تو ایک دو روز وہاں لگا ہی آؤ۔ چلو اسی بہانے میں بھی جا کر مادام روزی سے مل آؤں گی"...... ان دونوں کے انکار پر روزمیری نے زور دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ایک دو روز تو وہاں لگائے جا سکتے ہیں چلو ایک انوکھا اور منفرد ماحول ہی سہی۔ لیکن تم خود کیسے وہاں جاؤ گی اور ہمیں کیسے لے جاؤ گی جب کہ تم خود کہہ رہی ہو کہ وہاں کوئی پرندہ بھی جائے تو اسے گولی سے اڑا دیا جاتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"یہ ساری سختیاں دوسروں کے لئے ہیں میرے لئے نہیں اور دوسری بات یہ کہ مادام روزی کو پتہ ہی اس وقت چلے گا جب ہم تینوں اس کے سامنے پہنچ جائیں گی اور پھر وہ ہمیں منع بھی نہ کر سکے گی ویسے بھی ہم وہاں مستقل تو رہنے نہیں جا رہیں دو تین دن مادام روزی کی مہمان رہ کر واپس آ جائیں گی"...... روزمیری نے کہا۔

"ٹھیک ہے ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے لیکن کیا وہاں فلائٹ جاتی ہے یا ہمیں بحری سفر کرنا ہو گا"...... صالحہ نے بڑے سادہ سے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"فلائٹ نہیں جاتی اور نہ کوئی جہاز نہ کوئی کشتی وہاں جا سکتی ہے۔ ایک مخصوص رینج میں جیسے ہی ایسی کوئی چیز داخل ہوتی ہے اسے بغیر نوٹس دیئے ہٹ کر دیا جاتا ہے"...... روزمیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر"...... ان دونوں کے چہروں پر شدید حیرت تھی اور ان کے

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

چہروں پر موجود حیرت دیکھ کر روزمیری بچوں کی طرح کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تم دونوں واقعی صرف لڑائی بھڑائی کا فن ہی جانتی ہو۔ اس دنیا میں کیا کچھ نہیں ہو رہا۔ سنو میں تمہیں بتاتی ہوں۔ لیڈیز آئی لینڈ میں سرکاری طور پر واقعی اس قدر سختی ہے کہ وہاں مرد تو مرد اب کوئی عورت بھی داخل نہیں ہو سکتی لیکن تم شاید حیرت کی شدت کی وجہ سے میری بات پر یقین نہ کر سکو۔ وہاں مرد بھی کافی تعداد میں موجود ہیں اور عورتوں اور مردوں کا آنا جانا بھی لگا رہتا ہے"...... روزمیری نے مسکراتے ہوئے کہا تو ان دونوں کے چہروں پر اس بار واقعی حقیقی حیرت کے تاثرات ابھر آئے حالانکہ اس سے پہلے وہ صرف روزمیری کو چکر دینے کے لئے حیرت کا اظہار کر رہی تھیں لیکن روزمیری کی یہ بات واقعی ان کے لئے حقیقی حیرت کا باعث بن گئی تھی۔

"مرد اور لیڈیز آئی لینڈ میں۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... جولیا نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے سنا ہوا ہے کہ مشرقی ممالک میں عورتوں کو گھروں تک محدود رکھا جاتا ہے اور انہیں دوسروں کے سامنے آنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ یہاں لیڈیز آئی لینڈ میں یہی سلوک مردوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ لیڈیز آئی لینڈ میں اگر عورتوں کی تعداد ایک لاکھ ہے تو مردوں کی تعداد بیس پچیس ہزار سے کسی صورت بھی کم نہیں ہے۔ یہ سارے مرد گھروں تک محدود رہتے ہیں انہیں گھر سے باہر نکلنے کی قطعی

www.paksociety.com

اجازت نہیں ہوتی۔ اگر کوئی مرد گھر سے باہر آ جائے تو اسے فوری ہلاک کر دیا جاتا ہے اور پھر اس کی لاش گم کر دی جاتی ہے لیکن صرف ایک شرط کی کڑی پابندی کی جاتی ہے کہ یہ تمام مرد سراما ہیں۔ سراما سے ہٹ کر ایک مرد کو بھی وہاں نہیں رکھا جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ مادام روزی اور میرے درمیان انتہائی گہرے تعلقات ہیں۔ وہاں موجود تمام سراما مرد میرے ہی بھجوائے ہوئے ہیں"...... روزمیری نے جواب دیا۔

"لیکن کس طرح جب وہاں جانے یا وہاں سے آنے کا کوئی راستہ ہی نہیں ہے"...... اس بار صالحہ نے کہا۔

"اس کا بھی ایک ذریعہ ہے۔ لیڈیز آئی لینڈ سے شمال مغرب کی طرف تقریباً تیس بحری میل دور ایک چھوٹا سا ویران جزیرہ ہے جس پر حکومت ایکریمیا کا کنٹرول ہے۔ اس جزیرے پر ایکریمیائی بحریہ کا ایک چھوٹا سا اڈہ ہے۔ وہاں سے لیڈیز آئی لینڈ کے درمیان حکومت نے زیر آب ایک خصوصی ٹنل بنائی ہوئی ہے جس میں شٹل کار چلتی ہے۔ یہ ٹنل اس لئے تعمیر کی گئی ہے تاکہ جزیرے پر ہونے والے کام کے لئے مشینری اور دوسرا خفیہ سامان اس ٹنل کے ذریعے جزیرے تک پہنچایا جائے۔ چنانچہ جن لوگوں کو آنے جانے کی اجازت خفیہ طور پر دی جاتی ہے انہیں خصوصی کارڈ جاری کئے جاتے ہیں اور وہ اس ٹنل کے ذریعے لیڈیز آئی لینڈ سے اس جزیرے جسے جاریز کہا جاتا ہے پر پہنچتے ہیں اور پھر وہاں سے ہیلی کاپٹر کے ذریعے یہاں سراما پہنچ جاتے ہیں۔ اس

طرح یہاں سے جانے والے ہیلی کاپٹر کے ذریعے جاریز اور وہاں سے خفیہ طور پر لیڈیز آئی لینڈ پہنچا دیئے جاتے ہیں"...... روزمیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو یہ سلسلہ ہے لیکن ظاہر ہے اس کے لئے خصوصی پاس تو مادام روزی جاری کرتی ہو گی"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہاں لیکن اس نے مجھے بھی خصوصی اجازت نامہ دے رکھا ہے۔ میں جب چاہوں خود بھی وہاں جا سکتی ہوں اور جتنے مرد اور جتنی عورتیں چاہوں ساتھ لے جا سکتی ہوں اور لے آ سکتی ہوں"۔ روزمیری نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"بڑا اعتماد ہے مادام روزی کو تم پر۔ ویری گڈ"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے بھی کبھی کوئی ایسا کام نہیں کیا جس سے اسے شکایت پیدا ہو۔ جہاں تک مردوں کے وہاں جانے کا تعلق ہے گذشتہ تین ماہ سے مادام روزی نے اس بارے میں سختی سے منع کر دیا ہے۔ اب وہاں سے مرد یہاں آ تو سکتے ہیں لیکن یہاں سے وہاں جا نہیں سکتے۔ البتہ عورتوں کے بارے میں اتنی سختی نہیں ہے اس لئے میں تم دونوں کو ساتھ لے کر وہاں جا سکتی ہوں۔ لیکن یہ پہلے بتا دوں کہ وہاں تم دونوں مستقل نہیں رہ سکتیں"...... روزمیری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"میرا تو خیال ہے کہ تم اس بات کو رہنے ہی دو۔ خواہ مخواہ تمہیں

تکلیف دینے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم یہیں سے ہی واپس چلی جاتی ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"نہیں تم نے جس طرح اس مارنی سے لڑائی کی ہے اس نے مجھے واقعی متاثر کر دیا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ مادام روزی کے سامنے اس لڑائی کی فلم بھی پیش کر دوں اور تمہیں بھی، ہو سکتا ہے کہ وہ بھی میری طرح تمہارے فن سے متاثر ہو کر شاید تمہیں اپنے پاس مستقل رکھ لے۔ ایسی صورت میں تمہیں اس قدر معاوضہ بھی مل سکتا ہے کہ جس کا شاید تم نے کبھی خواب بھی نہ دیکھا ہو اور سچی بات یہ بھی بتا دوں کہ مادام روزی اور میرے درمیان ایسی سپلائی کے سلسلے میں باقاعدہ تجارت ہوتی ہے۔ اگر تمہیں اس نے رکھ لیا تو اس کے معاوضے میں مجھے بھی خاصی بڑی رقم مل جائے گی"...... روزمیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اگر ایسا ہو جائے تو پھر مادام روزی تو تمہیں جو دے گی سو دے گی ہم بھی اپنی تنخواہوں کا دس فیصد حصہ تمہیں ہر ماہ دینے کے لئے تیار ہیں"...... صالحہ نے فوراً ہی آفر کرتے ہوئے کہا تو روزمیری کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"ویری گڈ۔ یہ ہوئی ناں بات۔ اوکے تم اپنا سامان ہوٹل سے لے آؤ میں ابھی روانگی کا بندوبست کرتی ہوں۔ کل صبح ہم لیڈیز آئی لینڈ پہنچ چکے ہوں گے"...... روزمیری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے اٹھتے ہی جولیا اور صالحہ بھی کرسیوں سے اٹھ

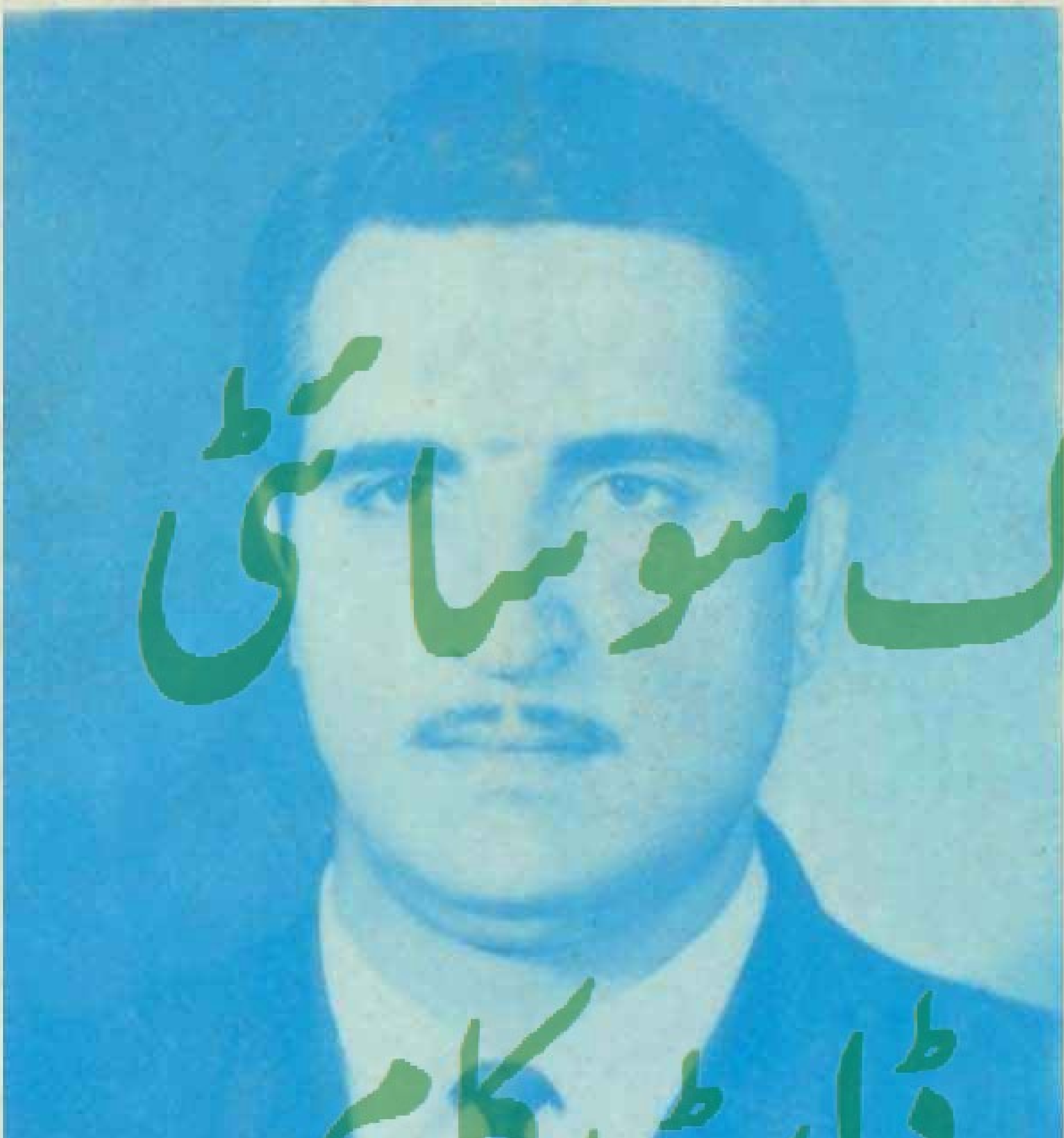
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com

کھڑی ہوئیں ۔ پھر وہ اس سے اجازت لے کر سامان لینے کے لئے واپس ٹیکسی میں بیٹھ کر اپنے ہوٹل کی طرف روانہ ہو گئیں ۔

" میرا خیال ہے عمران کو اس بارے میں باقاعدہ اطلاع دے دی جائے یہ تو انتہائی شاندار موقع ملا ہے "...... جولیا نے ٹیکسی کے لانگ ٹاؤن سے نکلتے ہی کہا۔

" نہیں جولیا یہ کام ہم نے اکیلے کرنا ہے ۔ تمہیں معلوم ہے کہ چیف نے اس کیس کو میرا ٹیسٹ کیس بنا دیا ہے اس لئے میں چاہتی ہوں کہ اس کیس کو کسی دوسرے کی مدد کے بغیر مکمل کر دوں "۔ صالحہ نے جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com
www.paksociety.com



پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com

مظہر کلیم ایم اے

یکے از مطبوعات
یوسف برادرز
پبلشرز، بک سیلرز
پاک گیٹ ○ ملتان